بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضیاء الحدیث

ترتیب و تدوین

محمد کرم شاہ الازہری

جلد اول

ناشر

مکتبہ ضیاء نور

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم، ستیانہ روڈ

فیصل آباد

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضیاء الحدیث

جلداول

ترتیب

محمد کریم سلطانی

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء پیپلز کالونی فیصل آباد

فون: 041-8730834

Marfat.com

137134

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب	ضیاءالحدیث (جلداول)
ترتیب	محمد کریم سلطانی
ایڈیشن	اول ۲۰۰۸ء
کمپوزنگ	صبح نور کمپیوٹر
ناشر	مکتبہ صبح نور
تعداد	
قیمت	

Marfat.com

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْاَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ تَوَلّٰی فَمَآ اَرْسَلْنَاکَ عَلَیْھِمْ حَفِیْظًاo [1]

ترجمہ:

جس نے اطاعت کی رسول کی تو یقیناً اس نے اطاعت کی اللہ کی۔ اور جس نے منہ پھیرا تو نہیں بھیجا ہم نے آپ کو ان کا پاسبان بنا کر۔

Marfat.com

قَالَ الْاِمَامُ مَالِکٌ –رَحِمَهُ اللّٰهُ :

کُلُّ اَحَدٍ یُوْخَذُ مِنْ قَوْلِهٖ وَیُتْرَکُ،اِلَّاصَاحِبَ هٰذَاالْقَبْرِ اَوْهٰذِهِ الرَّوْضَةِ– صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ:

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہر ایک کا قول لیا بھی جا سکتا ہے اور رد بھی کیا جا سکتا ہے سوائے اس مکین گنبد خضراء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کے کہ اسے صرف قبول ہی کیا جائے گا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِيْنَ .

اے میرے مہربان اللہ!

اے رحیم وکریم اللہ!

اے ساری کائنات کو پالنے والے اللہ!

میں تیرا ایک عاجز وناتواں بندہ ہوں سر سے لیکر پاؤں تک خطاء وعصیاں میں ڈوبا ہوا ہوں۔ میرے اندر کوئی ایسی نیکی نہیں جو میں تیری بارگاہ میں پیش کرسکوں۔ میں نے سنا ہے بار بار سنا ہے کہ جب تیرا کرم ہوتا ہے، تیری رحمت ہوتی ہے تو اس کیلئے کسی کا پہلے پارسا ونیک ہونا شرط نہیں، کسی کا اہل ہونا ضروری نہیں تو دیتا ہے تو بس دے دیتا ہے۔

میں عاجز وتہی دامن علم وعمل کی کوئی چیز میرے پاس نہیں مجھے نہیں معلوم کہ کب اور کیسے تیری رحمت آئی اور مجھے حدیث پاک کا شوق ومحبت دے گئی۔ اس محبت والفت حدیث نے احادیث مبارکہ کی کتب سے محبت پیدا کردی۔ بس اب انہیں دیکھتے رہنا سمجھ آئے یا نہ آئے میری زندگی کا مشن ہوگیا۔ یہ محض تیری عنایت وتیری کرم نوازی ہے۔ اب جمعۃ المبارک کا بیان ہو یا کوئی اور محفل تیرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے بغیر کچھ اور بیان کرنے کو جی ہی نہیں چاہتا۔

Marfat.com

بات رفتہ رفتہ یہاں تک پہنچی کہ اب اگر قلم اٹھاتا ہوں تو تیرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ لکھتا ہوں بلکہ یہ شوق حدیث اس درجہ غالب ہے کہ اب جی چاہتا ہے اگر میرے بس میں ہوتو ہر شہر، ہر قریہ، ہر گلی، ہر محلّہ بلکہ ہر مکان تک تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ پہنچادوں تا کہ لوگ براہ راست اس چشمہ علم وحکمت سے استفادہ کریں اور اپنی آخرت سنواریں۔

اے رحیم وکریم اللہ!

جو احباب تیرے اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرتے ہیں ان کے صدقے میری آخرت محمود کرنا، مجھے عذاب قبر سے بچالینا اور قیامت کے دن حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن کرم میں چھپادینا۔

-☆-

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَلاوَرَبِّکَ لَایُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَاشَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَایَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًامِّمَّاقَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo.

ترجمہ:

پس (اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے رب کی قسم! یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ حاکم بنائیں آپ کو ہر جھگڑے میں جو پھوٹ پڑا ان کے درمیان۔ پھر نہ پائیں اپنے نفسوں میں تنگی اس سے جو فیصلہ آپ نے کیا اور تسلیم کریں دل و جان سے۔

-☆-

سورۃ النساء ۶۵

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوااسْتَجِيْبُوْالِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَادَعَاكُمْ لِمَايُحْيِيْكُمْ.

ترجمہ:

اے ایمان والو! لبیک کہو اللہ اور (اس کے) رسول کی پکار پر جب وہ رسول بلائے تمہیں اس امر کی طرف جو زندہ کرتا ہے تمہیں۔

-☆-

سورہ انفال ۹-۲۴

Marfat.com

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

قَدْتَرَکْتُکُمْ عَلَی الْبَیْضَاءِ،لَیْلُھَا کَنَھَارِھَا،لَایَزِیْغُ عَنْھَا بَعْدِیْ اِلَّاھَالِکٌ،

مَنْ یَعِشْ مِنْکُمْ فَسَیَرَی اِخْتِلَافًا کَثِیْرًا،

فَعَلَیْکُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ، عَضُّوْا عَلَیْھَابِالنَّوَاجِذِ.

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں تمہیں ایسی شریعت بیضا (روشن شریعت) پر چھوڑ کر جارہا ہوں کہ اس کی رات اس کے دن کی طرح ہے۔(اس کے کسی مسئلہ میں کوئی ابہام نہیں وہ روز روشن کی طرح واضح ہے) میرے بعد اس شریعت سے وہی پھرے گا جس کے مقدر میں ہلاکت و بربادی ہے۔

تم میں سے جو(ذراطویل) زندگی پائے گا وہ عنقریب بہت سے اختلاف دیکھے گا۔

پس تم پر لازم ہے جو تم میری سنت کو جانتے ہو اور میرے خلفاء رشدین مھدیین (جو رشد و ہدایت والے ہیں) کی سنت کو اس سنت (سنت نبی اور خلفاء راشدین) کو مضبوطی سے پکڑلو۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	(۴۳۶۹)	۲-۱۰۵	قال المحقق صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ	(۴۱)	۱-۳۲	قال المحقق صحیح
المستدرک للحاکم	(۳۳۱)	۱-۱۷۴	
مسند الامام احمد	(۱۷۱۷۴)	۴-۱۲۶	قال المحقق صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ	(۴۳)	۱-۱۹	قال المحقق صحیح
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	(۹۳۷)	۲-۶۱۰	

Marfat.com

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

إِنَّ مِنْ وَرَائِکُمْ زَمَانَ صَبرٍ،لِلْمُتَمَسِّکِ فِیْہِ أَجْرُ خَمْسِیْنَ شَہِیْدًامِنْکُمْ.

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک تمہارے بعد صبر کا زمانہ آئے گا اس میں میری سنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے کو تم سے پچاس شہیدوں کا ثواب ملے گا۔''

-☆-

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	(۴۹۴)	۱-۸۱۳	قال المحقق صحیح
صحیح الجامع والصغیر والزیادہ	(۲۲۳۴)	۱-۴۴۴	قال المحقق صحیح

Marfat.com

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

اِنِّیْ قَدتَرَکْتُ فِیْکُمْ شَیْئَیْنِ لَنْ تَضِلُّوابَعْدَھُمَا

کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّتِیْ وَلَنْ یَتَفَرَّقَاحَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ.

ترجمة الحدیث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں تم ان دونوں پر عمل کرنے کے بعد گمراہ نہیں ہو سکتے۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت (یہ دونوں لازم وملزوم ہیں) اور یہ میدان حشر میں حوض (کوثر) پر وارد ہونے تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔

-☆-

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	(۱۷۶۱)	۴-۳۶۱
المستدرک للحاکم	(۳۱۹)	۱-۱۳۷

Marfat.com

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی.

قِیْل:وَمَنْ اَبٰی؟

قال:

مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْاَبٰی.

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرا ہر امتی جنت میں داخل ہوگا مگر وہ جس نے انکار کر دیا۔

عرض کی گئی:

یارسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-!انکار کرنے والا کون ہے؟

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوااور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

-☆-

صحیح البخاری	(۷۲۸۰)	۴-۲۲۷۳	
صحیح الجامع الصغیر	(۴۵۱۳)	۲-۸۳۱	قال الالبانی صحیح
مسند الامام احمد	(۸۷۱۳)	۸-۴۰۱	قال احمد محمد شاکر صحیح
المستدرک للحاکم	(۱۸۲)	۱-۸۱	صحیح علی شرط شیخین
المستدرک للحاکم	(۷۶۲۶)	۷-۲۷۱۸	قال الحاکم صحیح
مشکاۃ المصابیح	(۱۳۹)	۱-۱۲۱	
جامع الاصول	(۶۷۵۷)	۷-۳۹۴	
مصابیح السنہ	(۱۰۴)	۱-۱۵۱	
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	(۳۱۴۱)	۷-۳۹۲	
فتح الباری	(۷۲۸۰)	۱۳-۲۴۹	

Marfat.com

اخلاص وللّٰہیت

یعنی

ہر کام اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے

اجروثواب

ضیاءالحدیث

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ .

اخلاص وللّٰہیت یعنی ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے

کے سلسلہ میں چند احادیث مبارکہ اور اقوال سلف صالحین پیش خدمت ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی خاطر زندگی گزارنے کی سعادت عطا فرمائے۔

آمین ببرکۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ط

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد و آلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے حبیب حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے ایمان کی دولت سے سرفراز فرمایا۔ اب ہم پر فرض ہے کہ ہم دل و جان سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکامات پر عمل پیرا ہوں۔ ہم جو بھی کام کریں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضا اور خوشنودی کے لئے کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص وللّٰہیت عطا فرمائے اور ہمیں خلوص کی وہ مٹھاس عطا فرمائے جو وہ اپنے مقربین کو عطا فرماتا ہے۔

اس سلسلہ میں اولین بات یہ ہے کہ ہم جو بھی نیک عمل کریں اس کے لئے سب سے پہلے اپنی نیت درست کریں۔ کیونکہ نیک اعمال کی روح حسن نیت ہے اور اگر عمل صالح کی نیت اچھی نہ ہو تو وہ عمل عمل صالح کی فہرست سے خارج ہو جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں اللہ کے پیارے حبیب اور ہم سب کے آقا و مولیٰ کے ارشادات گرامی سنئے!

Marfat.com

اعمال صالحہ نیت صالحہ پر موقوف ہیں

عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَاِنَّمَا لِاِمْرِءٍ مَانَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰه وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْامْرَاةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَاهَاجَرَاِلَيْهِ.

ترجمة الحديث:

امیر المومنین ابوحفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

صحیح سنن الترمذی	(۱۳۴۴)	۲-۲۸	قال الالبانی صحیح
ارواء الغلیل	(۲۲)	۱-۵۹	قال الالبانی صحیح
صحیح البخاری	(۱)	۱-۲۱	
صحیح البخاری	(۶۶۸۹)	۴-۲۰۱۸	
مسند ابی عوانہ	(۴۳۸۔)	۴-۴۱۸	

Marfat.com

میں نے حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو یہ فرماتے ہوئے سنا بیشک اعمال (صالحہ) کا انحصار نیتوں پر ہے اور یقیناً ہر آدمی کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔

پس جس نے ہجرت کی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی ہے۔ پس جس نے دنیا کے لئے ہجرت کی تا کہ اسے پالے، یا کسی عورت کے لئے ہجرت کی تا کہ اس سے نکاح کرے تو (سن لیجئے) ایسے آدمی کی ہجرت ادھر ہی ہوگی جدھر اس نے ہجرت کی۔

-☆-

ائمہ حدیث کی یہ عادت مبارکہ ہے کہ اپنی کتب احادیث کو اسی حدیث مبارکہ سے شروع کرتے ہیں۔ یہ حدیث ان کی تصانیف کی ''فاتحۃ الکتاب'' کہلاتی ہے۔

اس حدیث پاک کی اہمیت واضح ہے اسے دین اسلام کی اصل اور بنیاد کہا جاتا ہے۔

صحیح مسلم	(۱۹۰۷)	۱۶۴-۴	
سنن ابن ماجہ	(۴۲۲۷)	۵۲۳-۴	قال المحقق صحیح
صحیح البخاری	(۵۴)	۳۰-۱	
صحیح سنن ابن ماجہ	(۴۳۰۲)	۳۷۶-۳	قال الالبانی صحیح
سنن ابی داود	(۲۲۰۱)	۲۳۵-۲	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن ابی داود	(۲۲۰۱)	۱۲-۲	قال الالبانی صحیح
سنن الترمذی	(۱۶۵۳)	۲۴۳-۳	قال المحقق صحیح
صحیح سنن الترمذی	(۱۷۱۴)	۱۲۸-۲	قال الالبانی صحیح
السنن الکبری للبیہقی	(۸۱۰۸)	۳۹۶-۴	
السنن الکبری للبیہقی	(۷۳۷۰)	۱۸۸-۴	
السنن الکبری للبیہقی	(۸۹۹۲)	۶۰-۵	
السنن الکبری للبیہقی	(۱۲۹۰۷)	۵۳۸-۶	
صحیح ابن حبان	(۳۸۸)	۱۱۳-۲	قال المحقق صحیح علی شرط مسلم
مسند الامام احمد	(۱۶۸)	=۲۳۶-۱	

Marfat.com

قَالَ اَبُوْدَاوٗدُ:

اِنَّ هٰذَاالْحَدِيْثَ-اِنَّمَاالْاَعْمَالُ بِالنِّيَاتِ-نِصْفُ الْاِسْلَامِ، لِاَنَّ الدِّيْنَ اِمَّا ظَاهِر وَهُوَالْعَمَلُ اَوْ بَاطِنٌ وَهُوَ النِّيَّةُ.[1]

ترجمة الحديث:

امام ابوداؤد فرماتے ہیں:

کہ حدیث انما الاعمال بالنیات-نصف اسلام ہے کیونکہ ہمارا دین دوحصوں میں منقسم ہے۔ ظاہر یعنی عمل۔ باطن یعنی نیت۔

قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُوَالشَّافِعِيُّ :

يَدْخُلُ فِي حَدِيْثٍ،اِنَّمَاالْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ثُلُثُ الْعِلْمِ وَسَبَبُ ذٰلِکَ اِنَّ كَسْبَ الْعَبْدِيَكُوْنُ بِقَلْبِهٖ وَلِسَانِهٖ وَجَوَارِحِهٖ فَالنِّيَتَةُ بِالْقَلْبِ اَحَدُالْاَقْسَامِ الثَّلَاثَةِ.[2]

حضرت امام احمد بن حنبل اور حضرت امام شافعی رحمہا اللہ فرماتے ہیں:

حدیث ''انما الاعمال بالنیات'' میں ایک تہائی علم ہے کیونکہ کسب عبد دل، زبان اور اعضا سے ہے۔ دل سے نیت کرنا تین قسموں میں سے ایک ہے۔

= شرح مشکل الآثار		(۵۱۰۷)	۱۳-۱۰۲ قال شعیب الحدیث صحیح علی شرط الشیخین
مسند ابی داود الطیالسی	(۳۷)	۹	
صحیح ابن خزیمہ	(۱۴۲)	۱-۳۷	
صحیح ابن خزیمہ	(۱۴۳)	۱-۴۷	
سنن الدارقطنی	(۱۲۸)	۱-۴۶	
الترغیب والترہیب	(۱۵)	۱-۲۳	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۱۰)	۱-۱۰۷	قال الالبانی صحیح
الارواء الغلیل	(۴۲)	۱-۵۹	قال الالبانی صحیح
سنن النسائی	(۳۴۳۴)	۶-۱۵۹	
صحیح سنن النسائی	(۳۴۳۷)	۲-۲۹۰	قال الالبانی صحیح
مسند الامام احمد	(۱۶۸)	۱-۲۳۶	قال احمد محمد شاکر صحیح

Marfat.com

غور فرمایئے !بعض علماء اسے ثلث علم اور بعض اسے نصف دین سے تعبیر کرتے ہیں لیکن حقیقتا یہ کل دین ہے کیونکہ اگر نیت میں فساد اور بگاڑ ہو تو تمام اعمال اکارت جاتے ہیں۔

اللہ کے پیارے حبیب اور ہم سب کے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درج بالا ارشاد مبارک کتنا فکر انگیز ہے۔ بندہ مسلم اس میں جتنا گہرا غور کرتا جائے اسی فرمان مبارک کی برکت سے اتنا ہی خلوص نصیب ہوگا۔

ذرا توجہ فرمایئے!

دو آدمی مکہ مکرمہ سے ہجرت کرتے ہیں اور دونوں مدینہ منورہ کی پاکیزہ سرزمین میں پہنچتے ہیں۔ دونوں کی نیتیں مختلف ہیں ایک اللہ کے حبیب اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے اور اسی کا دوسرا ساتھی بھی اپنا گھر، اپنا وطن چھوڑتا ہے لیکن اس کی نیت کسی عورت سے شادی کرنا ہے۔

صرف نیت کی وجہ سے

پہلے کی ہجرت، ہجرت اِلَی اللّٰہ وَرَسُوْلِہٖ ہوگی۔ اس کا ہر قدم نیکی اس کا ہر سانس سعادت سے لبریز اور اس کا یہ سفر ایسا رحمتوں سے لبریز کہ رشک قدسیاں ٹھہرا۔

اسی کا دوسرا ساتھی وہی سفر کر رہا ہے لیکن اس کا سانس اس کا قدم اس کی مشقت اور اس کی روز وشب کی طویل مسافت سب اللہ کے ہاں بیکار ہے جس میں نیکی نام کی کوئی چیز نہیں۔

سبحان اللہ! حسن نیت واقعی بندہ مسلم کے نیک اعمال کو رضائے الٰہی کا زینہ بنا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہمیں ہر نیک کام میں نیت درست رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، خلوص وللّٰہیت کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے۔

فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ :

(۱) الوافی ۹

(۲) الوافی ۱۰

137134

Marfat.com

اس حدیث پاک میں ایک اور بات بھی واضح نظر آتی ہے جس کو سن کر ایک مسلم بھائی کی کشت ایمان تر و تازہ ہو جاتی ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری سے ہر نعمت مل جاتی ہے۔ بلکہ نعمتیں پیدا فرمانے والا ''اللہ'' بھی مل جاتا ہے۔ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کے الفاظ اسی حقیقت کو اجاگر کرتے ہیں۔ بندہ مسلم ہجرت تو مدینہ منورہ کی طرف کرتا ہے جہاں اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔ لیکن حدیث پاک کے الفاظ مبارکہ کہتے ہیں کہ وہ بندہ مسلم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جا رہا ہے۔ تو بات بالکل واضح ہو گئی کہ مدینہ منورہ وہ پاک زمین ہے جہاں جلوہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہے اور اسی پر نور ذات کے صدقے سے تجلی الٰہی بھی ہے۔

فَلَكَ الْحَمْدُ يَااَللّٰهُ مِلْ ءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

حسن نیت ہی اعمال صالحہ کی روح ہے اگر یہ روح نہ ہو تو اعمال صالحہ بے جان جسم کی طرح ہونگے۔

-☆-

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍرَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَاقَالَ:سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

اِنَّ فِى الْجَسَدِلَمُضْغَةً اِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَاوَهِىَ الْقَلْبُ.

صحیح ابن حبان	(۲۹۷)	۱-۵۳۲	قال شعیب الارنؤوط صحیح علی شرط مسلم
مسند الامام احمد	(۱۸۲۹۸)	۱۵۳-۱۴	قال حمزہ احمد الزین صحیح
صحیح البخاری	(۵۲)	۱-۲۹	
الترغیب والترہیب	(۲۵۸۵)	۳-۵۴۲	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۱۷۳۱)	۳-۳۲۱	قال الالبانی صحیح
سنن ابن ماجہ	(۳۹۸۴)	۲-۳۹۸	قال المحقق صحیح
صحیح مسلم	(۱۵۹۹)	۳-۲۰۸	

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

جسم انسانی میں گوشت کا ایک ٹکرا ہے اگر وہ درست ہے تو تمام جسم درست ہے اگر وہ فاسد ہے تو تمام جسم فاسد ہے۔ سن لیجئے! وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے۔

-☆-

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں یہ بات واضح ہوئی۔ جسم انسانی سے صادر ہونے والے تمام اعمال کا انحصار دل کی نیت پر ہے۔ اگر نیت درست ہے تو اعمال بھی درست ہیں اگر دل کی نیت میں ہی فساد ہے تو وہ اعمال صالحہ جو فی نفسہ اچھے ہیں فساد نیت کے اثر سے وہ عنداللہ مردود ہو جائیں گے۔

-☆-

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ، فَاُتِیَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ مَاعَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ:

كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ جَرِیءٌ فَقَدْقِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتّٰى اُلْقِیَ فِی النَّارِ. وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَالْقُرْآنَ فَاُتِیَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْآنَ. قَالَ:

كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِیءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتّٰى اُلْقِیَ فِی النَّارِ. وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَاُتِیَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟

Marfat.com

قَالَ: مَاتَرَکْتُ مِنْ سَبِیْلٍ تُحِبُّ اَنْ یُنْفَقَ فِیْهَااِلَّااَنْفَقْتُ فِیْهَالَکَ قَالَ:

کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ فَعَلْتَ لِیُقَالَ هُوَجَوَّادٌفَقَدْقِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن ایک شہید کو لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور شہید ان نعمتوں کا اقرار کرے گا اللہ اس سے پوچھے گا تو نے ان نعمتوں کا حق ادا کرنے کے لئے کیا کیا؟ وہ کہے گا میں نے تیری راہ میں جہاد کیا حتی کہ شہید ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو جھوٹ کہتا ہے تو نے بہادر کہلوانے کیلئے جنگ کی سو دنیا نے تجھے بہادر کہا، پھر فرشتوں کو حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ آدمی لایا جائے گا۔ جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور وہ (عالم) ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ تب اللہ اس سے پوچھے گا تو نے ان نعمتوں کا

صحیح مسلم	(۱۹۰۵)	۳-۱۵۱۳	
صحیح مسلم	(۴۹۲۳)	۳-۲۹۰	
صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ	(۲۰۱۴)	۱-۲۰۴	
الجامع لشعب الایمان	(۸-۲۳)	۴-۱۹۱=	
مسند الامام احمد	(۸۲۶۰)	۲-۲۶۲	قال احمد شاکر صحیح
المستدرک علی الصحیحین (۲۵۲۴)		۳-۹۲۹	قال المحقق صحیح
مجمع الزوائد ومنبع الفوائد	(۲۰۳)	۱-۲۹	
صحیح سنن الترمذی (۲۳۸۲)		۲-۵۵۱	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۲۶)	۱-۱۷	قال المحقق صحیح
الترغیب والترہیب	(۱۹۹۶)	۲-۲۲۹	قال المحقق صحیح
صحیح سنن الترمذی (۲۳۸۳)		۲-۵۵۸	قال الالبانی صحیح

Marfat.com

شکریہ ادا کرنے کے لئے تو نے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور تیری خاطر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو نے جھوٹ کہا ہے تو نے تو قرآن اس لئے پڑھ کر سنایا تھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں سو دنیا نے تمہیں عالم اور قاری کہا، پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک اور آدمی لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا وہ ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے سوال کرے گا کہ میری نعمتیں پا کر تم نے کیا کام کیے؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے تیری راہ میں تمام جگہوں پر مال خرچ کیا جہاں تجھ کو پسند تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

کہ تو جھوٹ کہتا ہے تو نے تو مال صرف اس لئے خرچ کیا تا کہ لوگ تجھے سخی کہیں اور دنیا نے تجھے سخی کہا ، پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

-☆-

قیامت کے دن تین آدمیوں کو بارگاہ خداوندی میں پیش کیا جائے گا۔

(۱) مجاہد (۲) عالم (۳) سخی

مجاہد سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تمہیں یہ یہ نعمتیں دیں تو نے ان نعمتوں کا کیا حق ادا کیا؟ عرض کرے گا: الٰہی تیری رضا کی خاطر جہاد کیا اور تیری ہی رضا کی خاطر اپنی جان قربان کر دی۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا۔ تو نے اس لئے جہاد کیا تھا کہ لوگ تجھے مجاہد کہیں۔ دنیا می تیرے مجاہد ہونے کا چرچا ہو چکا ہے۔ اور پھر فرشتوں سے فرمائے گا اسے منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں پھینک دو

پھر عالم سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے میری نعمتوں کا کیا حق ادا کیا؟ وہ عرض کرے گا الٰہی میں نے علم حاصل کیا اور تیری رضا کیلئے دوسروں کو سکھایا۔

Marfat.com

اللہ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا تو نے فقط اس لئے پڑھا اور پڑھایا کہ لوگ تجھے عالم کہیں۔ سو دنیا میں تجھے عالم کہا جاچکا ہے۔

پھر فرشتوں کو حکم ہوگا اسے منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں پھینک دو۔

پھر سخی سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے میری نعمتوں کا کیا حق ادا کیا؟ وہ عرض کرے گا الٰہی میں نے تیری رضا کیلئے خیر کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

اللہ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا یہ سب کچھ تو نے اس لئے کیا کہ لوگ تجھے سخی کہیں۔ سو دنیا میں تجھے سخی کہا جاچکا ہے۔

فرشتوں کو حکم ہوگا اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دو۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین!

اے ستار وغفار!

ہم سب مسلمانوں کو فساد نیت سے بچا۔ ہمارے اعمال کو ریا کاری اور دکھلاوے سے محفوظ فرما۔ تیری عنایت اور توفیق کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔

اے نیکیوں کی توفیق دینے والے اللہ! ہمیں اس نیکی کی توفیق عطا فرما جو تیری بارگاہ میں مقبول ومنظور ہو۔

اِنَّمَا لِاِمْرِءٍ مَا نَوَی:

یقیناً انسان کیلئے وہی اجر ہوگا جس کی اس نے نیت کی۔

اے مسلمان بھائی!

حدیث پاک کے یہ الفاظ ہمیں جھنجھوڑ رہے ہیں کہ ہم اپنی نیتیں اچھی کریں کہیں ایسا نہ ہو کہ فقط معمولی سی بات سے ساری محنت اکارت جائے۔

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَكْمُلَ لَهُ عَمَلُهُ فَلْيَحْسُنْ نِيَّتَهُ. [1]

Marfat.com

جوفرزند آدم اس بات میں خوشی محسوس کرتا ہے کہ اس کا عمل مکمل ہو اسے چاہئے کہ وہ اپنی نیت اچھی کر لے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ معمولی کام کو نیت غیر معمولی بنا دیتی ہے۔

رُبَّ عَمَلٍ صَغِيْرٍ تَعْظُمُهُ النِّيَةُ. [۲]

کتنے ہی چھوٹے عمل ہیں کہ نیت انہیں بڑا بنا دیتی ہے۔

آپ اپنے مکان میں کھڑکی اور روشندان بناتے وقت یہ نیت کریں کہ ان کے ذریعے

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰهِ

کی ایمان افروز آواز آئے گی۔

کاروبار کرتے وقت نیت کیجئے کہ تجارت کرنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

کپڑے پہنتے وقت نیت کیجئے کہ اس کے ذریعے دلجمعی سے اللہ کی عبادت کروں گا۔

دوپہر کو سوتے وقت نیت کیجئے کہ قیلولہ کرنا مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ الغرض جو کام بھی کیجئے اس سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا طلب کیجئے۔ ان شاء اللہ آپ کا ہر عمل حقیقی عمل ہوگا اور اس کا بے حساب اجر ملے گا۔

آپ اسی نقطہ نظر پر قائم رہئے۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ کی رحمت آپ کو ان خوش قسمت اصحاب کے زمرہ میں داخل کر دے۔ جن کے بارے میں اسی پروردگار جل جلالہ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿رِجَالٌ لَّاتُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَابَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾

کتنے ہی ایسے خوش قسمت افراد ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کر سکتی۔

(۱) جامع العلوم والحکم ۱۰ عن بعض السلف

(۲) جامع العلوم والحکم ۱۰ عن بعض السلف

Marfat.com

فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ

ہجرت کا لغوی معنی ہے چھوڑنا

اَلْهِجْرَةُ: اَلتَّرْكُ.

اصطلاح میں اس کی تعریف یوں ہوگی۔

اَلْهِجْرَةُ: هُجْرَانُ بَلَدِ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ وَالْاِنْتِقَالُ مِنْهُ اِلَى دَارِ الْاِسْلَامِ.

دار الشرک والکفر کو چھوڑنا اور دار الاسلام میں منتقل ہو جانا ہجرت شرعی کہلاتا ہے۔

الشیخ ابراہیم بن مرعی بن عطیہ رحمہ اللہ خوف الفتنہ اور طلب اقامۃ الدین کا اضافہ کرتے ہیں۔ الفاظ ملاحظہ ہوں۔

مُفَارَقَةُ دَارِ الْكُفْرِ اِلَى دَارِ الْاِسْلَامِ خَوْفَ الْفِتْنَةِ وَطَلَبَ اِقَامَةِ الدِّيْنِ. [1]

وطن، گھر، عزیز واقارب، اصحاب واحباب، مال ودولت اور جائیداد چھوڑنا کوئی معمولی عمل نہیں ہے لیکن صرف دل کی نیت سے ہی اس عمل میں بڑا فرق آجاتا ہے۔ ایک وہ آدمی جو اپنا وطن اور عزیز واقارب، اسلام اور دین سے محبت کی خاطر چھوڑتا ہے۔

دوسرا وہ آدمی جو انہی چیزوں کو کسی دنیاوی منفعت کیلئے چھوڑتا ہے ظاہر ہے ان دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

وہ فرزند آدم بڑا خوش نصیب ہے جس کے سینے میں اسلام کی تڑپ ہے وہ اس دین حنیف کی خاطر سب کچھ لٹا دیتا ہے۔ اسے نہ عز وجاہ مطلوب ہے اور نہ ہی مال ودولت، وہ فقط اسلام کی خاطر جیتا ہے اور اسلام ہی کی خاطر اپنی جان جان آفرین کے سپرد کرتا ہے۔

طُوْبٰى لَهٗ ثُمَّ طُوْبٰى لَهٗ.

(۱) شرح الشیخ خیثی علی الاربعین النوویہ ۵۶

Marfat.com

لیکن وہ انسان انسان نہیں جو دین کے لبادے میں دنیا کا طلبگار ہو۔ جبہ ودستار کے پردے میں خالص دنیادار ہو۔ لوگ تو اس کے پاس دین سیکھنے کیلئے آئیں لیکن وہ خود سرتا پا دنیا میں غرق ہے۔

اَللّٰھُمَّ نَعُوْذُ بِکَ مِنْہُ.

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تعلق کی نوعیت کو کوئی نہ سمجھ سکا۔ قرآن کریم میں جگہ جگہ اللہ نے اپنے نام کے ساتھ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ذکر کیا۔ چند آیات ملاحظہ ہوں۔

مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ .

مَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّحُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا خٰلِدًا فِیْھَا .

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ .

وَمَانَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ .

بعض مقامات پر رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دے دیا۔

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ .

درج ذیل آیت میں تو تعلق اپنی انوکھی شان سے نظر آتا ہے۔

وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ.

اپنے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ضمیر واحد استعمال کی جس کا کیف اہل نظر ہی جانتے ہیں۔

حدیث پاک کے زیر نظر حصہ میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت الٰہیہ کے مطابق اللہ کا اور اپنا ذکر اکٹھا فرمایا۔

-☆-

Marfat.com

فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ.
اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو تمام مسلمان اپنے اپنے وطن سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ پہنچنا شروع ہو گئے اور آقا علیہ السلام کے سحاب رحمت سے اپنی اپنی کشت ایمان کو سیراب کرنے لگے۔ اس عالم میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرمانا:

جس نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو یقیناً اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہی ہے۔

ایمان والے پر یہ واضح کرتا ہے کہ بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچنا درحقیقت بارگاہ خداوندی میں پہنچنا ہے۔ اگر اللہ جل شانہ کو پانا چاہتے ہو تو درحبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو جاؤ۔ جہاں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ہی توجہ مبارک سے تمہارے دل کی آنکھوں میں وہ نور پیدا

Marfat.com

ہوگا جس سے جمال الٰہی کا مشاہدہ نصیب ہوگا۔

فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا الخ

جوانسان دارالکفر کو چھوڑتا ہے حصول دنیا کیلئے یا اپنے وطن کو اس لئے خیر باد کہتا ہے کہ میں دارالہجرہ پہنچ کر فلاں عورت سے شادی کروں گا۔ ان دونوں صورتوں میں اسے ہجرت شرعی کا اجروثواب نہ ملے گا۔

شارحین اس حدیث کے پس منظر کے طور پر ایک واقعہ تحریر کرتے ہیں۔

خَطَبَ اَعْرَابِيٌّ اِمْرَأَةً يُقَالُ لَهَا اُمَّ قَيْسٍ فَاَبَتْ اَنْ تَزَوَّجَهُ حَتّٰى يُهَاجِرَ فَهَاجَرَ فَتَزَوَّجَتْهُ.

ایک اعرابی نے ایک ام قیس نامی عورت کو پیغام نکاح بھیجا اس عورت نے انکار کر دیا اور نکاح کی شرط یہ لگائی کہ وہ بھی ہجرت کر جائے۔ اس اعرابی نے بھی ہجرت کی پھر اس نے نکاح کر لیا۔

غور کیجئے! اس مہاجر ام قیس کو مہاجر الی اللہ ورسولہ کا اجروثواب نہیں مل سکتا۔ وجہ یہی ہے کہ اسے وہ نیت نصیب نہ ہوئی جو مہاجر الی اللہ ورسولہ کو نصیب ہوتی ہے۔

يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ اَصْلِحْ اَحْوَالَنَا وَاجْعَلْ سِرَّنَا اَحْسَنَ وَاَزْكٰى بِبَرَكَةِ حَبِيْبِكَ الْاَتْقٰى وَنَبِيِّكَ الْاَزْكٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اعمال کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اعمال حسنہ

(۲) اعمال قبیحہ

نیت کا تعلق اعمال حسنہ کے ساتھ ہے یعنی ان اعمال کے بجالاتے وقت اگر نیت اچھی ہو تو ان کے حسن کو چار چاند لگ جائیں گے اور اگر بجا آوری کے وقت نیت اچھی نہ ہوئی تو اعمال کا حسن ختم ہو جائیگا اور وہ اعمال فی نفسہ حسنہ ہونے کے باوجود اسکے حق میں غیر حسنہ ہوں گے۔

Marfat.com

لیکن اعمال قبیحہ کسی بھی نیت کیساتھ حسنہ نہیں ہو سکتے۔کوئی آدمی چوری کرتے وقت یہ نیت کرے کہ اس مال کو غرباء میں تقسیم کردوں گا تو اس کی ایسی نیت چوری کو کسی بھی صورت میں اعمال محمودہ کے زمرہ میں شامل نہیں کرسکتی۔

-☆-

Marfat.com

نشان بندگی

وَمَا اُمِرُوا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ.[1]

انہیں حکم دیا گیا کہ وہ اللہ ہی کی عبادت کریں اسی کیلئے دین کے مخلص بنتے ہوئے باطل سے منہ موڑ کر حق کی طرف مائل ہوتے ہوئے اور وہ قائم کریں صلاۃ کو اور ادا کریں زکاۃ اور یہی ملت قیمہ کا دین ہے۔

وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ.[2]

اور ہر صلاۃ ادا کرتے وقت اپنے چہروں کا رخ قبلہ کی طرف کرلیا کرو اور اسے ہی پکارو اس کے دین کے مخلص بنتے ہوئے۔

عبادت و بندگی صرف اور صرف اللہ وحدہٗ لاشریک ہی کیلئے ہے۔

انسان کا سر بندگی صرف اللہ کی بارگاہ میں جھکتا ہے وہ کسی اور کو معبود تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں۔

(۱) البینہ

(۲) الاعراف ۷-۲۹

Marfat.com

اھل ایمان اخلاص وللّٰہیت سے اس کے دین پر کاربند رہا کرتے ہیں۔اھل ایمان کا اوڑھنا بچھونا اللہ کی رضا ہوا کرتا ہے وہ اس دین کے جملہ امور رضائے الٰہی کے لیے کرتے ہیں۔

ایک مسلم کا سب کچھ اس کا دین ہی ہے اسکی عبادت اسکا کاروبار اس کے جملہ معاملات سب کے سب دین کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں وہ سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک دین میں ڈوبا ہوا ہے۔اسکی دنیا دنیا نہیں بلکہ یہ بھی اس کا دین ہے کیونکہ اس کا ہر کام اللہ کی رضا کیلئے اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق ہے۔وہ کسی بھی لمحہ دائیں بائیں نہیں دیکھتا بلکہ اس کی نظر اٹھتی ہے تو تعلیمات نبویہ علیٰ صاحبھا الصلاۃ والسلام پر اور وہ اخلاص کا پیکر بن کر تمام کام کیا کرتا ہے۔وہ ایسا کیوں کرتا ہے کہ یہ اس کے خالق و مالک اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور حکم الٰہی کی اتباع ہی مومن کا طرۂ امتیاز ہے۔

حُنفاءَ :

حنفاء: یہ حنیف کی جمع ہے۔

الدکتور خلیل الجُرّ لکھتے ہیں:

اَلْحنِیْف: اَلَّذِیْ یَمِیْل اِلَی الْحَقِّ فِی الدِّیْنِ [1]

جو دین میں حق کی طرف مائل ہوا سے حنیف کہتے ہیں۔

اھل ایمان کے دل کا میلان دین کی طرف ہوا کرتا ہے وہ اخلاص کے پیکر ہر وقت دین کی طرف جھکتے ہیں اور انہیں دینی تعلیمات وہدایات پر عمل کر کے ہی چین وسکون ملا کرتا ہے۔

-☆-

(1) لاروس ۴۲۸

Marfat.com

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الْحَارِثُ بْنُ اسيدِ الْمُحَاسَبِيُّ:

مَنْ صَحَّحَ بَاطِنَهُ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْاِخْلَاصِ زَيَّنَ اللّٰهُ تَعَالٰى ظَاهِرَهُ بِالْمُجَاهَدَةِ وَاتِّبَاعِ السُّنَّةِ. [1]

حضرت ابوعبداللہ حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جس نے اپنے باطن کو مراقبہ اور اخلاص سے صحیح کرلیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو مجاھدہ اور اتباع سنت سے آراستہ کردیتا ہے۔

یہ سعید روحیں اخلاص کی اسی لیے دلدادہ ہیں کہ اس کے ثمرہ کے طور پر اللہ تعالیٰ مجاھدہ کی توفیق دیتا ہے اور سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے کی سعادت ارزانی فرماتا ہے۔

-☆-

(۲) الطبقات الکبریٰ للشعرانی ۱-۷۵

Marfat.com

قبولیتِ عمل کیلئے اخلاص شرط ہے

عَنْ ابِی امَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اَرَاَیْتَ رَجُلاً غَزَا یَلْتَمِسُ الْاَجْرَوَالذِّکْرَ، مَالَهٗ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

لَاشَیْءَ لَهٗ. ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا یَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّامَا کَانَ لَهٗ خَالِصاً وَابْتُغِیَ بِهٖ وَجْهُهٗ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور! آپ کا جہاد میں شریک اس آدمی کے بارے میں

الترغیب والترہیب	(۹)	۱-۶۱	قال المحقق صحیح
سلسلة الاحادیث الصحیحة	(۵۲)	۱-۸۱	
سنن النسائی	(۳۱۱۷)	۶-۲۶	
صحیح سنن النسائی	(۳۱۴۰)	۲-۳۱۳	قال الالبانی صحیح
جامع الاصول	(۱۰۶۶)	۲-۳۵۰	

Marfat.com

کیا خیال ہے جو اجر وثواب کا بھی خواستگار ہے اور ناموری کا بھی خواہش مند ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس کیلئے اللہ کی بارگاہ میں کوئی اجر وثواب نہیں۔

پھر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بھی عمل کو قبول نہیں کرتا تاوقتیکہ وہ عمل صرف اسی کیلئے ہو اور اس کے ذریعے اس وحدہٗ لاشریک کی رضا کا طالب ہو۔

-☆-

حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض صحبت سے معمور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کس درجہ دانا وبینا تھے۔ نیک اعمال کرتے ہوئے جو عوارض لاحق ہو سکتے ان سب کے بارے حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفسار کرلیا کرتے تھے۔ تاکہ دین اپنی پوری رعنائی اور آب وتاب سے تا قیامت ضیا بار رہے اور اسکی تعلیمات میں کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہے۔

اس حدیث پاک میں عرض کی جاتی ہے:

یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم ایک آدمی جہاد کر رہا ہے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کیلئے بے تاب ہے۔ بلکہ جذبہ جہاد سے یوں لبریز ہے کہ دشمن کے تیر وتفنگ سے لڑ پڑا ہے۔ اس عمل سے اسکی نیت ہے کہ اس کا خالق ومالک اجر وثواب عطا فرمائے اور ساتھ ہی اس کی یہ نیت بھی ہے کہ لوگ اسے بہادر کہیں شجاعت وبہادری میں اس کا نام نمایاں ہو۔

ظاہری طور پر یہ جذبہ کس قدر اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تلواروں سے ٹکرانے اور نیزوں سے بھڑ جانے میں نیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر وثواب کا حصول ہے۔ لیکن ساتھ یہ بھی جذبہ ہے کہ لوگ اسکی تعریف وتوصیف کریں۔

اس معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نیت میں جو فساد چھپا تھا اس پر کاری ضرب لگائی اور اہل ایمان کو بتایا۔ ایسا آدمی اللہ کے ہاں کسی قسم کے اجر وثواب کا مستحق نہیں۔

کیوں؟ اس لیے کہ

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لایَقْبَلُ مِنَ العَمَلِ الاّ مَاکَانَ لَہٗ خَالِصاً وَابْتُغِیَ بِہٖ وَجْھُہٗ .

بے شک اللہ تعالیٰ کسی کے عمل کو قبول نہیں کرتا جب تک کہ وہ عمل خالصۃً اسی کیلئے ہو اور اس کے ذریعے اس وحدہٗ لاشریک کی رضا مطلوب ہو۔

اللہ وحدہٗ لاشریک ہے وہ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے۔ اس کا کوئی مثیل وشریک نہیں اس لیے وہ عمل بھی وہی قبول کرتا ہے جس کے کرنے والے کی نیت صرف اسی وحدہٗ لاشریک کی رضاوخوشنودی ہو۔ جس عمل کی نیت میں ذرہ سی بھی ملاوٹ آجائے اللہ تعالیٰ اس عمل کو قبول نہیں کرتا۔

صرف نیت کی سمت درست کرنے سے نیت وارادہ کا قبلہ صحیح کرنے سے انسان کا عمل قبول ہوجاتا ہے۔ آج ہمیں چاہیے کہ جو بھی نیک کام کرنے لگیں اس کے کرتے وقت نیت کریں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی وخوشنودی حاصل ہو۔ پھر دنیا والوں کی تعریف وتوصیف سے بے نیاز ہوکر نیک کام کیا جائے یوں کہ اس عمل صالح کرتے وقت مخلوق کا خیال تک نہ آئے۔

جہاد جیسا عمل کتنی فضیلت رکھتا ہے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمن کی توپوں سے لڑا جاتا ہے۔ اس کی گولیوں کا سامنا کیا جاتا ہے اس عالم میں بھی اولیت نیت کو ہے۔ اگر نیت درست ہے تو یہ سب کچھ قبول ہے اور اگر نیت درست نہیں یہ سب کچھ بے کار ہے۔

-☆-

Marfat.com

فلاح پانے والا

عَن ابِی ذَرٍّرَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
قَدافْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ قَلبَہُ لِلاِیْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَہُ سَلِیْماً وَلِسَانَہُ صَادِقاً ونَفْسَہُ مُطْمَئِنَّۃً وَخَلِیْقَتَہُ مُستَقِیْمَۃً وَجَعَلَ اُذْنَہُ مُستَمِعَۃً وَعَیْنَہُ نَاظِرَۃً فَامَّاالاُذُنُ فَقَمِعٌ وَالعَیْنُ مُقِرَّۃٌ ؟ بِمَایُوعِیُ القَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَہُ وَاعِیاً۔

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فلاح پا گیا وہ آدمی جس نے اپنے دل کو ایمان کیلئے اخلاص کی دولت سے مالا مال کر دیا اور اپنے دل کو (دلی بیماریوں سے) سالم اور اپنی زبان کو سچ اور اپنے نفس کو مطمئن اور اپنے اخلاق

مسند الامام احمد (۲۱۳۰۷) ۱۵-۴۸۶ قال حمزہ احمد الزین صحیح
الجامع لشعیب الایمان (۱۰۷) ۱-۳۴۹ قال البیثمی حسن
مشکاۃ المصابیح (۵۲۰۰) ۳-۱۴۳۵

Marfat.com

وعادات کوشریعت کے مطابق درست کردیا گیااوراس نے اپنے کانوں کوحق سننے والا اورآنکھوں کوحق دیکھنے والا بنادیا۔

بہرحال کان دل تک پہنچانے کا آلہ ہےاورآنکھیں ان چیزوں کوثابت کرتی ہیں جن کودل یادرکھتاہے۔اوریقیناً فلاح پاگیاوہ جس نے اپنے دل کو(حق بات)یادرکھنے والا بنادیا۔

-☆-

عربی زبان میں کامیابی کامعنی دینے کیلئے کئی لفظ ہیں۔ان میں ایک لفظ''فلاح''بھی ہے یہ لفظ کسی ادھوری اورنامکمل کامیابی کے لیےنہیں بولا جاتا بلکہ اس کامیابی کیلئے استعمال ہوتا ہے جو ہمہ جہت اورمکمل ہو بلکہ پورے کلام عرب میں کامیابی کیلئے کوئی لفظ''فلاح''سے بڑھ کرنہیں ہے۔

اس حدیث پاک میں حضورسیدالعالمین معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سعید لوگوں کاذکرکیاہے جنکے مقدرمیں کامیابی ہے۔یہ کامیابی ناتمام نہیں بلکہ کامل ومکمل ہے۔آیئے ان سعیدلوگوں کی خوبیوں پرنظرڈالیں اوراللہ تعالیٰ کے حضورعرض گزارہوں کہ اے خالق ومالک ہمیں بھی ان خوش نصیب لوگوں میں کردے۔

مَنْ اَخْلَصَ قَلْبَهٗ لِلْاِیْمَانِ:

جس آدمی نے اپنے قلب کوایمان کیلئے ہرقسم کی آمیزش سے پاک کردیا۔

خالص اس چیزکوکہتے ہیں جس میں کسی قسم کی ملاوٹ اورکھوٹ نہ ہو بالکل صاف اورستھری ہوئی ہو۔دل کوایمان کیلئے خالص کرنے کامفہوم یہ ہے کہ دل صرف اورصرف ایمان کیلئے ہو۔

اللہ اوراسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو بلاچوں وچرا تسلیم کرنے والا ہو۔

الترغیب والترہیب	(۱۴)	۱-۹۳	قال المحقق حسن
الترغیب والترہیب	(۳۹۱۱)	۳-۳۸۱	
الترغیب والترہیب	(۳۲۶۴)	۳-۵۳۰	
مجمع الزوائد	(۱۷۰۲۱)	۱۰-۲۰۱	

Marfat.com

یہ دل نفاق کیداغوں سے معرا ہوشک وشبہ کے اثرات سے محفوظ ومامون ہو۔

دل ان چیزوں سے بھی پاک ہو جن سے اسے بیماری لاحق ہوتی ہے۔کذب (جھوٹ) سے دل داغدار ہوتا ہے گناہ سے اس میں سیاہی آتی ہے گناہانِ صغیرہ وکبیرہ سے پاک ہو۔

جَعَلَ قَلْبَهٗ سَلِيْماً:

اللہ تعالیٰ جس پر مہربانی فرماتا ہے اس کے قلب کو درست کر دیتا ہے۔جس کا قلب درست ہے اس کے تمام اعضاء درست ہیں۔اگر نیت اچھی ہے اگر نیت رضائے الٰہی ہے تو تمام اعضاء وہی کریں گے جس سے خالق ومالک راضی ہو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اِنَّ فِی الْجَسَدِ لَمُضْغَةً اِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَاوَهِیَ الْقَلْبُ. [1]

ترجمة الحديث:

جسم میں ایک گوشت کا ٹکرا ہے اگر وہ درست ہے تو تمام جسم درست ہے اگر اس میں فساد ہے تو تمام جسم فساد میں مبتلا ہے سن لیجئے وہ دل ہے۔

اگر دل اچھا ہے تو تمام اعضاء اچھے ہیں۔یعنی اگر نیت خالص ہے اس میں کسی قسم کا فتور نہیں تو جسم کے تمام اعمال بھی انشاءاللہ درست ہوں گے۔رضائے الٰہی کے جذبے سے سرشار مرد مومن کی زبان سچ کی دلدادہ ہوا کرتی ہے۔زبان کسی کے خلاف طعن وتشنیع نہیں کرتی، زبان گالی گلوچ غیبت اور چغلی سے مامون ومحفوظ ہوا کرتی ہے۔

اسی طرح کان آنکھیں بھی شرعی دائرے کے اندر رہا کرتے ہیں۔کان کسی کے خلاف باتیں نہیں سنتے۔دین حق کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والے کی باتیں سننے سے کان بہرے ہو جاتے ہیں۔وہ ہمیشہ حق وسچ سنا کرتے ہیں، کلماتِ خیر کانوں سے ٹکراتے ہیں، آنکھیں اس طرف نہیں اٹھتی

Marfat.com

جہاں انہیں اٹھانے سے شریعت نے منع کردیا ہے۔ یہ آنکھیں اٹھتی ہیں قرآن کریم کے نور بھرے اوراق پر اٹھتی ہیں۔ احادیث مقدسہ کی کتب کا کیف لیتی ہیں، اسلاف کے کارناموں سے بھری کتاب سے شادکام ہوتی ہیں۔ والدین کی زیارت کرتی ہیں۔ علماء وصلحاء کے جمال سے بہرہ ور ہوتی ہیں۔

اسی طرح جس کا قلب درست ہے نیت صالح ہے اس کے ہاتھ پاؤں راہِ حق میں اٹھتے ہیں، نیکی کی طرف چلتے ہیں، اور ہر اس جگہ جانے سے اور تصرف کرنے سے رک جاتے ہیں جہاں جانے سے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمادیا ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ جس کے قلب کو سلیم بنادے وہ کامیاب وکامران ہے۔

لسانه صادقاً:

سچائی مومن کا زیور ہے سچائی سے ہی مومن کے حسن میں تابانی ہے اسے جھوٹ سے نفرت ہے۔ وہ جھوٹ سے یوں نفرت کرتا ہے جیسے انسان کریہہ المنظر بیماری سے نفرت کرتا ہے۔ سچائی مومن کی پہچان اور اسکے جنتی ہونے کی سند ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادگرامی ملاحظہ ہو:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِی اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

عَلَيْكُم بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَايَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰه صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰه كَذَّابًا [1]

(1) صحیح البخاری (۴۳-۵) ۲۲۶۱-۵

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صدق کو لازم پکڑو! کیونکہ صدق ''البر'' کی طرف لے جاتا ہے اور ''البر'' جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ بندہ مومن سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کی تلاش جاری رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔

اے اہل ایمان! جھوٹ سے بچو! کیونکہ جھوٹ ''الفجور'' کی طرف لے جاتا ہے اور ''الفجور'' نار (آگ) کی طرف لے جاتا ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کی تلاش میں ہی رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

-☆-

سچ کتنی بڑی دولت ہے جو سچ کا دلدادہ ہے وہ جنت کا سزاوار ہے۔ یقیناً وہ آدمی فلاح پا گیا جس نے اپنی زبان کو سچا کر دیا۔

صحیح البخاری	(۶۰۹۴)	۴-۱۹۲۳	
صحیح مسلم	(۲۶۰۷)	۵-۱۷۵	
الترغیب والترہیب	(۴۳۱۹)	۳-۵۵۸	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والتریب	(۲۹۳۲)	۳-۱۲۴	قال الالبانی صحیح
صحیح الجامع الصغیر	(۱۶۶۵)	۱-۳۴۲	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن ابی داؤد	(۴۹۸۹)	۳-۲۲۶	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن الترمذی	(۱۹۷۱)	۲-۳۶۸	قال الالبانی صحیح
صحیح ابن حبان	(۲۷۳)	۱-۵۰۸	قال شعیب الارنووط صحیح علی شرط شیخین
صحیح ابن حبان	(۲۷۴)	۱-۵۰۸	قال شعیب الارنووط صحیح علی شرط شیخین
مشکاۃ المصابیح	(۴۷۵۳)	۴-۳۷۷	قال الالبانی متفق علیہ
مسند الامام احمد	(۳۶۳۸)	۳-۵۲۴	قال حمزہ احمد الزین صحیح
السنن الکبریٰ للبیہقی	(۲۰۸۱۷)	۱۰-۳۳۰	
شرح السنۃ للبغوی	(۳۵۷۴)	۱۳-۱۵۲	

Marfat.com

نَفْسه مُطْمَئِنه:

نفس کی تین قسمیں ذکر کی جاتی ہیں:

۱۔ نفسِ امارۃ:

یہ نفس برائی کا دلدادہ ہے بدی اس کی سرشت میں ہے۔ یہ ہروقت انسان کو گناہوں کی جانب راغب ہی نہیں کرتا بلکہ گناہوں کی دلدل میں پھنسا دیتا ہے۔ یہ نیکی نہیں کرتا بلکہ برائی کا حکم دیتا رہتا ہے۔ جب یہ بدی کر نہ لے اسے سکون نہیں ملتا۔ العیاذ باللہ من ذالک

۲۔ نفسِ لوّامۃ:

یہ نفس برائی کرنے کے بعد ملامت کرتا ہے گناہ کرنے کے بعد انسان کو شرم دلاتا ہے۔ یہ نفس غنیمت ہے کہ انسان سے اگر کوئی جرم وخطا سرزد ہو جائے تو یہ بعد میں اسے احساس دلاتا ہے کہ تو نے نافرمانی کی ہے اب اللہ الکریم کی بارگاہ میں رجوع کر لے۔

۳۔ نفسِ مطمئنہ:

یہ نفس سکون واطمینان کی دولت سے لبریز نفس ہے یہ ہمیشہ نیکی کرتا ہے نیکی سے محبت اس درجہ رکھتا ہے کہ اسے سکون ہی نیکی وبر میں ہے۔ یہ اوامر الٰہی کو بطریق احسن بجالاتا ہے نواھی سے اجتناب کرتا ہے۔ بلکہ نواھی کے نزدیک بھی نہیں جاتا یہ نفس ایمان کی حقیقی بہاروں سے سرفراز ہے۔

جو اہل ایمان اپنے نفس کو مطمئنہ کر لے اس جیسا سعید کون ہوسکتا ہے اور حقیقی فلاح وکامیابی اسے ہی ہے جس کا نفس مطمئنہ ہے۔ ایسے نفس مطمئنہ والے مرد سعید کو وقت نزع پکارا جاتا ہے:

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ۔ [1]

اے نفس مطمئنہ لوٹ جا اپنے رب کی طرف تو رب سے راضی تیرا رب تجھ سے راضی۔ (اللہ تعالیٰ حکم ارشاد فرماتا ہے) میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

(۱) سورۃ الفجر ۲۷۔۳۰

Marfat.com

خَلِیْقَتَهٗ مُسْتَقِیْمَةً :

اللہ تعالیٰ جس کے اخلاق واطوار عادات وشمائل شریعت غرّا کے مطابق کردے وہ بڑا سعید ہے۔ اصل کام شریعت مطہرہ پر کاربند رھنا ہے۔ جس کے اعمال شریعت مطہرہ کے بنائے ہوئے نشانات سے سرمو انحراف نہ کریں وہ دونوں جہاں میں کامیاب وکامران ہے۔

جَعَلَ اُذُنَهٗ مُسْتَمِعَةً وَعَیْنَهٗ نَاظِرَةً :

اللہ تعالیٰ کا جس پر کرم ہوتا ہے اس کے کان سننے والے اور اسکی آنکھیں دیکھنے والی بنادیتا ہے بعض ایسے بدنصیب بھی ہوتے ہیں جو کانوں کے صحیح ہونے کے باوجود نہیں سنتے۔ آنکھیں درست ہونے کے باوجود نہیں دیکھتیں یہ لوگ جہنم کا ایندھن ٹھہرتے ہیں کیونکہ نہ یہ حق بات سنتے ہیں اور نہ کسی کو دیکھ کر نصیحت پکڑتے ہیں۔

ارشاد ربانی ملاحظہ ہو:

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا. أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ. أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ.[1]

اور ہم نے جہنم کیلئے بہت سے جن وانس پیدا کیے ہیں ان کے دل تو ہیں لیکن وہ ان کے ذریعے سمجھتے نہیں۔ انکی آنکھیں تو ہیں لیکن وہ ان کے ذریعے دیکھتے نہیں۔ انکے کان تو ہیں لیکن وہ ان کے ذریعے سنتے نہیں۔ یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں اور یہی لوگ غافل ہیں۔

جن کے دل حق بات نہ سمجھیں جن کی آنکھیں حق بات نہ دیکھیں جن کے کان حق بات نہ سنیں وہ جہنم کے سزاوار اور غضب الٰہی میں گرفتار ہیں۔ تو جن کے دل حق بات سمجھتے ہوں اور حق پر

(۱) الزائد ۱۲۰۴

Marfat.com

یقین کامل رکھتے ہوں جن کی آنکھیں حق بات دیکھتی ہوں اوراس پر ایمان کامل ہواور جن کے کان حق سنتے ہوں اور یقین کی دولت سے لبریز ہوں تو ایسے سعید لوگوں کیلئے جنت ہے اللہ کی رضا کا مقام ہے اسکے دائمی انعامات ہیں۔

اے اللہ! اہل ایمان کے کان کھول دے جس سے ہر حق بات سنتے رہیں اور اپنے ایمان کو جلا بخشتے رہیں اور انکی آنکھیں وا کردے جس سے ہر حق کو دیکھتے رہیں اور ایمان وایقان کی مزید دولت سمیٹتے رہیں۔

اَمَّاالاُذُنُ فَقَمْعٌ:

جبران مسعود لکھتے ہیں:

القَمْعُ:اٰلَةٌ مَخْرُوْطِيَّةُ الشَّكْلِ تُوْضَعُ عَلٰى فَمِ الْاِنَاءِ فَتُصَبُّ فِيْهِ السَّوَائِلُ. [1]

قَمْع :مخروطی شکل کے اس آلہ کو کہتے ہیں جسے برتن کے منہ پر رکھا جاتا ہے تا کہ اس میں سائل چیزیں ڈالی جاسکیں۔

کان دل کیلئے ایسا آلہ ہے کہ بیرونی آوازیں اس کے ذریعے دل تک پہنچتی ہیں۔ یہ آوازیں صحیح بھی ہوتی ہیں اور غیر صحیح بھی۔ سیرت انسانی کیلئے مفید بھی ہوتی ہیں اور مضر بھی۔ تعلیمات اسلامیہ کے موافق بھی ہوتی ہیں اور مخالف بھی۔ کان صرف ایک واسطہ اور ذریعہ ہے اس سے ہر قسم کا مواد دل تک اتر جاتا ہے۔

بس جو مرد مومن اپنے کان کی حفاظت کرتا ہے ایسی کوئی چیز اندر داخل نہیں ہونے دیتا جو اس کے دین وایمان کو نقصان پہنچا سکے۔ اسکے ذکر وفکر اور ذوقِ عبادت میں خلل ڈال سکے۔ وہ یقیناً اپنے ایمان وایقان کو بچالیتا ہے اور اس کے ذکر وفکر اور ذوق عبادت میں فتور نہیں آتا۔

یہ دور خیر القرون نہیں ہے۔ زمانہ نبویہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام سے بعد نے شیطان کی دخل

(۱) الاعراف ۱۷۹

Marfat.com

اندازی کومزید سہل بنادیا ہے۔جواس گئے گزرے وقت میں ذراسی بے احتیاطی برتے گا اسے کافی نقصان اٹھانا پڑے گا۔اب تو جگہ جگہ ایسی آوازیں کانوں میں پڑتی ہیں جونعمت ایمان کوضائع کرسکتی ہیں۔اس لیے ہمیں چاہیے کہ اپنی سماعت کی حفاظت کریں۔ہرایک کی بات سننے سے احتراز کریں۔ صرف اسی آدمی کی باتیں سنیں جس کے دین وایمان کی دل گواہی دے رہا ہو۔

اے اللہ!اپنے فضل وکرم سے ہم سب کے ایمان ویقین کی حفاظت فرما۔آمین

بِبَرَکَةِ سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

-☆-

اللہ الموفق

Marfat.com

حلاوۃ الایمان

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ: اَنْ یَکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا. وَاَنْ یُحِبَّ الْمَرْءُ لَایُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ، وَاَنْ یَکْرَہَ اَنْ یَعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُقْذَفَ فِی النَّارِ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین چیزیں جس میں ہونگی اس نے ایمان کی حلاوت وچاشنی کو پالیا:

۱۔ اللہ اور اسکا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔

۲۔ جس بھی آدمی سے محبت کرے تو اللہ کی رضا کی خاطر محبت کرے۔

۳۔ کفر میں واپس لوٹ جانا یوں ناپسند ہے جیسے آگ میں پھینکا جانا ناپسند ہے۔

-☆-

Marfat.com

جب ایمان کی حلاوت نصیب ہوتی ہے، عبادت الٰہی کا کیف نصیب ہوتا ہے، سر بندگی جھکا کر سبحان ربی اللہ علیٰ کہنے کا لطف آتا ہے۔ حلاوتِ ایمان کے سبب زندگی کی جملہ ساعتیں ذکر الٰہی میں بسر ہوتی ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنا طبیعت کا لازمہ بن جاتا ہے۔ حلاوتِ ایمان مقدر میں ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ پر کاربند رہنا زندگی کا حاصل ٹھہرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص وللّٰہیت کی سعادت ارزانی فرمائے اور اپنا عبد خاص بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

-☆-

مسند الامام احمد	(۱۱۹۴۱)	۱۰-۳۲۸	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۱۲۷۱۹)	۱۱-۵	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۱۳۳۴۰)	۱۱-۱۷۲	قال حمزہ احمد الزین صحیح
سنن الترمذی	(۲۶۳۴)	۵-۱۵	قال الترمذی صحیح
سنن النسائی	(۴۹۹۷)		قال الالبانی صحیح
سنن ابن ماجہ	(۴۰۳۳)	۴-۴۱۶	قال المحقق صحیح
شرح السنۃ	(۲۱)	۱-۴۸	قال البغوی صحیح

Marfat.com

ایمان کامل

عَنْ اَبِی فَرَاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – رَجُلٌ مِنْ اَسْلَمَ – قَالَ: نَادَی رَجُلٌ فَقَالَ:یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! مَا الْاِیْمَانُ؟قَالَ .

"اَلْاِخْلَاصُ"

ترجمة الحديث:

حضرت ابوفراس اسلمی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: ایک آدمی نے ندا دی تو عرض کی یارسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اخلاص"

-☆-

الجامع لشعب الایمان	(۶۴۴۱)	۹-۳-۱	
الترغیب والترہیب	(۳)	۱-۵۹	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۳)	۱-۱۰۴	قال الالبانی صحیح
الجامع لشعب الایمان	(۶۴۴۱)	۹-۳-۱	
الترغیب والترہیب	(۳)	۱-۵۹	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۳)	۱-۱۰۴	قال الالبانی صحیح

Marfat.com

عَنْ اَبِی فَرَاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

"سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ"

فَنَادَی رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ !

مَاالْاِسْلَامُ ؟قَالَ إِقَامُ الصَّلاَۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکَاۃِ.

قَالَ:فَمَاالْاِیْمَانُ؟قَالَ:اَلْاِخْلَاصُ .

قَالَ:فَمَاالْیَقِیْنُ؟قَالَ اَلتَّصْدِیْقُ بِالْقِیَامَۃِ.

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوفراس اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوتمہارا جی چاہتا ہے مجھ سے پوچھو۔

ایک آدمی نے ندادی یارسول اللہ! اسلام کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

صلاۃ (نماز) قائم کرنا اورزکاۃ ادا کرنا۔

اس نے پھرعرض کیا ایمان کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

"اخلاص"

اس نے پھرعرض کی یقین کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

قیامت کی تصدیق کرنا۔

-☆-

Marfat.com

اس فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بار بار پڑھیے بلکہ لوحِ دل پر لکھ لیجئے۔ ایمان اخلاص ہے اس سے بڑھ کر اخلاص کی اور کیا اہمیت ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے ایمان قرار دے رہے ہیں تو گویا جس خوش نصیب کے پاس اخلاص وللّٰہیت ہے وہ ایمان کے وصف سے متصف ہے۔ اسے ایمان کے وصف سے متصف کرنے والے خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

اب غور کیجئے اس آدمی پر اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم کا کیا عالم ہوگا۔ اس دنیا میں بھی عالم برزخ میں بھی اور عالم آخرت میں بھی، یہ مومن یہ صادق الایمان دونوں جہاں میں سرخرو ہے۔

-☆-

Marfat.com

جہاد وہی ہے جو
کلمۃ اللہ کی بلندی کیلئے ہو

عَنْ أَبِیْ مُوْسَی عَبْدِاللّٰہ بِنْ قَیْسٍ الأَشْعَرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:
سُئِلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ یُقَاتِلُ شَجَاعَۃً، وَیُقَاتِلُ حَمِیَّۃً،وَیُقَاتِلُ رِیَاءً،أَیُّ ذَالِکَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ؟فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:
((مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَۃَ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ)).

ترجمة الحديث:

حضرت ابوموسی عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!
ایک آدمی جہاد میں شریک ہوا شجاعت کے جوہر دکھانے کیلئے، دوسرا اسی جہاد میں حمیت کی غرض سے شریک ہوا اور تیسرا دکھلاوے کیلئے شریک ہوا تو ان میں سے کس کے جہاد کو جہاد فی سبیل اللہ کہا جائے گا؟ اس پر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

اس آدمی کا جہاد جہاد فی سبیل اللہ ہوگا جو اس نیت سے جہاد میں شریک ہوا کہ کلمۃ اللہ کا بول بالا ہو اور وہ رفعت و بلندی سے ہمکنار ہو۔

-☆-

صحیح البخاری	(۲۸۱۰)	۲-۸۷۰	
صحیح البخاری	(۱۲۳)	۱-۶۶	
صحیح البخاری	(۳۱۲۶)	۲-۹۶۱	
صحیح البخاری	(۷۴۵۸)	۴-۲۳۲۹	
صحیح مسلم	(۱۹۰۴)	۳-۱۵۱۲	
صحیح الجامع الصغیر	(۴۶۱۷)	۲-۱۰۹۵	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۱۹۸۷)	۲-۲۶۵	قال المحقق صحیح
صحیح سنن ابی داؤد	(۲۵۱۸)	۲-۱۰۲	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن ابی داؤد	(۲۵۱۷)	۲-۱۰۱	قال الالبانی صحیح
سنن ابن ماجہ	(۲۷۸۳)	۳-۳۵۶	قال المحقق صحیح
صحیح سنن الترمذی	(۱۶۴۶)	۲-۲۳۲	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن النسائی	(۳۱۳۶)	۲-۳۸۱	قال الالبانی صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۱۳۲۸)	۲-۱۱۴	قال الالبانی صحیح
صحیح ابن حبان	(۴۶۳۶)	۱۰-۴۹۳	قال شعیب الارنؤوط صحیح علی شرط الشیخین
السنن الکبری	(۴۳۲۹)	۴-۲۸۴	
مسند الامام احمد	(۱۹۳۸۵)	۱۴-۴۹۳	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۱۹۴۳۵)	۱۴-۵۰۸	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۱۹۴۸۵)	۱۴-۵۲۳	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۱۹۵۲۱)	۱۴-۵۳۳	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۱۹۶۲۷)	۱۵-۲۱	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مشکاۃ المصابیح	(۳۹۔۳)	۴-۱۰	

Marfat.com

حسن نیت کے سبب
قیام اللیل کا اجروثواب

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ اَتٰی فِرَاشَہُ وَھُوَیَنْوِیْ اَنْ یَقُوْمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَغَلَبَتْہُ عَیْنَاہُ حَتّٰی اَصْبَحَ کُتِبَ لَہُ مَانَوٰی وَکَانَ نَوْمُہُ صَدَقَۃً عَلَیْہِ مِنْ رَبِّہٖ.

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

جوآدمی سونے کیلئے اپنے بستر پر دراز ہوااس کی نیت ہے کہ وہ رات کواٹھے گااور صلاۃ التہجد ادا کرے گا۔تواس پرنیند کاغلبہ ایسا ہوا کہ سوئے ہوئے صبح ہوگئی تواس کے اعمال نامہ میں جواس نے (صلاۃ التہجد) کی نیت کی تھی اسے لکھ دیا جائے گا۔اوراس کا سوجانا اس کے رب کی طرف سے اس پرصدقہ ہوگا۔

-☆-

Marfat.com

جس طرح جاگنے جاگنے میں فرق ہے اسی طرح سونے سونے میں بھی فرق ہے۔ایک آدمی کا بیدار ہونا سراپا رحمت ہوا کرتا ہے۔ وہ بیداری میں ذکر الٰہی کرتا ہے صلاۃ ادا کرتا ہے تلاوت قرآن کریم سے شادکام ہوتا ہے۔ بلکہ اس کے سانسوں کا اتار چڑھاؤ یاد الٰہی سے معمور ہوتا ہے۔تو دوسرا آدمی بیدار ہوکر فسق وفجور میں مبتلا ہوجاتا ہے، اللہ الاکبر کی نافرمانیاں کرتا ہے۔اسکے احکامات کا استہزا کرتا ہے۔ برائی سے صرف رغبت ہی نہیں کرتا بلکہ بدمستوں کی طرح برائیوں کی دلدل میں پھنس جاتا ہے۔تو یقیناً ان دونوں آدمیوں کی بیداری، بیداری میں فرق ہے ایک کا جاگنا رضائے الٰہی کیلئے ہے تو دوسرے کا جاگنا غضب الٰہی کو دعوت دیتا ہے۔

اسی طرح سونے سونے میں فرق ہے ایک سوتا ہے تو ذکر الٰہی کرتے کرتے سوتا ہے۔ اسکی پلکیں جب پیوست ہوتی ہیں تو اس وقت بھی اسکے دل کے تاروں سے اللہ اللہ کا نغمہ بلند ہورہا ہوتا ہے۔ رات جب بھی وہ کروٹ بدلتا ہے زبان قلب کے ساتھ زبان قالب بھی اللہ اللہ کرتی ہے۔ پھر وہ رات کے آخری حصہ میں بستر سے اٹھ کر مصلی پر جلوہ افروز ہوتا ہے۔کبھی حالت قیام میں تو کبھی حالت سجود میں کبھی دست بدعا ہوکر تو کبھی آنکھوں سے موتی گرا کر پروردگار کو یاد کرتا ہے۔

تو دوسرا آدمی حیوانوں کی طرح سوتا ہے ان دونوں کے سونے سونے میں فرق ہے۔

اگر کبھی ایسا ہوجائے کہ رات کو اٹھ اٹھ کر عبادت کرنے والا تہجد ادا کرنے والا اور سحری کی

الترغیب والترہیب	(۲۵)	۱-۲۹	قال المحقق صحیح
صحیح سنن النسائی	(۱۹۶-۱)	۱-۵۶	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن النسائی	(۱۹۷-۱)	۱-۵۲۸	قال الالبانی صحیح
سنن ابن ماجہ	(۱۳۴۴)	۲-۱۴۹	قال المحقق صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ	(۱۱۱۳)	۱-۲۰۰	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۲-۸)	۱-۲۲۲	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۶۰۲)	۱-۳۹۷	قال الالبانی صحیح
ارواء الغلیل	(۴۵۴)	۲-۲۰۲	قال الالبانی صحیح
جامع الاصول	(۲۱۹۶)	۵-۲۲۹	

Marfat.com

نور بھری گھڑیوں میں استغفار کرنے والا جب سونے لگے تو حسب سابق اسکی یہ نیت کہ میں رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر مناجات کا کیف لوں گا۔ وقت تہجد طویل قیام وسجود سے لطف اندوز ہونگا اور دست بدعا ہوکر اللہ کا قرب حاصل کروں گا۔ لیکن اتفاق سے وہ وقت سحر اٹھ نہ سکا تو اس کی یہ نیت بیکار نہ جائے گی۔ اخلاص وللّٰہیت سے بھرپور یہ شخص اگر سحری کو بیدار نہ ہوسکا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اسے یوں اپنی آغوش میں لیتی ہے کہ اسے صلاۃ التہجد کا پورا ثواب ملتا ہے۔ استغفار وقیام کا پورا اجر ملتا ہے، اور یہ نیند بیکار نہیں گئی بلکہ یہ نیند بھی اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ ہے۔

-☆-

Marfat.com

نفس پر زیادہ شاق
اخلاص وللّٰہیت

قِیْلَ لِسَھْلِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ:

اَیُّ شَیْءٍ اَشَدُّ عَلَی النَّفْسِ ؟

قَالَ :اَلْاِخْلَاص لِاَنَّہُ لَیْسَ فِیْہِ نَصِیْبٌ.

ترجمہ:

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا:

کونسی چیز نفس پر سب سے بھاری ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا:

اخلاص

کیونکہ اس میں نفس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

-☆-

Marfat.com

بندہ جب خلوص دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو
اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے

قَالَ مُجَاهِدٌ:

اِنَّ الْعَبْدَاِذَا اَقْبَلَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِقَلْبِهٖ اَقْبَلَ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلَيْهِ.

ترجمہ:

جناب مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا:

بندہ جب دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے دلوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

اخلاص کے سبب ایک نیکی کا اجر وثواب
سات سو نیکی تک

عَنْ بِنْ عَبَّاس بِنْ عَبْدِ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا،عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ،فِیْمَایَرْوِیْ عَنْ رَبِّہٖ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَالَ:

إِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ،ثُمَّ بَیْنَ ذَالِکَ فَمَنْ ھَمَّ بِحَسَنَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبَھَااللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً.وَإِنْ ھَمَّ بِھَافَعَمِلَھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عِنْدَہٗ عَشَرَحَسَنَاتٍ إِلَی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ إِلَی أَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَإِنْ ھَمَّ بِسَیِّئَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ تَعَالَی عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً، وَإِنْ ھَمَّ بِھَا فَعَمِلَھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ سَیِّئَۃً وَاحِدَۃً.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث قدسی میں بیان فرمایا:

Marfat.com

بے شک اللہ تعالیٰ نے حسنات (نیکیاں) اور سیئات (برائیاں)
لکھی ہیں پھر انہیں واضح بیان فرمادیا۔

جس نے کسی حسنہ (نیکی) کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کرسکا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں پوری نیکی لکھ لیتا ہے۔ اگر کسی نے حسنہ (نیکی) کا ارادہ کیا اس پر عمل بھی کرلیا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں دس سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے کئی گنا زیادہ لکھ لیتا ہے۔

اور جس نے کسی سیئہ (برائی) کا ارادہ کیا پھر اس پر عمل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنے ہاں کامل نیکی لکھ لیتا ہے۔ اور اگر کسی نے برائی کا ارادہ کرلیا اور اس پر عمل بھی کرلیا تو اللہ تعالیٰ ایک برائی لکھتا ہے۔

-☆-

حسنات سے مراد وہ اعمال ہیں جن کے کرنے سے اجر وثواب ملتا ہے اور سیئات سے مراد وہ اعمال ہیں جن کے کرنے سے انسان سزا وعذاب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

جو مرد مومن نیکی کی نیت کرتا ہے لیکن کسی وجہ سے وہ نیکی نہیں کرسکتا اللہ تعالیٰ اس کی اس نیت کو ضائع نہیں کرتا بلکہ صرف نیکی کے ارادہ سے اسے کامل نیکی کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اہل ایمان کیلئے اصل حسن نیت ہے۔ اگر وہ نیت کی دولت سے لبریز ہے، اخلاص سے کوئی کام کرنا چاہتا ہے اگر کسی عارضہ کی وجہ سے وہ کام نہ کرسکا تو اسے زیادہ رنجیدہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ رحیم وکریم اللہ اسے اس کی اس نیت پر اسے کامل نیکی عطا فرماتا ہے۔

صحیح البخاری	(۶۴۹۱)	۴-۲۰۳۵	
صحیح مسلم	(۱۳۱)	۱-۱۱۸	
صحیح الجامع الصغیر	(۱۷۹۶)	۱-۳۶۹	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۲۱)	۱-۶۷	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۱۷)	۱-۱۱۱	قال الالبانی صحیح
مسند الامام احمد	(۲۵۱۹)	۳-۱۴۵	قال احمد محمد شاکر صحیح
مسند الامام احمد	(۲۸۲۸)	۳-۲۵۵	قال احمد محمد شاکر صحیح
مسند الامام احمد	(۳۴۰۲)	۳-۳۳۳	قال احمد محمد شاکر صحیح
مشکاۃ المصابیح	(۲۳۱۲)	۲-۴۶۲	

Marfat.com

اگر نیت وارادہ کے بعد توفیق الٰہی یاوری کرے اور وہ نیکی کر بھی لے تو اب اللہ الکریم کے کرم پر موقوف ہے اسے چاہے تو ایک کے بدلے دس نیکیاں عطا فرمائے۔ اور اگر چاہے تو اسے سات سو نیکیاں عطا فرمائے۔ اور اگر وہ چاہے تو لاتعداد نیکیاں مرحمت فرمادے۔

ایک مرد مومن میں جس قدر اخلاص ہوگا جس مقدار میں للّٰہیت ہوگی اتنا ہی اجر وثواب بڑھتا چلا جائے گا۔ کوئی سات سو نیکی کر کے بھی وہ اجر نہیں پا سکتا جو ایک مقرب بارگاہِ الٰہی اخلاص وللّٰہیت کا پیکر ایک نیکی کر کے پالیا کرتا ہے۔ اسی حکمت کے پیش نظر علماء ربانیین فرماتے ہیں:

امت محمدیہ کے سالار اول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ایک نیکی دیگر احباب کی ساری زندگی کی نیکیوں سے افضل و برتر ہے۔

یہ اللہ کا فضل وکرم ہے اللہ کے فضل وکرم پر کوئی قدغن نہیں اور کرم الٰہی کو ماپنے کیلئے کوئی پیمانہ نہیں۔

اخلاص وللّٰہیت سے کیا گیا ایک عمل بسا اوقات نیکیوں کے انبار لگا دیتا ہے۔ وہ اجر سات سو گنا تک نہیں بلکہ اضعاف کثیرۃ تک پہنچتا ہے۔ اضعاف کثیرہ کو ایک انسان کیسے شمار کر سکتا ہے۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک بھی ملاحظہ ہو:

مَنْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِہٖ بَابَ نِیَّۃٍ حَسَنَۃٍ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ سَبْعِیْنَ بَاباً مِنَ التَّوْفِیْقِ وَمَنْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِہٖ بَابَ نِیَّۃٍ سَیِّئَۃٍ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ سَبْعِیْنَ بَاباً مِنَ الْخَذْلَانِ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُ[1]

جو اہل ایمان اپنی ذات پر نیت حسنہ کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر توفیق کے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔ اور جو اپنی ذات پر نیت سیئہ کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ذلت ورسوائی کے ستر دروازے کھول دیتا ہے وہاں سے جہاں اس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔

اخلاص وللّٰہیت سے نیکی کرنے والا، عمل صالح کو نیت حسنہ سے کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو یوں پاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر توفیق کے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔

(۱) الطبقات الکبریٰ للشعرانی ۱-۹۶

Marfat.com

یعنی ایک نیک صالح عمل حسن نیت سے سرانجام دیا ہوا اللہ کے ہاں یوں قبول ومنظور ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے صالح اعمال کرنے کے لیے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔ پھر اسکی زندگی کے روز وشب اعمال صالح کے کرتے ہوئے گزرتے ہیں۔اور ہر عمل حسن نیت سے سرانجام پاتا ہے تو یہ سلسلہ دراز در دراز ہوتا چلا جاتا ہے۔ بات پھر اس کی ظاہری زندگی تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس کے دنیا سے پردہ کر جانے کے بعد اسکی اولاد اور اسکے احباب کے ہاتھوں نیک اعمال کا صدور جاری رہتا ہے۔ اوران سب کا اجر وثواب نیت حسنہ رکھنے والے مرد حق آگاہ کو ملتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس لطف وکرم کا عمل مشاہدہ کرنا ہو تو آج بھی وادی کشمیر کی خوبصورت مساجد انکے مناروں سے پانچوں وقت اللہ اکبر اللہ اکبر کی دلکش صدائیں ۔صلاۃ ادا کرنے والے مسلمین کا اژدھام، قرآن پاک کی تعلیمات حاصل کرنے والے جوانوں کی کثیر تعداد، ہزاروں سعید افراد کے سینوں میں محفوظ قرآن کریم، یہ سب کچھ عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی چیچوی رحمۃ اللہ علیہ کی نیت حسنہ کا خوبصورت پھل ہے۔ یاد رہے یہ سب کچھ عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

واللّٰه يرزق من يشاء بغير حساب.

-☆-

Marfat.com

حسن نیت سے
سخیوں کا مرتبہ پانے والا

عَنْ اَبِیْ کَبْشَةَ الْاَنْمَارِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

مَثَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ کَمَثَلِ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ:

رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً وَعِلْمًا فَهُوَ یَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ فِیْ مَالِهٖ یُنْفِقُهٗ فِیْ حَقِّهٖ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ یُؤْتِهٖ مَالاً فَهُوَ یَقُوْلُ: لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ هٰذَا عَمِلْتُ فِیْهِ مِثْلَ الَّذِیْ یَعْمَلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

فَهُمَا فِی الْاَجْرِ سَوَاءٌ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ یُؤْتِهٖ عِلْمًا فَهُوَ یَخْبِطُ فِیْ مَالِهٖ یُنْفِقُهٗ فِیْ غَیْرِ حَقِّهٖ، وَرَجُلٌ لَمْ یُؤْتِهِ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَا مَالًا فَهُوَ یَقُوْلُ: لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ هٰذَا عَمِلْتُ فِیْهِ مِثْلَ الَّذِیْ یَعْمَلُ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

فَهُمَا فِی الْوِزْرِ سَوَاءٌ.

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابوکبشہ الانماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: اس امت کی مثال چار آدمیوں کی مثال ہے۔

ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال وعلم عطا فرمایا وہ اپنے علم کے مطابق مال میں تصرف کرتا ہے اور مال کو اس کی حق جگہ خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے علم تو عطا فرمایا لیکن اسے مال عطا نہیں فرمایا تو وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس اس آدمی جیسا مال ہوتا تو میں بھی اسے وہیں خرچ کرتا جہاں یہ خرچ کر رہا ہے۔

یہ دونوں آدمی اجر وثواب میں برابر ہیں۔

ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا لیکن علم عطا نہیں فرمایا وہ اپنے مال میں بے راہ چلتا ہے اور اسے ناحق خرچ کرتا ہے۔

دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے نہ علم دیا اور نہ مال وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس اس (بے راہ مال خرچ کرنے والے) کی مانند مال ہوتا تو میں بھی اس مال کو وہیں خرچ کرتا جہاں یہ خرچ کر رہا ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

-☆-

صحیح الترغیب والترہیب	(۱۶)	۱-۱۱۰	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترھیب	(۲۰)	۱-۶۶	قال المحقق صحیح
سنن الترمذی	(۲۳۲۵)	۲-۵۳۴	قال الترمذی صحیح
سنن ابن ماجہ	(۴۲۲۸)	۴-۵۲۴	قال المحقق صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ	(۳۴۲۵)	۳-۳۷۶	قال الالبانی صحیح
مسند الامام احمد	(۱۷۹۵۴)	۱۴-۴۱	قال حمزہ احمد الزین صحیح
السنن الکبریٰ للبیہقی	(۷۸۲۸)	۴-۳۶۷	
البدایۃ والنہایۃ		۵-۳۲۴	
اتحاف السادۃ المتقین		۸-۶۱	

Marfat.com

ایک آدمی کواللہ تعالیٰ نے علم ومال دیا ہے، وہ اپنے مال کوعلم کے مطابق خرچ کرتا ہے، اللہ کی رضا کے کاموں میں بھی خرچ کرتا ہے، اشاعت اسلام کیلئے اپنی دولت صرف کرتا ہے، دین حق کی سربلندی کیلئے بے دریغ مال خرچ کرتا ہے، اس کے رگ وریشہ میں اسلام کی سچی تڑپ ہے، وہ دین کا درد رکھتا ہے، اور ہر اس جگہ مال صرف کرتا ہے جہاں دین اسلام کوشوکت ملے دین حق کوتقویت ملے۔

دوسرے آدمی کواللہ تعالیٰ نے علم تو دیا وہ دین کا مزاج شناس بھی ہے اور اسے معلوم ہے کہ کہاں کہاں مال خرچ کرنے سے اللہ الکریم راضی ہوتا ہے۔ وہ اپنے اس مالدار بھائی کو دیکھتا ہے تو وہ بھی تمنا کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس بھی مال ہوا گر اللہ تعالیٰ اسے مال دے تو وہ بھی وہیں خرچ کرے گا جہاں یہ دوسرا بھائی خرچ کر رہا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ دونوں اجر وثواب میں برابر ہیں۔

پہلے کو اجر اس کے عمل کی وجہ سے ملا لیکن دوسرے کو اجر اس کے حسن نیت سے ملا۔ جو آدمی اخلاص وللّٰہیت سے لبریز ہے اس کا دل اللہ کی رضا کے حصول کیلئے تڑپتا ہے۔ بلکہ اس کی رگوں کا خون طلب رضائے الٰہی کیلئے گردش کرتا ہے تو وہ آدمی مال ودولت کے نہ ہوتے ہوئے بھی کسی مالدار سے کم نہیں۔ اس کے صرف اخلاص وحسن نیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے سخیوں کا مرتبہ عطا فرماتا ہے اور یہ بات ذہن نشین رہے:

اَلسَّخِیُّ حَبِیْبُ اللّٰہِ

سخی اللہ کا پیارا ہوا کرتا ہے۔

یہ بھی کریم اللہ کی کرم نوازی ہے کہ ایک مال ودولت صرف کر کے راہ حق میں ثروت خرچ کرکے سخی کا درجہ پاتا ہے۔ تو اس کا دوسرا مسلم بھائی صرف اخلاص وحسن نیت سے سخیوں کا درجہ ومرتبہ پالیتا ہے۔

ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ واللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم.

اس حدیث پاک میں اس کے بالکل برعکس ایک چیز اور بھی نظر آتی ہے۔

Marfat.com

ایک آدمی کے پاس علم نہیں صرف مال ہے وہ مال کو ناحق خرچ کرتا ہے۔ باطل کی ترویج واشاعت میں لٹاتا ہے۔ ان امور میں ثروت خرچ کرتا ہے جن کے ارتکاب سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ اور وہ امور گناہوں کے زمرے میں آتے ہیں تو یقیناً ایسا آدمی عذاب وسزا کا سزاوار ہے۔

لیکن اسی کا ایک اور ساتھی اس کے پاس علم بھی نہیں اور مال بھی نہیں وہ اپنے بھائی کو روزانہ باطل میں مال خرچ کرتے دیکھتا ہے، گناہوں کے ارتکاب میں مگن دیکھتا ہے۔ اس کی تمنا اور آرزو ہے کہ اگر اسے بھی مال مل جائے تو وہ بھی وہی کام کرے گا جو اس کا یہ ساتھی کر رہا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

گناہوں میں یہ دونوں شریک ہیں۔

ایک تو گناہ کر کے غضب الٰہی کا سزاوار ہوا دوسرا گناہ کی آرزو کر کے غضب الٰہی میں گرفتار ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے غضب سے محفوظ فرمائے اور ہماری نیتوں کو درست فرمائے۔ اخلاص وللّٰہیت کی لازوال نعمت نصیب فرمائے آمین۔

بِبَرَکَةِ سَیِّدِالْاَنْبِیَاءِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

اس حدیث پاک میں غور کرنے سے ایک اور بات عیاں ہوتی ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک میں علم وہی ہے جو راہِ حق بتائے، جو انسان کو صراطِ مستقیم پر چلائے۔ دین اسلام کی بہاروں سے آشنا کرے اور تعلیمات نبویہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام سے آگاہی بخشے۔

لیکن جو علم راہ باطل پر چلائے، بے راہ روی کی ترغیب دے اور راہِ حق سے دور لے جائے وہ علم نہیں سراپا جہالت ہے۔ بیسیوں ڈگریاں حاصل کرنے کے باوجود ایسا علم، علم نہیں سرتاپا جہالت ہے۔

کشتِ ایمان کو تازہ کرنے کیلئے اپنے اسلاف کا ایک تذکرہ ملاحظہ کیجئے:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت شاہ

Marfat.com

عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اکبرآباد میں مرزا محمد زاہد کے درس سے واپسی کے دوران راستہ میں ایک کوچے سے میرا گزر ہوا۔اس وقت میں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ اشعار پڑھ رہا تھا اور خوب ذوق وشوق حاصل تھا:

جزیاددوست ہرچہ کنی عمرضائع است
جزسرِ عشق ہرچہ بخوانی بطالت است
سعدی بشوتولوح دل از نقشِ غیرِ حق
علمے کہ راہِ حق ننماید جھالت است

چوتھا مصرع میرے ذہن سے نکل گیا۔اس سبب سے میرے دل میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہوگیا۔

اچانک ایک فقیر منش، دراز زلف، ملیح چہرہ، پیر مرد ظاہر ہوا اور کہا:

علمے کہ راہ حق ننماید جھالت است

وہ علم جو راہ حق نہ بتائے جہالت ہے

میں نے کہا: جزاک اللہ خیرالجزاء آپ نے میرے دل سے بہت بڑی بے چینی اور اضطراب دور فرمادیا۔پھر میں نے ان کی خدمت میں پان پیش کیا۔مسکرائے اور فرمایا:

کیا یہ یاد دلانے کی اجرت ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں بلکہ یہ شکرانہ ہے۔فرمایا: میں نہیں کھاتا۔پھر فرمایا: مجھے جلدی جانا چاہیے۔میں نے کہا: میں بھی چلوں گا۔فرمایا:

میں بہت جلد جانا چاہتا ہوں۔قدم اٹھا کر کوچہ کے آخر میں رکھا۔مجھے معلوم ہوگیا کہ روح مجسم ہے میں پکار اٹھا مجھے اپنے نام سے تو آگاہ کیجئے تاکہ فاتحہ پڑھ سکوں۔فرمایا: سعدی یہی فقیہ ہے۔[1]

(۱) انفاس العارفین ۹۔

Marfat.com

خفیہ طور پر کیا گیا صدقہ
اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے

وَعَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِیُٔ غَضَبَ الرَّبِّ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پوشیدہ صدقہ کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ جب کسی پر اپنی رحمت کے دروازے کھولتا ہے تو اس کا میلان نیکیوں کی طرف ہو جاتا ہے اور ہر اس کام سے رغبت رکھتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے۔ اگر اس کے پاس مال

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۱۹۰۸) ۵۳۵-۴
صحیح الجامع الصغیر (۳۷۵۹) ۷۰۲-۲ قال الالبانی صحیح

Marfat.com

ودولت ہوتو وہ اسے راہ خدا میں لٹانے سے دریغ نہیں کرتا۔لیکن کبھی اس پر اخلاص کا اس درجہ غلبہ ہوتا ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے اس صدقہ وخیرات کا اللہ کے علاوہ کسی کو پتہ نہ چلے اس جذبہ صادقہ کے تحت وہ صدقہ چھپ کر کرتا ہے اور اپنا نام تک ظاہر نہیں کرتا۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اس آدمی کیلئے کتنا حوصلہ افزا ہے کہ:

چھپ کر کیا گیا صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

انسان جب معصیت کرتا ہے گناہ کی دلدل میں پھنستا جاتا ہے،صبح وشام فسق وفجور کی محفلیں گرم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔اگر کسی سے اس کا اللہ ناراض ہو جائے پھر اس کیلئے امان کی کوئی جگہ نہیں۔

اس غضب الٰہی کو ٹھنڈا کرنے کا ایک طریقہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

چھپ کر،لوگوں کی نظروں سے بچا کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا غضب الٰہی کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔یعنی وہ اللہ تعالیٰ جو پہلے ناراض تھا خفیہ طور پر صدقہ کرنے سے وہ راضی ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سب سے بڑا عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے بڑی نعمت ہے۔اللہ تعالیٰ محض اپنے لطف وکرم سے ہمیں اس عظیم دولت،نعمت رضا سے مالا مال فرمائے۔

-☆-

Marfat.com

زین العابدین بن الحسین بن علی
رضی اللہ عنہم

كَانَ يَحْمِلُ جِرَابَ الْخُبْزِ عَلَى ظَهْرِهِ بِاللَّيْلِ وَيَتَصَدَّقُ بِهِ وَيَقُوْلُ:
اِنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ.

ترجمة الحديث:

حضرت سیدنا حسین بن سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ روٹیوں کا تھیلا رات کو اپنی پشت پر اٹھاتے اور اسے صدقہ کرتے اور فرماتے:
بے شک پوشیدگی سے صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل پاک کس درجہ طیب وطاہر ہے اہل بیت اطہار کا تعلق باللہ کتنا مضبوط ہے کہ:
حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ چھپ چھپ کر صدقہ وخیرات کرتے تھے۔ غرباء

Marfat.com

ومساکین کو پتہ بھی نہ چلتا کہ وہ ان کی خدمت کر جاتے۔ یہ ان کے پاک باطن ہونے کی نشانی ہے اور ان کے اس جذبہ صادقہ پر دال ہے کہ انہیں رضائے الٰہی کی وافر دولت نصیب ہو جائے۔

-☆-

Marfat.com

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی پرخلوص سخاوت ودریا دلی کا راز ان کے وصال مبارک کے بعد عیاں ہوا

قَالَ عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ:

لَمَّامَاتَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ فَغَسَلُوْاجَعَلُوْایَنْظُرُوْنَ اِلَی آثَارِسَوَادٍبِظَهْرِهٖ ،

فَقَالُوْا:مَاهٰذَا؟قَالُوْا:

كَانَ يَحْمِلُ جِرَابَ الدَّقِيْقِ لَيْلًا عَلَى ظَهْرِهٖ يُعْطِيْهِ فُقَرَاءَ الْمَدِيْنَةِ .

ترجمہ:

جناب عمرو بن ثابت فرماتے ہیں:

حضرت علی بن الحسین یعنی حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا جب غسل دینے والوں نے آپ کو غسل دیا تو انہوں نے آپ کی پشت پر سیاہ رنگ کے آثار دیکھے۔ انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اہل خانہ نے جواب دیا:

حضرت رات کو آٹے کی بوری اٹھا کر لے جاتے اور مدینہ منورہ کے فقراء کو عطا فرماتے۔

-☆-

Marfat.com

قَالَ شَيْبَةُ بْنُ نُعَامَةَ :

كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يُبَخَّلُ ،فَلَمَّا مَاتَ وَجَدُوْهُ يَقُوْتُ مِائَةَ اَهْلِ بَيْتٍ بِالْمَدِيْنَةِ.

ترجمہ:

شیبہ بن نعامہ کا بیان ہے:

حضرت علی بن الحسین المعروف حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کولوگ غیر سخی خیال کرتے تھے لیکن جب ان کا وصال ہوا تو انہیں معلوم ہوا کہ وہ مدینہ منورہ کے ایک سو گھرانوں کو غلہ پہنچایا کرتے تھے۔

-☆-

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ:

كَانَ نَاسٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ يَعِيْشُوْنَ لَايَدْرُوْنَ مِنْ اَيْنَ كَانَ مَعَاشُهُمْ،فَلَمَّا مَاتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَقَدُوْا مَا كَانُوْا يُؤْتَوْنَ بِهِ فِي اللَّيْلِ .

ترجمہ:

جناب محمد بن اسحاق فرماتے ہیں:

مدینہ منورہ کے باشندے زندگی اچھے طریقے سے گزارتے تھے لیکن انہیں معلوم نہ تھا کہ ان کی روزی کہاں سے آتی ہے۔جب حضرت علی بن الحسین المعروف سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ہوا تو اس کے بعد انہیں غلہ ملنا بند ہو گیا جو رات کی تاریکی میں ان کے گھروں میں پہنچ جاتا تھا۔

-☆-

Marfat.com

اخلاص کا فیض عام

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ،فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ، فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ، فَاَصْبَحُوا یَتَحَدَّثُوْنَ:تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی سَارِقٍ، فَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُعَلٰی سَارِقٍ،لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ،فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِزَانِیَةٍ، فَاَصْبَحُوا یَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی زَانِیَةٍ،فَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُعَلٰی زَانِیَةٍ؟لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ،فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِغَنِیٍّ، فَاَصْبَحُوْایَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ عَلٰی غَنِیٍّ،فَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْد عَلٰی سَارِقٍ،وَزَانِیَةٍ،وَغَنِیٍّ،فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَهٗ:اَمَّاصَدَقَتُکَ عَلٰی سَارِقٍ، فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ،وَاَمَّاالزَّانِیَةُ فَلَعَلَّهَاتَسْتَعِفُّ عَنْ زِنَاهَا، وَاَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَعْتَبِرَ،فَیُنْفِقَ مِمَّااَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی.

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

پہلی امتوں میں ایک آدمی نے کہا: میں اللہ کی راہ میں مال صدقہ کرونگا وہ اپنے صدقے کا مال لیکر نکلا اوراس نے ایک چور کے ہاتھ پرصدقہ کا مال رکھ دیا۔صبح لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ آج رات چور پرصدقہ کیا گیا۔اس صدقہ کرنے والے نے کہا:

اے اللہ! تمام خوبیاں تجھے ہی زیبا ہیں! میں نے چور پرصدقہ کردیا؟ میں پھرصدقہ کرونگا۔ وہ اپنے صدقہ کا مال لیکر نکلا اورایک زانیہ کے ہاتھ پررکھ دیا۔صبح لوگ باتیں کرنے لگے آج رات زانیہ پرصدقہ کیا گیا۔تواس صدقہ کرنے والے نے کہا:

اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں میں نے زانیہ پرصدقہ کردیا؟ میں پھرصدقہ کرونگا۔ وہ صدقہ لے کرنکلا اورایک غنی (مالدار) کے ہاتھ پررکھ دیا۔صبح لوگ باتیں کرنے لگے آج رات غنی پر صدقہ کیا گیا۔اس صدقہ کرنے والے نے کہا اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں کیا میں نے چور، زانیہ اورغنی پرصدقہ کردیا؟ تواس کے پاس ایک آنے والا آیا اورکہا:

تیراصدقہ قبول ہوگیا ہے تونے جو چور پرصدقہ کیا شاید وہ چوری سے رک جائے۔تونے جو

الترغیب والترہیب	(۲۴)	۱-۶۹	قال المحقق صحیح
صحیح البخاری	(۱۴۲۱)	۱-۴۲۳	
صحیح مسلم	(۱۰۲۲)	۲-۴۰۴	
سنن النسائی	(۲۵۱۹)	۵-۵	
صحیح سنن النسائی	(۲۵۲۲)	۲-۲۰۱	قال الالبانی صحیح
تحفۃ الاشراف	(۱۳۰۳۵)	۱۰-۵۰۱	
مسند الامام احمد	(۸۲۶۵)	۲-۲۶۴	
الجامع الاحکام القرآن		۹-۶۰۱	
جامع الاصول	(۴۶۶۴)	۵-۵۰۰	

Marfat.com

زانیہ پر صدقہ کیا ہوسکتا ہے وہ زنا سے باز آ جائے۔ اور تو نے جو غنی کو صدقہ کیا ہے ہوسکتا ہے وہ تیرے اس عمل سے عبرت پکڑے اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو مال دیا ہے اس سے صدقہ کرنے لگے۔

-☆-

اخلاص وللّٰہیت سے کیا جانے والا کوئی بھی عمل بے کار نہیں جاتا۔ زیر نظر حدیث پاک میں غور کیجئے۔ سابقہ امتوں میں ایک آدمی اخلاص سے لبریز ہوکر صدقہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے صدقے کو قبول ومنظور فرمالیتا ہے تو اس خیر الامم کا کوئی فرد اگر صدقہ کرے گا تو یقیناً اس کا صدقہ قبول منظور ہوگا۔ وہ عمل جس میں نام ونمود نہ ہو وہ اللہ ذوالجلال والاکرام کو بڑا محبوب ہوا کرتا ہے۔ عمل بے ریا ہی آخرت کیلئے ذخیرہ ہوا کرتا ہے اور یہی عمل رفع درجات کا ذریعہ بنتا ہے۔

اخلاص وللّٰہیت کا فیضان ملاحظہ ہو۔ غلطی سے چور پر صدقہ کردیا گیا، زانیہ کو صدقہ دے دیا گیا اور مالدار کے ہاتھ میں صدقہ تھما دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پیکر اخلاص کا یہ صدقہ اس طرح قبول فرمایا کہ ایک ہستی کو اس صدقہ کرنے والے کے پاس بھیجا۔

یہ کون ہوسکتا ہے؟ ہوسکتا ہے کہ کوئی فرشتہ ہو یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ جس نبی کی امت ہو اس نبی علیہ السلام پر وحی آئی ہو اور اللہ کے نبی نے کسی کو حکم الٰہی دے کر اس کے پاس بھیجا ہو۔

یہ آنے والا آیا اور اسے صدقہ کی قبولیت کی بشارت دے گیا۔

صحیح مسلم میں صراحت یہ الفاظ مذکور ہیں

اَمَّاصَدَقَتُکَ فَقَدْ قُبِلَت.

تیرا صدقہ بارگاہ الٰہی میں قبول ہوگیا ہے۔

وہ صدقہ دینے والا دل برداشتہ ہو رہا تھا اس کا صدقہ کبھی چور کے ہاتھ، کبھی بدکار عورت کے ہاتھ اور کبھی مالدار کے ہاتھ میں لیکن پھر بھی وہ ہمت نہیں ہارتا بلکہ ہر مرتبہ حمد وثنا اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے۔ اپنے صدقہ کو اچھے لفظوں سے یاد نہیں کرتا کیونکہ اس کا یہ عمل ریاکاری کے داغوں سے مُعَرّا تھا اور اس کا

Marfat.com

اجروثواب صرف اللہ وحدہٗ لاشریک سے لینا چاہتا تھا۔

اخلاص سے لبریز اس صدقہ کی قبولیت اس طرح ہوئی کہ جس چور کو صدقہ ملا اللہ تعالیٰ نے اسے مزید چوری کے جرائم سے روک دیا۔توفیق الٰہی سے وہ اس جرم سے باز آ گیا۔ بدکارہ کو اللہ تعالیٰ نے بدکاری سے روک لیا۔اور جس غنی کے ہاتھ میں صدقہ کا مال گیا اللہ تعالیٰ نے اس غنی پر اپنی توفیق کے دروازے کھول دیے اور اس نے اپنے مال سے راہ حق میں صدقہ خیرات کرنا شروع کر دیا۔

یہ سابقہ امتوں سے ایک امتی کے اخلاص کا ثمر ہے تو اس امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام کے اخلاص وللّٰہیت سے لبریز افراد کی برکات کا عالم کیا ہوگا۔

اولیاء کرام کے دربار کا لنگر ہر ایک کے لیے کھلا ہوتا ہے اور وہ اتنا خیرات و برکات سے معمور ہوتا ہے کہ اگر کوئی جرائم پیشہ گنہگاران کے خوان سے چند لقمے کھا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس صاحبِ آستانہ ،پیکر اخلاص ووفا کی برکت سے اس مجرم کو توبہ کی سچی توفیق دے دیتا ہے جس سے اس کی باقی زندگی ذوق عبادت میں گزرتی ہے اور ذکر الٰہی کی مے سے مست ہو کر گزرتی ہے۔

-☆-

Marfat.com

حسد وبغض سے پاک

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ حِجَّۃِ الْوَدَاعِ:

نَضَّرَاللّٰہُ امْرَءاً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاھَافَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ لَیْسَ بِفَقِیْہٍ ثَلاَثٌ لاَ یَغِلُّ عَلَیْھِنَّ قَلْبُ امْرِیءٍ مُؤْمِنٍ: إِخْلاَصُ الْعَمَلِ لِلّٰہِ وَالْمُنَاصَحَۃُ لِأَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِھِمْ فَاِنَّ دُعَاءَ ھُمْ یُحِیْطُ مِنْ وَرَائِھِمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا:

صحیح الترغیب والترہیب	(۴)	۱-۱۰۴	
الترغیب والترہیب	(۶)	۱-۵۹	قال المحقق صحیح
صحیح الجامع الصغیر	(۶۷۶۶)	۲-۱۱۴۵	قال الالبانی صحیح
صحیح ابن حبان (مطولا)	(۶۸۰)	۲-۴۵۴	

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اس آدمی کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے میرے مقالہ کو سنا بس اسے یاد رکھا۔ کتنے ہی علم دین کے حامل ہوتے ہیں لیکن وہ خود فقیہ نہیں ہوتے۔ تین باتیں ہیں جن پر مومن کا دل خیانت نہیں کرتا (یعنی ان باتوں کو مومن ضرور اختیار کر کے اپنا دل پاک وصاف کرتا ہے)۔

عمل خالصۃً اللہ کیلئے کرنا، مسلمین کے آئمہ (حاکمان وقت) کی خیرخواہی، مسلمین کی بڑی جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ انکی دعا سب طرف سے انہیں گھیر لیتی ہے۔

-☆-

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاهَا:

اللہ اس آدمی کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے میری حدیث پاک کو سنا تو اسے یاد رکھا۔

درخت ھرا بھرا ہو تو درخت کہلاتا ہے وہ خوشنما بھی ہوتا ہے سایہ بھی دیتا ہے پھول نکالتا ہے اور پھل بھی دیتا ہے لیکن اگر درخت سوکھ جائے اس میں ہریالی نام کی کوئی چیز نہ رہے تو عرف میں اسے درخت نہیں کہتے بلکہ لکڑی کہا جاتا ہے جسے چیر کر کسی کام میں لایا جاتا ہے یا اسے بطور ایندھن استعمال کیا جاتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آدمی کو سرسبز وشاداب ہونے کی دعا دی ہے جو علم حدیث سے شغف رکھتا ہے احادیث مبارکہ کو سن کر انہیں محفوظ رکھتا ہے گویا حدیث پاک سے محبت رکھنے والا اور اس کی ترویج واشاعت میں حصہ لینے والا وہ ہرا بھرا مومن ہے جس کا دامن روح کی نعمت سے مالا مال ہے وہ مخلوق خدا کو فائدہ بھی دیتا ہے۔

وہ ایسا شاداب وآباد ہے کہ جو بھی اس کے پاس بیٹھتا ہے وہ اس کے دامن کو بھی احادیث مبارکہ کے موتیوں سے لبریز کر دیتا ہے اور احادیث مبارکہ کی محبت سے یوں معمور ہوتا ہے کہ پھر احادیث مبارکہ پر عمل اس کا زندگی کا مقصد ٹھہرتا ہے۔

اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ:

Marfat.com

اہل ایمان جوبھی عمل کرتے ہیں ان کا مطمع نظر اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی ہوتا ہے۔انکا عمل چھوٹا ہو یا بڑا اس عمل کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ خالق و مالک راضی ہو جائے۔اھل ایمان اپنے عمل سے اللہ کی رضا چاہتے ہیں اس لیے ان کے عمل میں ریاکاری ودکھلاوا نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔وہ جھوٹی نام ونمود سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ان کے کردار وگفتار میں انکے سیرت وعمل میں اخلاص کی عطر بیز مہک آیا کرتی ہے۔وہ اخلاص کی دولت سے خود ہی معمور نہیں ہوتے بلکہ جو مسلم محبت وعقیدت سے چند گھڑیاں ان کے پاس بیٹھ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بھی اخلاص وللّٰہیت کی دولت عطا فرمادیتا ہے۔پھر وہ بھی پیکر اخلاص کے روپ میں اللہ کی بندگی کے مزے لیتا ہے۔

اَلْمُنَاصَحَةُ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ :

جو باہمت آدمی مسلمین کے امور کا والی بنتا ہے، زمام اقتدار اس کے پاس آتی ہے،تو اہل ایمان اس کے خیر خواہ ہوا کرتے ہیں اور ہر وقت اس کی بھلائی چاہتے ہیں کیونکہ اس کی بھلائی میں وطن کی بھلائی ہے اور اس کے صحیح ہونے میں وطن کو استحکام ہے۔

اھل ایمان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

عام آدمی جو صبح سے لیکر شام تک اپنی روزی کی تلاش میں نکلتا ہے اسے بچوں کی فکر لاحق رہتی ہے وہ مزدوری یا کاروبار کر کے جسم وجاں کا رشتہ برقرار رکھتا ہے۔

بااثر آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال ودولت کی فراوانی عطا فرمائی ہے۔علم ودانش سے معمور ہے اور صائب الرائے ہے صاحب اقتدار اس کی آواز کو اہمیت دیتے ہیں۔کسی بھی محفل یا میٹنگ میں اس کی باتیں بڑے غور سے سنی جاتی ہیں۔

عام آدمی کی حاکمان وقت سے خیر خواہی تو یہ ہے کہ وہ اللہ ذوالجلال واکرام سے ملک وملت کی بہتری کی دعائیں مانگیں۔اپنا کاروبار دیانت داری سے کریں اور کسی ایسی مہم میں شریک نہ ہوں جو فتنہ وفساد کا موجب بنے۔

Marfat.com

بااثر آدمی کی حاکمان وقت سے خیرخواہی یہ ہے کہ وہ اپنے صائب مشوروں سے انہیں نوازے۔اگر وہ کسی وقت پٹڑی سے اترتے نظر آئیں تو انہیں بروقت تنبیہ کردی جائے اور اگر کسی وقت کلمہ حق کہنے کا موقع آجائے تو وہ بھی کہنے سے دریغ نہ کیا جائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ[1]

اس سلسلہ میں محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار وعمل بہترین اسوہ ہے کہ آپ نے ظالم وجابر حکمرانوں سے ٹکر لی، بھرے دربار میں کلمہ حق کہا، قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں، لیکن خود اقتدار کی کشمکش سے دور رہے، اور اقتدار کی لالچ وخواہش سے اپنے دامن کو محفوظ ومعمون رکھا۔حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کردار وعمل اوراقِ تاریخ میں سنہری حروف سے جگمگا رہا ہے اور اس بے لوث کردار سے برسوں اس خطہ زمین پر اللہ اور اسکے رسول کے احکامات نافذ رہے اور آج بھی ہزاروں نہیں لاکھوں دل فیضانِ مجدد الف ثانی سے روشن وتاباں ہیں۔

لُزُوْمُ جَمَاعَتِهِم :

اھل ایمان مسلمانوں کی اجتماعیت کو پارہ پارہ نہیں کرتے بلکہ یہ فکر وسوچ بھی ان کے ہاں گوارا نہیں۔وہ ہمیشہ مسلمانوں کا اجتماعی درد رکھتے ہیں اور اھل اسلام کی قوت وشوکت کے خواہاں ہوا کرتے ہیں۔

شیطان تنہا آدمی کو دبوچ لیتا ہے جیسے ریوڑ سے الگ بکری بھیڑیے کے لئے تر نوالہ ہوا کرتی ہے۔اسی طرح مسلمین کی جماعت سے الگ تھلگ اپنا وجود رکھنے والا شیطان کا تر نوالہ بن جاتا ہے۔ شیطان اسے یوں اپنے قابو میں کرتا ہے کہ وہ پھر شیطنت کا ہی ایک پرزہ بن جاتا ہے۔

غور کیجئے مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہونے والے فرقے کس طرح شیطان کے شکنجے

(۱)

Marfat.com

میں پھنسے ہوئے ہیں اور کس طریقہ سے شیطنت کے فروغ میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

جماعت میں برکت ہوا کرتی ہے۔ مسلمین کی جماعت اس درجہ مضبوط ہے کہ اس کے چاروں طرف ان کی دعائیں گھیرے ہوئے ہوتی ہیں۔ یہ دعائیں حصار کا کام دیتی ہیں اور مسلم ایک مضبوط قلعے میں ہوتے ہیں۔ اس اجتماع میں رہتے ہوئے اگر کوئی مسلمان برائی میں کتنا بھی دور چلا جائے پھر بھی اس کی نعمت ایمان محفوظ رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مسلمانوں کی جماعت سے وابستہ رکھے آمین یارب العالمین۔

بِبَرَکَةِ سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

-☆-

Marfat.com

مستجاب الدعوات

اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا گیا عمل

پہاڑ سرکا دیتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَاعَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

بَیْنَمَاثَلاَ ثَۃُ نَفَرٍیَتَماشُوْنَ أَخَذَھُمُ الْمَطَرُ.فَمَالُوْااِلٰی غَارٍ فِیْ الْجَبَلِ، فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِھِمْ صَخْرَۃٌ مِنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْھِمْ،فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ: اُنْظُرُوا أَعْمَالًاعَمِلْتُمُوھَالِلّٰہِ صَالِحَۃً فَادْعُواالّٰلہَ بِھَالَعَلَّہ' یَفْرُجُھَا.فَقَالَ اَحَدُھُمْ:

اَللّٰھُمَّ اِنَّہ' کَانَ لِیْ وَالِدَنِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَلِیْ صِبْیَۃٌ صِغَارٌکُنْتُ اَرْعٰی عَلَیْھِمْ فَاِذَارُحْتُ عَلَیْھِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَیَّ اَسْقِیْھِمَا قُبْلَ وَلَدِیْ وَانَّہ' نَاٰی بِیَ الشَّجَرُ فَمَااَتَیْتُ حَتّٰی اَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُھُمَاقَدْنَامَافَجِئْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلُبُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَرُؤُوسِھِمَااَکْرَہُ اَنْ اُوْقِظَھُمَامِنْ نَوْمِھِمَا وَاَکْرَہ اَنْ اَبْدَأ بِالصِّبْیَۃِ قَبْلَھُمَاوَالصِّبْیَۃُ یَتَضَاغَوْنَ عِنْدَقَدَمِیْ فَلَمْ یَزَلْ ذَالِکَ دَأْبِیْ وَدَأْبُھُمْ حَتّٰی طَلَعَ

Marfat.com

الْفَجْرُفَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذَالِکَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَی مِنْهَا السَّمَاءَ.فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتّٰی يَرَوْنَ مِنها السَّمَاءَ.

وَقَالَ الثَّانِیُ:

اَللّٰهُمَّ اِنَّه' كَانَتْ لِیْ اِبْنَةُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَايُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ مِنْهَانَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتّٰی اٰتَيْهَابِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰی جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَلَقِيْتُهَابِهَافَلَمَّاقَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَاقَالَتْ يَاعَبْدَاللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَاتَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ عَنْهَا.اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّی قَدْفَعَلتُ ذَالِکَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ فَافْرُجْ لَنَامِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً.

وَقَالَ الْآخَرُ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّی كُنْتُ اسْتَأجَرْتُ اَجِيْرًابِفَرَقِ اَرُزٍّفَلَمَّاقَضٰی عَمَلَه' قَالَ اَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّه' وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُه' حَتّٰی جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَراً وَرَاعِيْهَافَجَاءَ نِی فَقَالَ!اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَاتَظْلِمْنِیْ وَاَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَقُلْتُ:اذْهَبْ اِلٰی تِلْکَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَافَقَالَ:اتَّقِ اللّٰهَ وَلَاتَهْزَأبِیْ فَقُلْتُ:اِنِّیْ لَااَهْزأبِکَ فَخُذْ تِلْکَ الْبَقَرَوَرَاعِيْهَافَأَخَذَهَافَانْطَلَقَ.فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذَالِکَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ فَافْرُجْ مَابَقِیَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

صحیح البخاری	(۵۹۷۴)	۴-۱۸۹۲	
صحیح البخاری	(۳۴۶۵)		
صحیح مسلم	(۲۷۴۳)	۵-۴۷۵	
السنن الکبریٰ (للبیہقی)	(۱۱۶۹۴)	۶-۱۹۴	قال المحقق صحیح
مسند الامام احمد	(۵۹۷۳)	۵-۳۱۹	قال احمد محمد شاکر صحیح
مسند الامام احمد	(۵۹۷۴)	۵-۳۲۱	قال احمد محمد شاکر صحیح
صحیح ابن حبان	(۹۷۱)	۳-۲۵۱	قال شعیب الارنووط حسن

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین آدمی دوران سفر چل رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا تو وہ پہاڑ کی غار میں چلے گئے۔ پہاڑ سے ایک چٹان گر کر پہاڑ کے منہ (دہانے) پر آ گئی تو وہ چٹان غار کے دہانے پر پیوست ہوگئی اور انکے نکلنے کی راہ مسدود ہوگئی۔

تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا:

اپنے اپنے اعمال کا جائزہ لو جو عمل تم نے صرف لِوَجہِ اللہ کیا ہو اس کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا مانگو تا کہ وہ تمہیں اس قید سے رہائی عطا فرمائے۔

تو ان میں سے ایک نے کہا:

اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے عمر رسیدہ تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں دن بھر بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں ان کے پاس آتا تو بکریوں کا دودھ دوھتا تو اپنے ماں باپ کو اپنے بچوں سے پہلے پلاتا۔ تو ایک مرتبہ سبز درختوں کی طلب مجھے دور لے گئی تو میں اس وقت واپس گھر آیا جب رات چھا چکی تھی۔ تو میں نے اپنے ماں باپ کو پایا کہ وہ دونوں سو چکے تھے۔

تو میں نے ایسے ہی دودھ دوہا جیسے میں پہلے دودھ دوہتا تھا۔ تو میں دوھا ہوا دودھ لے کر آیا اور اپنے ماں باپ کے سرہانے کھڑا ہو گیا اور یہ بات مجھے ناپسند تھی کہ میں ان دونوں کو بے آرام کروں

الترغیب والترہیب	(۳۶۶۹)	۳-۲۹۱	
صحیح الترغیب والترہیب	(۲۴۹۸)	۲-۲۵۵	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۳۶۶۹)	۳-۲۹۱	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۲۴۹۸)	۲-۲۵۵	قال الالبانی صحیح
مجمع الزوائد	(۱۳۴۱۱)	۹-۲۵۹	
المعجم الکبیر (للطبرانی)	(۱۳۱۸۸)	۱۲-۲۳۵	

Marfat.com

اور مجھے یہ بات بھی ناپسند تھی کہ اپنے ماں باپ سے پہلے بچوں کو دودھ پلاؤں اور میرے بچے میرے قدموں کے پاس فریاد وواویلا کررہے تھے۔ میری اور انکی یہی حالت وکیفیت رہی یہاں تک کہ فجر طلوع ہوگئی۔

اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کیلئے کیا تھا تو ہمیں اتنی کشادگی عطا کردے کہ ہم اس میں سے آسمان کو دیکھ سکیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے (چٹان کو ذرا سرکا کر) اتنی کشادگی کردی کہ جس سے وہ آسمان کو دیکھ سکیں۔

دوسرے نے (دعا شروع کی اور) کہا:

اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی تو میں اس سے محبت کرتا تھا جتنے آدمی عورتوں سے محبت کرتے ہیں اس سے بھی شدید تر۔ تو میں نے اس سے اسکا وجود حوالے کردینے کا کہا تو اس نے انکار کردیا یہاں تک کہ میں ایک سو دینار اسے پیش کروں۔

میں نے تگ ودو شروع کردی یہاں تک کہ ایک سو دینار جمع کرلیے۔ میں یہ سو دینار لے کر اس سے ملا۔ تو جب میں اسکے قریب بیٹھ گیا تو اس نے کہا:

اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈرو اور مہر کو اس کے حق کے بغیر نہ توڑو۔ تو میں اس سے اٹھ کھڑا ہوا۔

اے اللہ تو جانتا ہے کہ اگر میں نے اس کے پاس سے اٹھ آنا تیری رضا کیلئے کیا ہے تو ہم کو اس قید سے نکال لے تو اللہ نے اس چٹان کو کچھ سرکا کر کچھ اور کشادگی کردی۔

تیسرے نے (دعا شروع کی اور) کہا:

اے اللہ! میں نے ایک مزدور تین صاع چاول پر لیا جب اس نے اپنا کام ختم کرلیا تو کہا مجھے میرا حق دے دے۔

میں نے اس پر اسکا حق پیش کیا تو اس نے اس سے منہ پھیرا اور اسے چھوڑ کر چل دیا میں ان

Marfat.com

چاولوں کو کاشت کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس کی رقم سے کئی گائیں اور انکا چرواھا خرید لیا۔

تو وہ ایک دن آیا اور کہا اللہ سے ڈرو اور مجھ پر ظلم نہ کرو اور مجھے میرا حق دے دو۔ تو میں نے کہا: ان گائیوں اور ان کے چرواھے کو لے جاؤ۔ اس نے کہا اللہ سے ڈرو اور مجھ سے مذاق نہ کرو۔ تو میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا۔ ان گائیوں اور ان کے چرواھے کو لے جاؤ یہ تیرا حق ہے تو اس نے وہ سارا مال لیا اور چلا گیا۔

اے اللہ! تو جانتا ہے کہ اگر میں تیری رضا کیلئے ایسا کیا ہے تو تو ہمیں اس قید سے رہائی عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے اس چٹان کو سرکا کر ان کو رہائی عطا فرما دی۔

-☆-

اھل ایمان جو کام بھی کریں اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے بڑی دولت ہے۔

زیر نظر حدیث پاک میں جن تین افراد کا ذکر ہے اور انہوں نے جن اعمال کا وسیلہ دیکر اللہ سے دعا مانگی ان کے وہ تینوں کام اخلاص وللّٰہیت پر مبنی ہیں۔ انکے خلوص و جذبہ پر اللہ کی نظر رحمت ہوئی تو ہر ایک کی دعا سے اتنی بڑی چٹان تھوڑی تھوڑی سرکنا شروع ہوئی اور وہ تینوں صحیح وسلامت غار سے باہر آ گئے۔

اس حدیث پاک سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ دعا میں بڑی قوت و طاقت ہے۔ اخلاص وللّٰہیت سے مانگی گئی دعا ایک چٹان کو اپنی جگہ سے سرکا دیتی ہے جو کام بیسیوں آدمی نہ کر سکیں وہ ایک دعا کر جاتی ہے۔

یہ تذکرہ یہ واقعہ اس امت کا واقعہ نہیں بلکہ یہ پہلی امتوں میں سے کسی امت کا واقعہ ہے۔ اب یہ امت محمد یہ علی صاحبھا الف الصلاۃ والتحیہ جو خیر الامم کہلاتی ہے اس کے کسی صالح و پارسا آدمی کے اخلاص وللّٰہیت کا عالم کیا ہوگا۔ پھر اس کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات کتنی حیرت انگیز طاقت کے

Marfat.com

مالک ہونگے۔

اگر اللہ تعالیٰ اخلاص پر مبنی پہلی امتوں کے کسی فرد کی دعاء رد نہیں کرتا تو اس خیرالامم کے کسی نیک وصالح آدمی کی دعا ضرور قبول فرمائے گا۔

یہ امت صدیوں سے اپنی مشکلات کے حل کیلئے اور اپنے مصائب سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے اس امت کے صلحا افراد کی بارگاہ میں حاضری دیتے آئے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اگر اس نیک وصالح آدمی نے خلوص سے ان کے حق میں دعا کردی تو اللہ تعالیٰ فوراً انکی دعا کو قبول کرے گا اور انکی مشکل حل ہوجائے گی اور ان سے مصائب وآلام کے بادل چھٹ جائیں گے۔

والدین کا خدمت گزار:

اللہ کی رضا کیلئے والدین سے حسن سلوک کرنے والا اخلاص سے بھرپور ماں باپ کے خدمتگار کی دعا میں کس درجہ اثر ہے۔غور کیجئے صرف ایک اسی نیکی کے سبب دعا سے اتنی بری چٹان سرک جاتی ہے۔چٹان سرکانا انسانوں کے بس کی بات نہیں ہوا کرتی تو گویا جو کام انسانوں کے بس میں نہ ہوتو وہ ماں باپ کے خدمت گذار کی دعا سے ہوجاتے ہیں۔

خدمت والدین کے سلسلہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی پیش نظر رہنا چاہیے:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَاقَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ یُبَایِعُه' عَلَی الْهِجْرَةِ وَتَرَکَ اَبَوَیْهِ یَبْکِیَانِ، فَقَالَ:

اِرْجِعْ اِلَیْهِمَاوَاَضْحِکْهُمَا کَمَااَبْکَیْتَهُمَا.

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور وہ ہجرت پر

Marfat.com

بیعت کرنا چاہتا تھا اور وہ اپنے ماں باپ کو روتا چھوڑ کر آیا تھا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اپنے ماں باپ کے پاس واپس لوٹ جاؤ جیسے انہیں روتا چھوڑ کر آئے ہو ایسے ہی انہیں ہنساؤ۔

-☆-

ہجرت ایک عظیم نیکی ہے اللہ کی رضا کی خاطر اپنے گھر کو اپنے وطن کو اور اپنے اہل قبیلہ کو خیر باد کہہ کر دارِ اسلام میں آجانا معمولی نیکی نہیں اس نیکی کے حصول کیلئے ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کر رہا ہے اس کے ماں باپ زندہ ہیں اور انہیں روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ہجرت کی اجازت نہیں دی بلکہ اسے گھر واپس جانے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا:

جیسے ماں باپ کو روتا چھوڑ کر آئے ہو اسی طرح واپس جا کر انہیں ہنساؤ۔

پہلے وہ اس کے آنے سے رنجیدہ ہوئے اب جب وہ واپس جائے گا تو اس کے جانے سے ماں باپ کو خوشی و مسرت ہوگی اور ان کے لبوں پر مسکراہٹ ہوگی۔ اولاد کی طرف سے ایسا عمل جس سے ماں باپ کے لبوں پر مسکراہٹ آجائے اولاد کیلئے باعث سعادت و نیک بختی ہے۔

صحیح الادب المفرد	(۱۳)	۳-۳۶	قال الالبانی صحیح
شرح مشکل الآثار	(۲۱۲۲)	۵-۳۶۶	قال شعیب الارنؤوط حسن
سنن النسائی	(۴۱۶۹)	۷-۱۵۱	
سنن ابی داود	(۲۵۲۸)	۲-۲۱	
صحیح سنن ابی داود	(۲۵۲۸)	۲-۱۰۴	قال الالبانی صحیح
مصنف عبدالرزاق	(۹۲۸۵)	۵-۱۷۵	
صحیح ابن حبان	(۴۱۹)	۲-۱۶۳	قال شعیب الارنؤوط صحیح
السنن الکبریٰ للبیہقی	(۱۸۳۰۰)	۹-۴۵	
شرح السنۃ للبغوی	(۲۶۳۹)	۱۰-۸-۳	
المسند الجامع	(۸۵۹۱)	۱۱-۲۰۰	
المستدرک للحاکم	(۳۳۲۷)	۵-۲۱۰	قال الحاکم صحیح
مسند الامام احمد	(۶۴۹۰)	۲-۴۴	قال احمد محمد شاکر صحیح

Marfat.com

ہمارے اسلاف ماں باپ کی خوشی کو کیا اہمیت دیتے تھے۔عارف باللہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنیے!

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ ابواسماعیل دباس کہتے ہیں کہ میں حج کی نیت سے گھر سے نکلا اور شیراز پہنچ گیا۔وہاں ایک مسجد میں گیا جہاں میں نے شیخ مومن کو دیکھا کہ کچھ سی رہے ہیں۔میں سلام کر کے بیٹھ گیا جب میری طرف متوجہ ہوئے تو مجھ سے دریافت کیا کہ کس نیت سے گھر سے نکلے ہو؟ کیا حج کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔فرمایا:

لوٹ جاؤ اور ماں کی خدمت کرو مجھے ان کی یہ بات ناگوار محسوس ہوئی تو فرمانے لگے دل میں کیا پیچ وتاب کھا رہے ہو۔میں نے پچاس (۵۰) حج کیے ہیں میں ان تمام حجوں کا ثواب تم کو دیتا ہوں اس کے عوض تم اپنی والدہ کی وہ خوشی مجھے دے دو جو تمہاری خدمت سے ان کو ہوگی۔[1]

گناہوں سے بچنے والا:

جو آدمی اللہ کی رضا کیلئے گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے خوف خدا اس کے دل میں یوں گھر کر جاتا ہے کہ گناہ کے مواقع ہوتے ہوئے بھی وہ گناہ کی غلاظت میں گرنے سے بچ جاتا ہے اس آدمی کی دعا بھی پہاڑوں کو سرکا دیا کرتی ہے۔گناہوں سے بچنے والا ورع کی دولت سے معمور ضعیف وناتواں نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرتیں اس کے ہاتھوں سے عیاں ہوتی ہیں۔اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو گناہوں سے محفوظ فرمائے۔

عارف باللہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ایک آدمی کا تذکرہ کرتے ہیں کہ جسے گناہ کا موقع ملنے کے باوجود اللہ یاد آ گیا اور اللہ کی رضا کیلئے اور اسکے خوف سے وہ گناہ کرنے سے محفوظ رہا۔

بصرہ کا ایک رئیس اپنے باغ میں ٹہل رہا تھا اچانک اس کی نظر اپنے باغبان کی بیوی پر پڑ گئی۔ اس کے حسن وجمال نے اسے فتنہ میں مبتلا کر دیا۔اس نے اپنے باغبان کو کسی کام کی غرض سے شہر سے

(۱) نفحات الانس ۵۵۸

Marfat.com

باہر بھیج دیا اور اس باغبان کی بیوی کے پاس آیا اور برے ارادے کا اظہار کیا اور ساتھ ہی کہا اس مکان کے سب دروازے بند کردو۔ وہ عورت واپس آ کر کہنے لگی: میں نے اس مکان کے سب دروازے بند کردیے ہیں سوائے ایک دروازے کے وہ مجھ سے بند نہیں ہوتا۔

اس رئیس نے اٹھتے ہوئے پوچھا؟ وہ کونسا دروازہ ہے جو تجھ سے بند نہیں ہوتا؟ میں خود جا کر بند کرتا ہوں۔ اس عورت نے جواب دیا: وہ دروازہ جو ہمارے اور اللہ کے درمیان ہے وہ مجھ سے بند نہیں ہوتا۔ اتنا سننے کی دیر تھی کہ رئیس کو خدا یاد آ گیا اور شرمساری سے اپنے سر کو جھکا لیا۔ اس وقت خدا یاد آنے پر اس قادر وقیوم نے اسے سچی توبہ کی توفیق عطا فرمادی۔[1]

حقدار کو حق پہنچانے والا:

اکثر ایسے ہوتا ہے کہ حقدار کو اس کا حق نہیں پہنچایا جاتا کہ بہت بڑی غلطی اور جرم ہے۔ حقوق العباد کی اس وقت تک معافی نہ ہوگی جب تک جس کا حق غصب کیا گیا ہو وہ معاف نہ کردے۔ جو مومن اللہ کی رضا کیلئے حقدار کو اس کا حق لوٹاتا ہو اس کی دعا بڑی بااثر ہوا کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین حنیف کی جملہ تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

-☆-

(۱) کشف المحجوب لاعارف المجوبری صفحہ ۔

Marfat.com

غنا کی دولت سے لبریز

عَنْ عُمَرَبْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبان يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:خَرَجَ زَيْدُ بْنَ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِقَالَ:قُلْتُ:مابَعَثَ إِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِشَيْءٍ سَأَلَهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ:سَأَلَنَاعَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَامِنْ رسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ،سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلِيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلَ:

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرءَ اً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثاً فَبَلَّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَأَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ ثَلاثٌ لايَغُلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ إِخْلاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةُ وُلاةِ الامْرِ وَلُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا نِيَّتَهُ فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَاإِلَّامَاكُتِبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتِ الآخِرَةُ نِيَّتَهُ جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ أَمْرَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِى قَلْبِهِ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِىَ رَاغِمَةٌ".

صحیح سنن ابوداؤد	(۳۶۶۰)	۲-۴۱۱	قال الالبانی صحیح
جامع بیان العلم وفضلہ	(۱۸۴)	۱-۱۷۵	قال ابن عبدالبر صحیح
المعجم الکبیر للطبرانی	(۴۸۹۰)	۵-۴۳	

Marfat.com

ترجمة الحديث:

جناب ابان فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مروان کے ہاں سے نصف النھار کو نکلے میں نے کہا ضرور مروان نے آپ کو اس وقت کسی مسئلہ کیلئے بلا بھیجا ہے۔ میں نے حضرت زید سے عرض کردی تو آپ نے فرمایا: اس مروان نے ہم سے چند چیزوں کے بارے میں دریافت کیا ہے جنہیں ہم نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔

میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

اللہ اس آدمی کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے ہم سے حدیث پاک کو سنا پھر اسے کسی اور تک پہنچادیا۔ کتنے ہی فقہ کی بات لے جاتے ہیں اس آدمی تک جو اس سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے۔ کتنے فقہ کا علم رکھنے والے ہیں کہ خود فقیہ نہیں ہیں۔

تین چیزیں ایسی ہیں جن پر مومن کا دل خیانت نہیں کرتا۔

۱۔ اللہ کیلئے عمل کو خالص کرنا۔

۲۔ ولاۃ الامر سے خیر خواہی کرنا۔

۳۔ جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ مسلمانوں کی دعا ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔

المعجم الکبیر للطبرانی	(۴۸۹۱)	۵-۱۴۳	
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	(۴۰۴)	۱-۲۹۹	قال الالبانی صحیح
صحیح ابن حبان	(۷۔)	۱-۲۰۔	قال شعیب الارنؤوط صحیح
المستدرک للحاکم	(۲۹۰)	۱-۱۰۲	قال الحاکم صحیح علی شرط الشیخین
المعجم الکبیر	(۴۹۲۵)	۵-۱۵۳	
مسند الدارمی	(۲۳۵)	۱-۳۰۲	قال الدارانی صحیح
مسند الامام احمد	(۱۳۲۹۳)	۱۱-۱۵۵	قال شعیب الارنؤوط اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد	(۱۲۲۹۳)	۱۳-۱۳۹	قال شعیب الارنؤوط اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد	(۲۱۶۹۲)	۱۹-۳۲	قال شعیب الارنؤوط اسنادہ صحیح
صحیح سنن الترمذی	(۲۶۵۸)	۲-۹۰	قال الترمذی صحیح
سنن ابن ماجہ	(۲۳۰)	۱-۳۹	قال البوصیری صحیح

Marfat.com

کوئی عمل صالح کرتے ہوئے جس کے پیش نظر دنیا ہواللہ تعالیٰ اس سے امور کو منتشر کر دیتا ہے۔اوراس کے فقر کواس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اوراسے دنیا اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کیلئے لکھ دی جاتی ہے۔

اوروہ خوش نصیب جوعمل صالح کرتے ہوئے آخرت کی نیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام امور کوایک جگہ جمع کر دیتا ہے۔اوراس کے غنا کواس کے دل میں رکھ دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل ورسواہوکرآتی ہے۔

-☆-

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الْاٰخِرَۃِ جَعَلَ اللّٰہُ غِنَاہُ فِیْ قَلْبِہٖ وَجَمَعَ لَہٗ شَمْلَہٗ وَاَتَتْہُ الدُّنْیَا وَھِیَ رَاغِمَۃٌ وَمَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الدُّنْیَاجَعَلَ اللّٰہُ الْفَقْرَبَیْنَ عَیْنَیْہِ وَشَتَّتَ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَلَایَاْتِیْہِ مِنْھَا اِلَّامَاکَتَبَ لَہٗ.

ترجمة الحدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

جس کی نیت طلب آخرت ہواللہ تعالیٰ اپنے غنا کی دولت اس کے دل میں انڈیل دیتا ہے اوراسکے تمام امور وحاجات کوایک جگہ جمع فرمادیتا ہےاوردنیااس کے پاس ذلیل وخوار ہوکرآتی ہے۔

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	(۹۴۹)	۶۳۳-۲	
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	(۹۵۰)	۶۳۴-۲	
مشکوۃ المصابیح	(۵۲۵۰)	۶۲-۵	
صحیح سنن الترمذی	(۲۴۶۵)	۵۹۳-۲	قال الالبانی صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۳۱۶۹)	۲۳۱-۳	قال الالبانی صحیح
صحیح الجامع الصغیر	(۶۵۱۰)	۱۱۰۹-۲-	قال الالبانی صحیح
جامع الاصول	(۸۴۷۲)	۱۱-۱۱	

Marfat.com

اور جس کی نیت (تمام اعمال میں) طلب دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ محتاجی کو اس کی آنکھوں کے درمیان رکھ دیتا ہے اور اس کے تمام امور اور حاجتیں بکھر جاتی ہیں اور اسے اس دنیا سے اتنا ہی حصہ ملتا ہے جو (بدنصیبی میں لپیٹ کر) اس کے لئے لکھ دیا گیا ہے۔

-☆-

کتنا بڑا فرق ہے اس خوش نصیب میں جو فکر آخرت کی دولت سے لبریز ہے اور اس بدنصیب میں جس کے دل و دماغ میں دنیا کا حصول سرایت کیا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کتنا کریم ہے اس مسلم بھائی پر جو ہر عمل صالح میں آخرت پر نظر رکھتا ہے۔ اس کی نیت، سوچ اور ارادہ میں دنیا کی ناپیدار چیزیں نہیں بلکہ اللہ الباقی کی باقی رہنے والی نعمتیں ہیں۔ اس کی نیت میں صرف باقی رہنے والی نعمتیں ہی نہیں بلکہ انکی روح اور جوہر رضائے الٰہی ہے۔

کریم اللہ اپنے لطف و کرم سے اسے اس دنیا میں بھی محروم نہیں رکھتا بلکہ

۱- جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِیْ قَلْبِهٖ:

اللہ تعالیٰ اپنے غنا کی دولت اس دل میں انڈیل دیتا ہے۔

جسے اللہ کی جانب سے غنا کی دولت ملے اسے کسی کی کیا پروا۔ اس چشم فلک نے یہ نظارہ کئی مرتبہ دیکھا غنا کی دولت دل سے سمیٹنے والا فقیر، بادشاہ وقت بھی اس کے در پر آجائے تو اس نے کبھی آنکھ اٹھا کر بھی اس کی طرف نہ دیکھا جسے بے پروائی کی الٰہی دولت نصیب ہوا سے غیر کی کیا پرواہ۔

۲- جَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ:

جس کے ہر عمل صالح میں نیت اللہ کی رضا اور طلب آخرت ہو اللہ اس کی تمام حاجات کو اور اس کے جملہ امور کو ایک جگہ جمع فرما دیتا ہے۔ وہ جہاں بھی بیٹھ جائے اسکی تمام حاجات وہیں بیٹھے بیٹھے پوری ہوتی ہیں اس کے تمام کام خود بخود سرانجام پا جاتے ہیں۔

وجہ واضح ہے قاضی الحاجات اس کی حاجتیں خود پوری فرماتا ہے۔ بلکہ لوگوں کی حاجتیں بھی

Marfat.com

اس کے در سے پوری ہوتی ہیں۔ اس لئے حسن نیت کی دولت رکھنے والے مرد حق آگاہ کے در پر ہر وقت بھیڑ لگی رہتی ہے۔ کیونکہ اللہ اس کے در کو دکھی انسانیت کے لئے وجہ سکون اور پریشان حال افراد کے لئے باعث اطمینان بنا دیتا ہے۔

۳- وَاَتَتْهُ الدُّنْيَاوَهِيَ رَاغِمَةٌ":

دنیا اس کے پاس ذلیل ورسوا ہوکر آتی ہے۔

دنیا اپنے چاہنے والوں کو خوار کرتی ہے۔ دنیا بڑی خودغرض اور بے وفا ہے یہ اپنے چاہنے والوں کی قبائے عزت کو تار تار کرنے سے باز نہیں آتی۔

لیکن محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ غلام جس کی نظر آخرت پر ہے اور جمال الٰہی کا شوق اس کی نیت کو اور اجلا اور مصفی کرتا ہے۔ وہ اس دنیا میں اس شان ووقار سے رہتا ہے کہ خودغرض اور متکبر دنیا اس کے پاس ایک ذلیل ورسوا کی طرح سر جھکائے کھڑی ہوتی ہے۔ بڑے بڑے شاہ اپنی تجوریاں لیکر اس کے پاس آتے ہیں تو وہ پائے حقارت سے انہیں ٹھکرا دیتا ہے۔

حاجت مندوں کا اژدھام، مفلوک الحال افراد کی کثرت، پھر اس پر لطف یہ کہ ہر ایک گوہر مراد لے کر واپس پلٹتا ہے۔ یہ سب کچھ ان کے ہاں دنیا کی حقارت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اور دوسری طرف وہ آدمی جو خالق کو بھول گیا اور دنیا کی دلدل میں یوں پھنسا کہ اس کے قلب ونظر پر دنیا ہی چھا گئی اور اس کے ارادے ونیت پر دنیا نے اپنے بے رحم پنجے گاڑ دیئے۔ پھر اللہ کی ناراضگی کا اس پر یوں اظہار ہوا:

۴- جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَبَيْنَ عَيْنَيْهِ:

اللہ محتاجی کو اس کے سامنے کر دیتا ہے۔

جس کی نظر دنیا پر ہو اللہ اسے محتاج بنا دیتا ہے۔ ظاہری طور پر چاہے اس کے ہاں دنیا کی ریل پیل ہو، متاع دنیا کی فروانی ہو، اس کے باوجود وہ محتاج رہتا ہے۔ دنیا کی حرص اسے رات کو سونے نہیں

Marfat.com

دیتی اور دنیاوی زندگی کے چندروزحرص کا بندہ بن کرگزارتا ہے۔

۵- وَشَتَّتَ عَلَيْهِ اَمْرُهٗ:

اس کے امور اور اسکی حاجتیں اللہ اس پر منتشر کر دیتا ہے۔

اسے ایک جگہ قرار نہیں ملتا اسے ایک حالت میں چین نصیب نہیں ہوتا۔ اللہ سے روگردانی کرنے والے کا یہ حشر کہ کبھی کسی چیز کی فکر کبھی کسی چیز کی احتیاجی۔غم واندوہ اور فکر وانتشار اسے یوں گھیرتے ہیں کہ پل بھر چین نہیں ملتا۔

۶- وَلَايَاْتِيْهِ مِنْهَا اِلَّامَا كُتِبَ لَهٗ:

یہ دنیا اسے اتنی ہی ملے گی جتنی اس کے لئے لکھ دی گئی ہے۔

اللہ کو بھول جانے والا دنیا کے پیچھے پیچھے پھرتا ہے یہ دنیا ہاتھ نہیں آتی بجز اتنی مقدار کے جو اللہ نے اس کے لئے لکھ دی ہے۔

اللہ کی ناراضگی کا یہ کیسا انداز ہے اس چیز کے پیچھے وہ عمر بھر دیوانوں کی طرح پھرتا ہے جو اسے ملنے والی نہیں۔ایسا غافل مال کی کثرت تو لے لیتا ہے لیکن مال کی برکت سے یکسر محروم رہتا ہے۔

اللہ سب مسلم بھائیوں کو اپنے غضب وناراضگی سے محفوظ فرمائے۔

اس جملہ پر ایک اور رنگ سے غور کیجئے۔

جس کی نظر دنیا پر ہے اسے اتنی ہی دنیا ملے گی جو اس کے لئے لکھ دی گئی ہے۔تو بات واضح ہوئی جس کی نظر دنیا کے خالق پر ہو اور جس کی نگاہ آخرت پر ہو اسے صرف وہی انعامات نہیں ملیں گے جو اس کے لئے لکھ دیئے گئے ہیں بلکہ ان کے علاوہ بھی ملیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور رحمت سے لکھتا رہے گا اور اس کے مقدر کو مزید سنوارتا رہے گا۔

يَمْحُوا اللّٰهُ مَايَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ [1]

اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے لکھتا ہے لوح محفوظ اسی کے پاس ہے۔

-☆-

(۱)

Marfat.com

ہر عملِ صالح کا اجر پانے والا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :

رَجَعْنَامِنْ غَزْوَةِ تَبُوْکَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ:إِنَّ أَقْوَاماً خَلْفَنَابِالْمَدِیْنَةِ مَاسَلَکْنَاشِعْباًوَلاَوَادِیاًإِلاَّ وَھُم مَعَنَا،حَسَبَھُمُ الْعُذْرُ.

ترجمة الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:

ہم حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں غزوۂ تبوک سے واپس آ رہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک کچھ لوگ ہمارے پیچھے مدینہ منورہ میں ہیں ہم جس بھی گھاٹی میں یا وادی میں چلے وہ ہمارے ساتھ ہی تھے انہیں معذوری نے روک رکھا ہے۔

—☆—

صحیح البخاری (۲۸۳۹) ۲-۸۷۸

Marfat.com

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وِآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَد تَرَکْتُمْ بِالمَدِیْنَۃِ أَقوَاماً مَا سِرتُمْ مَسِیْراً وَلاَ أَنْفَقْتُمْ مِن نَفَقَۃٍ وَلاَ قَطَعْتُمْ مِن وَادٍ إِلاَّ وَھُمْ مَعَکُمْ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہ! وَکَیْفَ یَکُوْنُوْنَ مَعَنَا وَھُمْ بِالمَدِیْنَۃِ ؟ قَالَ حَبَسَھُمُ المَرَضُ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقیناً تم مدینہ میں ایسی اقوام کو چھوڑ کر آئے ہو تم جو بھی سفر طے کرتے ہو تم اللہ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کرتے ہو یا تم کوئی وادی عبور کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ! وہ مدینہ منورہ میں ہوتے ہوئے ہمارے ساتھ کیسے ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً فرمایا:

انہیں عذر روکے ہوئے ہے۔

-☆-

صحیح البخاری	(۴۴۲۳)	۳-۱۳۳	
صحیح مسلم	(۱۹۱۱)	۴-۱۶۶	
صحیح الجامع الصغیر	(۵-۱۵)	۱-۳۲	قال الالبانی صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۱۴)	۱-۱۰۸	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۱۸)	۱-۲۵	قال المحقق صحیح
سنن ابن ماجہ	(۲-۷۴)	۳-۳۴	قال المحقق صحیح
صحیح سنن ابی داؤد	(۲۵۰۸)	۲-۹۱	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ	(۲۲۵۰)	۲-۳۸۳	قال الالبانی صحیح
مسند الامام احمد	(۱۱۹۴۸)	۱۰-۳۳۰	قال شعیب والاعرنؤط صحیح

Marfat.com

حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کرنا کتنا بڑا ثواب ہے۔اور غزوہ تبوک میں شریک ہونا تو بہت بڑی سعادت ہے۔کچھ لوگ بیماری کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جاسکے لیکن ان کی نیت تھی کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کریں۔

امت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ صرف نیت کر لینے سے ہی اجر وثواب میں شریک ہو گئے ہیں۔

اسی لئے تو کہتے ہیں:

نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

اس کا مفہوم یوں بھی ہے:

اِنَّ النِّيَّةَ الْمُجَرَّدَةَ مِنَ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ الْمُجَرَّدِ عَنِ النِّيَّةِ. [1]

مومن کی وہ نیت جو عمل سے مجرد ہو اس عمل سے بہتر ہے جو بغیر نیت کے کیا گیا ہو لیکن ایک رائے اس سے مختلف ہے اور اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

اِنَّ نِيَّةَ الْمُؤْمِنِ تَبْلُغُ اِلَى حَيْثُ لَايَبْلُغُ الْعَمَلُ لِاَنَّ نِيَّتَهُ اَنْ يَعْبُدَاللّٰهَ تَعَالٰى وَلَوْعَاشَ اَلْفَ سَنَةٍ وَعَمَلُهُ لَايَبْلُغُ ذَالِكَ .

مومن کی نیت وہاں تک پہنچتی ہے جہاں تک اس کا عمل نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اس کی نیت ہوتی ہے کہ اگر وہ ہزار سال بھی زندہ رہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا لیکن اس کا عمل وہاں تک نہیں پہنچتا۔

انسانی زندگی ایک مقررہ وقت تک ہے اس کے بعد اسے اس دار فانی سے کوچ کرنا ہے لیکن بندہ مومن کی یہ نیت ہوتی ہے کہ اگر اللہ مجھے قیامت تک زندگی دے تو میں اپنا سر بندگی اس کی بارگاہ میں جھکا دوں گا تو اللہ وحدہ لاشریک ایسے بندہ مومن کو قیامت تک عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔

(۱) المجالس السنیہ

Marfat.com

وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ.

انسان کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو اس کے اعمال نامہ میں بدیوں کی تعداد اگر چہ حدوشمار سے باہر ہو لیکن اگر وہ خلوص نیت سے اللہ تعالیٰ جانب اپنا قدم اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس اقدام کو کبھی رائیگاں نہیں فرماتا۔

لیکن دوسری طرف ایک آدمی چاہے کتنا ہی پرہیز گار کیوں نہ ہو اس کے ماتھے پر سجدوں کے نشانات چمک رہے ہوں لیکن جب بھی شیطان کے پھسلاوے سے اس کی نیت میں فتور آئے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے نہیں بچ سکے گا۔

غزوہ تبوک کو جیش العسرہ بھی کہتے ہیں اس جہاد میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود شریک ہوئے۔ یہ مدینہ منورہ سے کافی مسافت پر تھا اور موسم بھی انتہائی گرم تھا۔ شریک ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو راستہ میں کافی تکالیف اٹھانی پڑیں۔

اس غزوہ سے فراغت کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب واپس آرہے تھے تو راستہ میں ارشاد فرمایا:

کچھ لوگ ہمارے پیچھے مدینہ منورہ میں رہ گئے ہیں ہم جس بھی گھاٹی کو عبور کرتے ہیں یا جس بھی وادی میں جاتے ہیں وہ ہمارے ساتھ ہیں وہ کسی عذر کی بنا پر شریک نہ ہو سکے۔

غور فرمائیے!

کچھ لوگوں کی دلی تمنا تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں جہاد میں شریک ہوں۔ اللہ کی رضا کیلئے دشمن اسلام سے لڑ جائیں لیکن کسی بیماری یا کسی اور معقول وجہ سے وہ اس جہاد میں شریک نہ ہو سکے تو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں محروم نہیں رکھا بلکہ اپنے شریک صحابہ سے فرمایا:

وہ ہمارے ساتھ ہیں وجہ واضح ہے کہ ان کے آنے کی نیت تھی۔ وہ سراپا اخلاص بن کر شرکت چاہتے تھے لیکن کسی معذوری کی بنا پر شریک نہ ہو سکے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ اعلان

Marfat.com

فرما کر صحابہ کرام پر واضح کر دیا کہ اصل چیز اخلاص وللّٰہیت ہے۔ جو اخلاص سے کسی کام کا ارادہ کرتا ہے، نیت کرتا ہے، اگر چہ وہ کام نہ کر سکے پھر بھی وحدہٗ لاشریک اسے اس کام کا اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔

اسلام کتنا سچا اور سادہ دین ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کتنی عمدہ اور پیاری ہیں۔ ان تعلیمات پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔ اگر ایک آدمی کے پاس وسائل نہیں ہیں لیکن وہ جذبہ صادقہ رکھتا ہے۔ اس کی نیت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے یہ وسائل عطا فرمادے تو میں ہر نیک کام کروں گا۔ ایسا آدمی بلاشبہ بڑا سعید ہے اسے اگر چہ اسباب نہ بھی ملیں پھر بھی وہ رحمت الٰہیہ سے محروم نہیں ہے بلکہ اسکے اخلاص وللّٰہیت کی بنا پر اسے اجر وثواب ملے گا۔

آج کے اس پرفتن دور میں بھی دین اسلام کا درد رکھنے والے کتنے ہی افراد ہیں جو صبح وشام دین حق کی ترویج میں مگن ہیں۔ ان کے پاس اسباب نہیں انکے پاس وسائل کی کمی ہے۔ اگر انہیں اسباب مہیا کر دیے جائیں تو وہ اپنے اپنے علاقہ میں دین اسلام کی تعلیمات کو خوب اجاگر کریں جس سے سارا علاقہ عظمت رفتہ کی یاد تازہ کر دے اور اسلام کی مہک سے معطر ہو جائے۔

ایسا ہو رہا ہے کہ اسلام دشمن قوتیں خطہ پاک میں جگہ جگہ مشنری سکول کھول رہی ہیں۔ دردِ اسلام رکھنے والا اس صورت حال سے تڑپتا ہے کہ کاش اس کے پاس وسائل ہوں تو وہ بھی اسلام کی سربلندی کیلئے جگہ جگہ دینی درسگاہیں تعمیر کر دے جہاں بچے قرآن وسنت کے انوار سینوں میں لیکر اپنے گھروں کو پلٹیں۔

غیر مسلم قومیں غرباء ومساکین کی مالی امداد کر کے انہیں اسلام سے برگشتہ کرنے کی سعی کرتی ہیں۔ ایک مومن ومسلم کی تمنا ہے کہ اگر اس کے پاس دولت کی فراوانی ہو تو وہ اپنے دینی بھائیوں کی مدد وعانت کرے جس سے وہ غیر مسلموں کے جال میں پھنسنے سے بچ جائیں۔

الغرض سینکڑوں ایسے کام ہیں جن کی تمنا وآرزو ایمان والے کرتے ہیں لیکن حالات سے مجبور وہ کچھ کر نہیں سکتے۔ تو اللہ الکریم کا وعدہ ہے کہ جو ایسی تمنا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس کا پورا

Marfat.com

اجروثواب عطافرمائے گا۔

کائنات میں کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں ہوتا یہ اس کے تکوینی امور ہیں۔ بندے کا کام فقط بندگی سے ہے۔ وہ اپنی ہمت وحیثیت کے مطابق کام کرتا جائے اس پر ثمرات عطا کرنا خالق ومالک کا کام ہے۔ وہ اگر اس دنیا میں نہ عطا کرے تو رنجیدہ نہیں ہونا کیونکہ اس کا وعدہ سچا ہے وہ آخرت میں یقیناً سرفراز فرمائے گا۔

-☆-

Marfat.com

امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد واعانت

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ ظَنَّ اَنَّ لَهُ فَضْلاً عَلٰى مَنْ دُوْنَهُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

اِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِضَعِيْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَاِخْلَاصِهِمْ.

صحیح البخاری	(۲۸۹۶)	۸۹۳-۲	
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	(۷۷۹)	۴۰۹-۲	قال الالبانی صحیح علی شرط الشیخین
مشکوٰۃ المصابیح	(۳۸۶۵)	۵۴-۴	
مشکوٰۃ المصابیح	(۵۱۵۹)	۲۹-۵	
صحیح سنن النسائی	(۳۱۷۸)	۳۹۹-۲	قال الالبانی صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۳۲۰۵)	۲۴۹-۳	قال الالبانی صحیح
صحیح الجامع الصغیر	(۷۰۳۴)	۱۱۸۲-۲	قال الالبانی صحیح
صحیح الجامع الصغیر	(۷۰۳۵)	۱۱۸۲-۲	قال الالبانی صحیح
جامع الاصول	(۲۷۸۱)	۶۱۳-۴	
السنن الکبریٰ للنسائی	(۴۳۷۲)	۳۰۵-۴	
صحیح الترغیب والترہیب	(۶)	۱۰۵-۱	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۷)	۶۰-۱	قال المحقق صحیح

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہا نہیں (حضرت سعد کو) یہ گمان ہوا کہ انہیں غریب صحابہ پر شرف وفضل ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ اس امت پر مدد ونصرت فرماتا ہے ان کے ضعفاء کی وجہ سے انکی دعاء انکی صلاۃ اور انکے اخلاص کی وجہ سے۔

-☆-

اس امت کا ضعیف جو دنیاوی کروفر سے بے نیاز ہو چکا ہے عبادت الٰہی اس کے رگ وریشہ میں یوں سمائی ہے کہ اسے غیر کا خیال تک نہیں رہتا۔ وہ دنیاداروں سے راہ ورسم نہیں رکھتا اس لیئے وہ دنیاوی قوت سے تہی دامن ضعیف ہوتا ہے۔ لیکن وہ عنداللہ ضعیف نہیں وجیہہ ہے۔ اس کی دعا میں بڑا اثر ہے اس کی دعا تقدیر بدل دیتی ہے اس کی دل سے مانگی ہوئی دعا کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ اسکی صلاۃ اسکی بندگی اپنی الگ شان رکھتی ہے وہ بندگی کے کیف میں یوں مست ہوتا ہے کہ دنیا کی ہر لذت اس کے سامنے بے کیف ہوتی ہے اور اس عارضی جہاں کے پردے کو چیر کر اللہ ذوالجلال واکرام کی بارگاہ میں حاضری دیتا ہے وہ سب سے کٹ کر اس کا ہو جاتا ہے اور جو اللہ کا ہو جائے اللہ تعالیٰ پھر اس کا ہو جاتا ہے۔

ایسے ضعیف کے پاس دنیا کی قوت نہیں لیکن اخلاص کی قوت ہے جس کے سامنے عارضی قوتیں ہیچ ہیں۔ وہ پیکر اخلاص جس طرف بھی توجہ کرتا ہے اللہ کی رحمتیں اس طرف متوجہ ہو جاتی ہیں۔ ایسے ضعیف کا وجود ایک کمزور وجود نہیں بلکہ یہ برکات سے لبریز ہے۔ اتنا برکات سے لبریز ہے کہ پوری امت محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوات واکمل التحیات فیض یاب ہوتی ہے۔ امت پر کوئی مشکل وقت آجائے تو اسی ضعیف سے مدد لی جاتی ہے۔ امت پر ابتلاء کے وقت اہل اسلام انہیں اہل اللہ کے آستانوں پر حاضری دیا کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے آستانے اللہ کی مدد ورحمت سے لبریز ہوا کرتے

Marfat.com

ہیں اور یہ وہ مراکز ہیں جہاں مخلوق خدا کو خیرات ملا کرتی ہے۔

عارف باللہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سرزمین خرقان میں عرفان خداوندی کی دولت تقسیم کررہے تھے آپ کے آستانہ پر مخلوق خدا حاضر ہوتی تھی اور وعدہ الٰہی بزبان خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِنَّمَا یَنْصُرُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِضَعِیْفِهَا.

بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کے ضعیف کی وجہ سے اس امت کی مدد فرماتا ہے۔

پورا ہورہا تھا کہ بادشاہِ وقت سلطان محمود غزنوی حاضر خدمت ہوا اس نے ملاقات کے اختتام پر کہا:

حضور! مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔

تو حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا چار چیزیں اختیار کرو۔

۱۔ پرہیزگاری ۲۔ باجماعت نماز

۳۔ سخاوت ۴۔ خلق خدا پر شفقت

حضرت خواجہ کی یہ نصیحت آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

پھر سلطان محمود نے عرض کی حضور! مجھے کوئی یادگار عطا کیجئے تو حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا پیرہن عطا فرمایا۔ جب سلطان محمود واپس ہوا تو شیخ اس کی تعظیم کو اٹھے۔ سلطان نے کہا جس وقت میں آیا تو آپ نے کچھ التفات نہ فرمایا اور اب آپ کھڑے ہوگئے ہیں۔

حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

تو بادشاہی کی رعونت اور امتحان کی نخوت میں آیا تھا اور اب انکساری و درویشی میں جاتا ہے اس لیے پہلے تیری بادشاہی کیلئے نہ اٹھا اب تیری درویشی کیلئے کھڑا ہوا ہوں۔ غرض سلطان وہاں سے چلا گیا۔

جب سومنات پر چڑھائی کی اور شکست کھانے لگا تو اضطراب کی حالت میں ایک گوشہ میں

Marfat.com

اترااور حضرت خواجہ ابوالحسن کے پیرہن مبارک کو ہاتھ میں لیکر اپنی پیشانی زمین پر رکھ دی اور اللہ کی بارگاہ میں دعا کی:

الٰہی بآبروئے ایں خرقہ مرابریں کفار ظفر دہ کہ ہر چہ از نیجا غنیمت بگیرم بدرویشان بدہم۔

اے اللہ! اس خرقہ مبارکہ کی آبرو کے صدقے مجھے ان کافروں پر فتح عطا فرما میں یہاں سے جو غنیمت لوں گا درویشوں میں تقسیم کردوں گا۔

جب سلطان نے خواجہ کے پیرہن کا واسطہ دیکر آپ کے خرقہ کے وسیلہ سے دعا کی تو فوراً وعدہ الٰہی بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"اِنَّمَا یَنْصُرُ اللّٰہُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ بِضَعِیْفِھَا بِدَعْوَتِھِمْ وَصَلَاتِھِمْ وَاِخْلَاصِھِمْ"

"بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کی اس کے ضعفا کے وسیلہ سے مدد ونصرت فرماتا ہے انکی دعا انکی صلاۃ انکے اخلاص کی وجہ سے"

کا عملی اظہار ہوا۔ ناگاہ کفار کی طرف سے رعد وظلمت ایسی نمودار ہوئی کہ انہوں نے ایک دوسرے کو تہ تیغ کیا اور بہت سے پراگندہ ہو گئے۔ اس طرح لشکر اسلام کو فتح نصیب ہوئی۔

اسی رات سلطان محمود نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں:

اے محمود! تو نے ہمارے خرقہ کی آبرو ضائع کردی اگر تو اس وقت خدا تعالیٰ سے دعا کرتا کہ یہ تمام کفار مسلمان ہو جائیں تو یہ سب مسلمان ہو جاتے اور انکی زبانیں فوراً کلمہ طیبہ

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کا ورد لردیتی ہے

(۱) تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ۶۱، ۶۲

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:
اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِكُمْ فَاِنَّمَاتُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

مجھے اپنے ضعفاء میں تلاش کرو کیونکہ تمہارے ضعفاء کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے

-☆-

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	(۷۷۹)	۲-۴۰۹	قال الالبانی صحیح
مشکوۃ المصابیح	(۳۸۷۳)	۴-۵۷	
مشکوۃ المصابیح	(۵۱۷۴)	۵-۳۴	
صحیح سنن النسائی	(۳۱۷۵)	۲-۳۹۹	قال الالبانی صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۳۲۰۶)	۳-۲۴۹	قال الالبانی صحیح
صحیح الجامع الصغیر	(۴۱)	۱-۲۹	قال الالبانی صحیح

Marfat.com

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ :

اے اھل ایمان تم مجھے اپنے ضعفاء میں تلاش کرو۔

ہر مومن کی خواہش وتمنا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالے، اسے حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت نصیب ہو۔ یہ وہ سرمایہ ہے جس کے مقابل تمام دولتیں ہیچ ہیں۔ جسے اس جہاں میں اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مل جائیں وہ بڑے نصیبوں والا ہے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔ وہ ایمان والا سعادتوں سے لبریز ہے جو جستجوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لگا رہتا ہے جوئندہ یابندہ تلاش کرنے والا آخر کبھی نہ کبھی پالیا کرتا ہے۔

ضعیف وہ لوگ ہیں جو اس دنیا میں رہتے ہوئے متاع دنیا سے کنارہ کش عالم رنگ وبو میں ہوتے ہوئے اس کی رنگینیوں سے اعراض برتتے ہیں۔ حاکمان وقت کی قوت سے دور بہت دور اپنے ہی جہاں میں شاداں وفرحاں ہیں۔ انہوں نے نفس کی قوت کو زائل کردیا۔ وہ لوگوں کی نظروں میں دنیا داروں کے خیال میں ضعیف وناتواں ہیں۔ لیکن وہ عنداللہ وجیہہ ہیں۔ یہ ضعفاء اخلاص کی دولت سے لبریز ہیں۔ ان کا مطمع نظر اللہ الکریم کی رضا وخوشنودی ہے۔ یہ پیکر صدق وصفا دنیاوی قوتوں اور طاقتوں سے تہی دامن ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے پاس ربانی قوت ہوا کرتی ہے۔ ان کے پاس دنیاداروں

جامع الاصول	(۸۰۔۲)	۴-۶۱۲	
السنن الکبریٰ للنسائی	(۳۔۴۳)	۴-۳۰۵	
صحیح سنن الترمذی	(۱۔۰۴)	۲-۲۵۶	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن ابی داود	(۲۳۳۵)	۷-۳۴۵	قال المحقق صحیح
صحیح سنن ابی داود	(۲۵۹۴)	۲-۱۲۰	قال الالبانی صحیح
مسند الامام احمد	(۲۱۶۲۸)	۱۶-۔۔۔	قال حمزہ احمد الزین صحیح
صحیح ابن حبان	(۶۔۴۔)	۱۱-۸۵	قال شعیب الارنؤوط صحیح
المستدرک للحاکم	(۲۵۰۹)	۳-۹۴۳	قال الحاکم صحیح
المستدرک للحاکم	(۲۶۴۱)	۳-۹۹۰	قال الحاکم صحیح

Marfat.com

کا جھمگھٹا نہیں ہوتا نہ احباب ثروت کی آمدورفت ہوتی ہے بلکہ ان کے پاس اگر کوئی ہے تو وہ ساری کائنات کے ہادی ورہبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار ہیں۔ یہ اگر کسی بند کمرے میں بیٹھے ہیں تو انہیں تنہا نہ سمجھا جائے اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی نظر کرم ان پر ہے۔

پوچھئے حضرت امام غزالی سے کہ ان پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم کس درجہ ہے اور اگر کوئی تلاش کرنے والا غزالی جیسے ضعیف آدمی کے پاس پہنچ جائے تو یقیناً اسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری نصیب ہوگی۔

حضرت امام غزالی حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنی شہرۂ آفاق کتاب "**احیاء العلوم الدین**" تحریر فرمائی تو حاسدین نے ایک طوفان کھڑا کر دیا اور امام غزالی کے بے دین ہونے کا فتویٰ صادر کر دیا اور فتویٰ دیا کہ غزالی کی احیاء العلوم چوراہے میں رکھ کر نذر آتش کر دی جائے۔

امام غزالی جس کا ہر قدم رضائے الٰہی کے لیے تھا جس کی احیاء العلوم کی ہر سطر خالق و مالک کی رضا کی خاطر لکھی گئی تھی۔ اس پر یہ فتویٰ غزالی علیہ الرحمۃ کا دل دُکھا، دل ٹوٹا، رات سوئے تو وہ ہستی تشریف لائی جس نے فرمایا ہے:

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ

مجھے اپنے ضعفاء میں تلاش کرو۔

آج ایک ضعیف لیکن عنداللہ وجیہہ کی دلجوئی کر رہے ہیں۔

غزالی روتے ہوئے عرض کر رہے ہیں یارسول اللہ! میں نے اللہ کی رضا کیلئے اور دین حق کی سربلندی کیلئے شریعت مطہرہ پر چلتے ہوئے کتاب لکھی لیکن فتویٰ لگا کہ اسے نذر آتش کر دیا جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلال میں فرمایا: کس نے فتویٰ لگایا؟

عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں نے فتویٰ لگایا۔

Marfat.com

اسے بارگاہ خیرالورائی میں حاضر کیا گیا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اسے سزا دو! حضور عمر رضی اللہ عنہ نے اسے لٹا کر درّے لگائے۔

امام غزالی کی آنکھ کھلی تو دل مطمئن تھا کہ جس ہستی کو راضی کرنے کیلئے کتاب لکھی ہے۔ وہ راضی ہے مجھے کسی اور کی کیا پرواہ ادھر جس نے فتویٰ لگایا اس نے صبح توبہ کی اعلان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دل احیاء العلوم کی طرف مائل کر دیے۔

اس فتویٰ لگانے والے کا دس سال بعد جب انتقال ہوا غسل دینے کیلئے جب اسکی قمیص اتاری گئی تو اس کے جسم پر اس وقت بھی درّوں کے نشانات موجود تھے۔

غزالی کو ضعیف و کمتر سمجھنے والا غزالی کے صحیح مرتبہ کا ادراک نہ کر سکا کہ یہ وہ ضعیف ہے جسے بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری نصیب ہے۔

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ.

دور کیا جانا ہے پاکستان کے شہر قصور چلئے! شہر قصور سے باہر قبرستان میں ایک بڑا گنبد نظر آتا ہے۔ یہ مردِ حق آگاہ عارف باللہ حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پرانوار ہے۔

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ کی تفسیر یوں ہوئی کہ

حضرت خواجہ ایک دن عشق نبوی میں بے تاب ہو گئے اور گھر کے ایک کمرے میں رو رو کر اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کر رہے ہیں اور کرم کی درخواست کر رہے ہیں کہ اچانک انہیں یوں محسوس ہوا کہ ان کے مکان کی دیوار ختم ہو گئی ہے، آہستہ آہستہ تمام دوریاں مٹ رہی ہیں، بڑے بڑے شہر دریا و صحرا جنگلات و پہاڑوں کا سلسلہ سب ختم ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ قصور اپنے گھر بیٹھے انہیں گنبد خضرا نظر آ جاتا ہے۔ پھر سنہری جالیوں سے نور نکلتا نظر آیا وہ نور آسمان پر پھیلتا چلا گیا۔ یہ قافلہ نور انکی طرف بڑھ رہا ہے۔ وہ حیرت و مسرت کے ملے جلے جذبات سے یہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔

Marfat.com

انہیں خبر اس وقت ہوئی جب انکے گھر کی ہر اینٹ کہتی تھی:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمال شفقت سے فرمایا:

اے غلام محی الدین کیوں روتے ہو؟ عرض کی یارسول اللہ روتا ہوں تو آپ کے فراق میں روتا ہوں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا:

اے غلام محی الدین! آج کے بعد جب تیرا جی چاہے کہ تو میرا دیدار کرے تو اس کمرے میں آجایا کرنا تجھے میرا دیدار ہو جایا کرے گا۔

تاریخ گواہ ہے اس دن کے بعد حضرت خواجہ کو دن میں ایک مرتبہ دیدار کی تمنا ہوتی یا دس مرتبہ جب بھی وہ اس کمرے میں داخل ہوتے تو سامنے جلوہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آتا۔

اس سعادت عظمیٰ کی بنا پر آپ کو خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ مجھے اپنے ضعفا میں تلاش کرو۔

جسے بھی تڑپ ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالے تو اسے چاہیے کہ وہ کسی خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری کی بارگاہ میں حاضر ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم سے سرفراز فرمائے۔

اِنَّمَاتُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ :

رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہے وہ جسے چاہے رزق عطا فرماتا ہے۔ دشمن کے مقابل فتح ونصرت بھی اللہ عطا کرتا ہے۔ وہ جسے چاہے نصرت سے سرفراز فرماتا ہے۔ یہ رزق یہ فتح نصرت دینے والا اللہ ہے۔ لیکن بے وسیلہ عطا نہیں فرماتا بلکہ یہ ضعفاء کے وسیلہ سے عطا فرماتا ہے۔ یہ وہی سعید لوگ ہیں کہ دنیا کے بوجھ سے ہلکے اور دنیاوی طاقتوں سے دامن چھڑائے فقط ربانی اعانت وطاقت پر بھروسہ کیے ہوئے ہیں۔ ان کے اخلاص، انکی للّٰہیت، انکی صلوات، انکی تسبیحات، انکی مناجاتیں اور انکی دعائیں اہل

Marfat.com

ایمان کی مدد ومعاون ہیں اورانکی دستگیری کرتی ہیں۔

جہاں کہیں رزق کے دروازے بند ہوجاتے ہیں ان اھل اللہ میں سے کوئی بارگاہ ذوالجلال میں عرض کردیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی شانِ بے نیازی کے باوجود انکی التجا رد نہیں کرتا بلکہ رزق کے دروازے کھول دیتا ہے اورمخلوق خدا راحت وآرام پاتی ہے۔

رزق کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ حسی رزق

۲۔ معنوی رزق

حسی رزق یہ کھانے پینے اور پہننے کی چیزیں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کافر ومسلم سب کو دیتا ہے۔اس میں اپنے اور بیگانے میں کوئی تخصیص نہیں یہ اس کا فضل ہے جس سے بلا استثناء سب سیراب ہورہے ہیں لیکن

معنوی رزق علم وحکمت ،زھد وورع،اخلاص وللّٰہیت،صلاۃ وصوم کی پابندی،غرباء ومساکین کی لوجہ اللہ دلجوئی، یہ سب کچھ صرف اورصرف اھل ایمان کیلئے ہے۔تقویٰ وطھارت کی دولت صرف مومن ومسلم کیلئے ہے۔ یہ معنوی رزق اللہ تعالیٰ ان ضعفاء کے وسیلہ سے عطا فرماتا ہے۔ ان اھل اللہ کے توسل سے کرم ہوتا ہے۔

اگرکسی کوصلاۃ وصوم کی توفیق ملی ہے زھد وورع سے آراستہ ہے ذکرالٰہی اس کی غذا ہے تو یہ مت سمجھے کہ اس کا ذاتی کمال ہے اورکسی کے وسیلہ کے بغیر ہوگیا ہے۔نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ سارا کرم ان گدڑی پوشوں کی وجہ سے ہے جن کا وجود اہل ایمان کیلئے نعمت عظمیٰ ہے اور جنکی صحبت کیمیا اثر ہے کہ جوکھوٹا بھی ان سے مس ہوا چند دن انکی صحبت میں رہا اس کا باطن بھی اجلا ومصفیٰ ہوگیا۔

اِنَّمَاتُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ.

تمہاری مدد واعانت کی جاتی ہے اورتم پر رزق کے دروازے کشادہ کیے جاتے ہیں تو ان

Marfat.com

ضعفاء کی وجہ سے۔یہی وہ پیکر اخلاص اھل اللہ ہیں جن کا وجود فتح ونصرت کا بھی ضامن ہے۔

ظاہری دشمن کے مقابل فتح اور چیز ہے اور حقیقی دشمن کے مقابل فتح اور چیز ہے۔کامیاب وکامران وہی ہے جو اس رزم گاہ حیات میں شیطان کے داؤ پیچ سے محفوظ رہا۔اس کا شیطان سے بچ جانا یہ اس کا کمال نہیں بلکہ یہ کسی اللہ والے کی نظر کرم کا کمال ہے۔اس ضعیف کا کمال ہے جو عنداللہ وجیہہ ہے۔اسکی ایک نظر شیطانی قلعوں کو مسمار کر دیتی ہے اور رحمانی انوار سے باطن کو منور ومعطر کر دیتی ہے۔

-☆-

Marfat.com

رحمتِ الٰہی سے لبریز

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِی اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ،مَلْعُوْنٌ مَافِیْھَااِلَّامَاابْتُغِیَ بِہٖ وَجْہُ اللّٰہِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے اس عمل کے جس کے کرنے میں مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی اخلاص وللّٰہیت کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

مجمع الزوائد	(۱۰/۲۵۹-۱)	۱۰/۳۷۱	
الترغیب والترہیب	(۱۰)	۱/۲۱	قال المحقق حسن
صحیح الترغیب والترہیب	(۹)	۱/۱۰	قال الالبانی صحیح

Marfat.com

لیکن یہ جلال بھرے الفاظ ہم سب کو جھنجھوڑنے کیلئے کافی ہیں۔جس دنیا سے ہم محبت کررہے ہیں اور جس کے حصول میں حلال وحرام کی تمیز ختم ہوگئی ہے۔جس کی طلب میں اوامر الٰہیہ کوفراموش کردیا گیا ہےاورنواھی کوکوئی اہمیت نہیں دی جارہی وہ دنیا ملعون ہے۔

کیا اس لفظ ملعون سے بڑھ کرکوئی ایسا لفظ ہے جواس کی قباحت کوظاہر کرے۔

اللہ کے پیارے حبیب امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں اگراس دنیا اورمتاع دنیا کاایمان والوں کیلئے کوئی فائدہ ہوتا تو آپ ہرگز یہ لفظ استعمال نہ فرماتے۔اس لفظ کا استعمال بتاتا ہے کہ دنیا اس قابل نہیں کہ اھل ایمان اسے منہ لگائیں۔اھل ایمان تو ذات الٰہی کے طلب گار ہوا کرتے ہیں۔خالق ومالک کی رضا کوچاہنے والےاوراس کی مرضی پرقربان ہونے والے ہیں۔انہیں محبت ہےتو ہراس چیز سے جس سے ان کا خالق ومالک راضی ہوجائے اوراس کا پیارارسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوید رضاعطا کردے۔

ہاں اللہ ذوالجلال والاکرام کووہی کام پسند ہے جواس کیلئے ہو بندہ مومن کواپنے تمام احوال اپنے افعال وکردارکودرست کرنا چاہیے۔اسکے معاملات اس کا کاروبار اسکی عادات اسکا برتاؤ،اسکی محبتیں،اسکی چاہتیں،اس کی نفرتیں،اسکی ناپسندیدگیاں یہ سب کچھ اللہ الواحد کیلئے ہونا چاہیے۔

-☆-

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی نظر کرم میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
إِنَّ اللّٰهَ لَايَنْظُرُ إِلَى أَجْسَامِكُمْ وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوْبِكُمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الترغیب والترہیب	(۱۹)	۱-۲۵	قال الحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۱۵)	۱-۱۰۹	قال الالبانی صحیح
صحیح مسلم	(۲۵۶۴)	۱۹۸۶-۴	
مصابیح السنہ	(۴۰۹ـ)	۳-۴۰ـ	
جامع الاصول	(۳۱ـ۴)	۵-۶۲ـ	
مجمع الزوائد	(۱۱۱ـ۱)	۱۰-۴۰۰	
مسند الامام احمد	(۸۱۴ـ)	۴۹۵-ـ	قال احمد شاکر صحیح
مسند الامام احمد	(۱۰۹۰۲)	۹-۲۱ـ	قال شعیب الارنؤط صحیح
سنن ابن ماجہ	(۴۱۴۳)	۴-۲۸۵	قال الحقق صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ	(۳۳۵۹)	۳-۳۵۹	قال الالبانی صحیح
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	(۲۲۵۲)	۲-۳۲۹	
صحیح الجامع الصغیر	(۱۸۶۲)	۱-۳۹۰	قال الالبانی صحیح
مشکوۃ المصابیح	(۵۳۳۲)	۵-۲۰	
صحیح ابن حبان	(۳۹۴)	۲-۱۱۹	قال الحقق صحیح

Marfat.com

نے ارشادفرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ (صرف) تمہارے جسموں اور تمہاری صورتوں کونہیں دیکھتا لیکن وہ تمہارے قلوب کودیکھتا ہے۔

-☆-

اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں کسی کے برگزیدہ ہونے کا معیار اس کی جسمانی ساخت نہیں کہ جس کا جسم عمدہ ہے، جوخوش شکل ہے یا جس کی رنگت چمکدار ہے یا جس کے اعضا مناسب ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا پیارا ہے۔نہیں ہرگزنہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرب ومحبوب وہ ہے جس کا دل اچھا ہے۔ جونیت صالح رکھتا ہے، اس کا اٹھنا، اسکا بیٹھنا، اس کا چلنا، پھرنا، اس کی عبادات، اسکے معاملات اس کا لین دین سب اخلاص پرمبنی ہے۔

دنیا میں بڑے بڑے حسین ہوئے ہیں اور کوئی زمانہ حسینوں سے خالی نہیں۔ بڑے بڑے زورآور اور طاقت والے ہوئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں صرف اسی بنا پران کی کوئی حیثیت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی محبوب ہے جواچھے دل والا ہے جوحسنِ نیت کی سعادت سے لبریز ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَایَنْظُرُ اِلَی أَجْسَامِکُمْ وَلَا اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ.

اللہ نہ تمہارے جسموں کودیکھتا ہے اور نہ تمہاری صورتوں کودیکھتا ہے لیکن وہ تمہارے قلوب اور تمہاری نیات کودیکھتا ہے۔

کسی کے ظاہری اعمال چاہے جتنے بھی اچھے ہوں جب تک اخلاص نہ ہوگا ان ظاہری اعمال کی کوئی حیثیت نہیں۔روح کے بغیر جسم مردہ ہوا کرتا ہے لوگ اس جسم کوقبرستان چھوڑ آتے ہیں اور جس عمل میں حسنِ نیت نہ ہووہ عمل بے جان ہے۔اس کا ٹھکانا کچھ اور ہوگا اللہ کی رضا کی جگہ جنت اسکا ٹھکانہ نہیں۔

اے اہل ایمان! آیئے اپنے اعمال کے ساتھ اپنی نیت بھی درست کریں۔ظاہر کے ساتھ

Marfat.com

باطن کو اجلا بنالیں کیونکہ ہمارا خالق و مالک ہمارے باطن کو دیکھتا ہے۔

آج ظاھر بیماری کا شکار ہو جائے جسم کو کوئی مرض لگ جائے ہم فوراً ڈاکٹر یا طبیب سے رجوع کرتے ہیں جو ہمارا علاج کرتا ہے، دوائی تجویز کرتا ہے، پرہیز بتاتا ہے، ہم اس کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں کہ ہمیں شفا مل جائے۔ اور اسکی ہدایات کو نظر انداز نہیں کرتے کہ کہیں مرض طویل نہ ہو جائے اور وبال جان نہ بن جائے۔

اسی طرح ہماری روح ہمارا قلب بھی بیماری کا شکار ہوتا ہے لیکن صد افسوس کہ ہمیں اسکی بیماری کا احساس تک نہیں ہوتا اور نہ اسکے علاج و معالجہ کی فکر ہوتی ہے ہاں جیسے جسم کے علاج کیلئے طبیب موجود ہیں اسی طرح قلب و روح کے علاج کیلئے بھی اطباء موجود ہیں۔ ہمیں ان کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ انکی ہدایات پر عمل کرنا چاہیے۔ جو نسخہ بتائیں اس پر عمل کرنا چاہیے۔ اور جس چیز سے پرہیز بتائیں اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ غفلت کی بنا پر بیماری طویل ہو جائے اور خطرناک صورت اختیار کر جائے اور دیکھتے ہی دیکھتے روح کی موت واقع ہو جائے اور بدنصیبی کی اتھاہ گہرائیوں میں چلے جائیں۔

آیئے اس خطرناک صورت سے پہلے سنبھل جائیں اور قلب و روح کو درست کرنے کی فکر کریں کیونکہ ہمارا خالق و مالک ظاھر کو نہیں قلب کو دیکھتا ہے اس کے ہاں وہی اچھا ہے جس کے قلب و روح اچھے ہیں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا محبوب

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
اِنَّ رَجُلاً زَارَاَخاًلَهٗ فِیْ قَرْیَةٍ اُخْرٰی، فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَکاً.
فَلَمَّااَتٰی عَلَیْهِ قَالَ: اَیْنَ تُرِیْدُ؟قَالَ: اُرِیْدُ اَخاًفِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ. قَالَ هَلْ لَکَ عَلَیْهِ مِنْ نِعْمَةٍ
تَرُبُّهَا؟قَالَ: لاَغَیْرَ اِنِّیْ اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. قَالَ: فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰهَ
قَدْاَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیْهِ.

الترغیب والترہیب	(۴۴۳۶)	۳-۶۰۵	قال الحق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۲۵۷۷)	۲-۶۸۹	قال الالبانی صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۳۰۱۷)	۳-۱۶۰	قال الالبانی صحیح
صحیح مسلم	(۲۵۶۷)	۴-۱۹۸۷	
صحیح مسلم	(۶۵۴۹)	۴-۱۷۸	
جامع الاصول	(۴۷۸۲)	۵-۶۳۹	قال الحق صحیح
مسند الامام احمد	(۹۲۶۲)	۹-۱۶۴	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۷۹۰۶)	۸-۱۳۳	قال احمد محمد شاکر صحیح
مسند الامام احمد	(۱۰۱۹۸)	۹-۴۲۶	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۱۰۵۴۹)	۹-۴۱۴	قال حمزہ احمد الزین صحیح
مشکاۃ المصابیح	(۴۹۳۵)	۴-۴۲۷	
صحیح ابن حبان	(۵۷۲)	۲-۳۳۱	قال شعیب الارنؤوط صحیح علی شرط مسلم
صحیح الجامع الصغیر	(۳۵۶۷)	۱-۶۶۷	قال الالبانی صحیح

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

ایک آدمی اپنے ایک بھائی سے ملنے کے لئے دوسری بستی گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی گزرگاہ میں ایک فرشتہ اس کے انتظار میں مقرر فرمادیا۔ جب اس آدمی کا اس فرشتہ کے قریب سے گزر ہوا تو فرشتے نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟

تو اس نے جواباً کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اس سے ملنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

فرشتے نے پھر پوچھا؟ کیا تیرا اس پر کوئی احسان ہے جسے تو مکمل کرنا چاہتا ہے؟

اس نے کہا: ایسی کوئی وجہ نہیں۔ میرے اس سے ملنے کا سبب سوائے اس کے کچھ نہیں کہ میں اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتا ہوں۔

تب اس فرشتہ نے کہا: میں آپ کی طرف اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا فرشتہ ہوں اور یہ پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے محبت کرتا ہے جیسے آپ اپنے بھائی سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتے ہیں۔

-☆-

اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے بے شمار لیکن اس آدمی کی قسمت پر قربان جائیں جس سے خود اللہ محبت کرتا ہے۔

اللہ اس سے محبت کرتا ہے جس کی ہر نیک کام میں نیت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے بلکہ اگر وہ کسی سے ملنے کے لئے بھی جاتا ہے تو اس ملاقات میں اس کی نیت اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہر مسلم بھائی کو ایسی سوچ عطا فرمائے اور اس کی نیتوں کا قبلہ اللہ تعالیٰ اپنی رضا بنائے۔

-☆-

Marfat.com

حشر ونشر نیتوں پر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
اِنَّمَایُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ.

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک قیامت کے دن لوگوں کو انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

-☆-

صحیح سنن ابن ماجہ	(۴۳۰۵)	۳-۳۷۷	قال الالبانی صحیح
سنن ابن ماجہ	(۴۲۲۹)	۴-۵۲۴	قال المحقق صحیح
مسند الامام احمد	(۹۰۶۶)	۹-۱۰۱	قال حمزہ احمد الزین صحیح
الترغیب والترہیب	(۱۷)	۱-۶۵	قال المحقق صحیح
صحیح الجامع الصغیر	(۲۳۷۹)	۱-۴۶۸	قال الالبانی حسن
صحیح الترغیب والترہیب	(۱۳)	۱-۱۰۹	قال الالبانی صحیح

Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم:

یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی نِیَّاتِھِمْ.

ترجمة الحدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن لوگوں کو انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

-☆-

اے مسلم بھائی!

کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ اپنے حسن نیت کے سبب قیامت کے دن ظِلّ الٰہی کے سایہ کے مزے لے رہے ہوں اور ہم نیت نیک نہ ہونے کی وجہ سے اللہ کی گرفت میں ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا بِجَاہِ مَنْ بَعَثْتَہٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ.

ہر کام میں نیت خالص کرنے والے اور اللہ کی رضا تلاش کرنے والے کتنے فیروز بخت ہیں۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	(۱۰۴۲)	۱-۱۳۳۵	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ	(۳۳۰۲)	۳-۳۰۰	قال الالبانی صحیح
سنن ابن ماجہ	(۴۲۳۰)	۴-۵۲۵	قال المحقق صحیح
صحیح مسلم	(۲۸۔۹)	۴-۲۲۰۶	
الترغیب والترہیب	(۱۔)	۱-۲۵	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۱۴)	۱-۱۰۹	قال الالبانی صحیح

Marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَاقَالَتْ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ:

يَغْزُوْجَيْشٌ الكَعْبَةَ فَاِذَاكَانُوابِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ.

قَالَتْ:قُلْتُ:يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!كَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ.قَالَ:

يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ.

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک لشکر کعبۃ پر چڑھائی کرنے کیلئے نکلے گا جب وہ بیداء (چٹیل میدان) میں پہنچے گا تو اس کے اول وآخر (تمام شرکاء) کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے عرض کی:

یارسول اللہ! اس لشکر کے اول وآخر (سب کو) کیسے زمین میں دھنسایا جائے گا حالانکہ ان میں وہ لوگ بھی ہوں گے جنہیں جبراً لایا جائے گا۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح البخاری	(۲۱۱۸)	۲-۶۳۰	
صحیح مسلم	(۲۸۸۴)	۴-۲۲۱۰	
صحیح الجامع الصغیر	(۸۱۱۴)	۲-۱۳۴۸	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۱۶)	۱-۶۴	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۱۱)	۱-۱۰۸	قال الالبانی صحیح
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	(۱۶۲۲)	۴-۱۵۷	
مشکاۃ المصابیح	(۲۶۵۲)	۳-۱۱۶	قال الالبانی متفق علیہ
صحیح ابن حبان	(۶۷۵۵)	۱۵-۱۵۵	قال شعیب الارنؤوط صحیح علی شرط مسلم
سنن ابن ماجہ	(۴۰۶۳)	۴-۴۳۴	قال المحقق صحیح
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	(۳۳۳۲)	۵-۵۵۸	

Marfat.com

ان کے اول وآخر (سب کو) زمین میں دھنسا دیا جائے گا لیکن قیامت کے دن انہیں انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

-☆-

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ نبوت قیامت تک آنے والے تمام واقعات کا مشاہدہ کررہی ہے۔ انہیں مشاھدات میں سے ایک وقوعہ کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ سے کردیا۔

ایک لشکر کعبہ مکرمہ پر حملہ کی خاطر نکلے گا۔ یہ برے ارادہ سے نکلنے والا لشکر جب ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو لشکر کے تمام شرکاء کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سوچا یہ بری نیت سے نکلنے والا لشکر جس کے اول وآخر سب کو زمین میں دہنسا دیا جائے گا۔ پورے کا پورا لشکر اتنا بدنصیب نہیں ہوسکتا کہ کعبہ مکرمہ کو منہدم کرنے نکل کھڑا ہو۔ یقیناً اس لشکر میں ایسے لوگ بھی ہونگے جنہیں ان کی مرضی کے خلاف شامل کیا جائے گا۔ وہ جبر کے ہاتھوں مجبور ہوکر نکلے ہوں گے ان کا جرم اتنا بڑا نہیں جتنا اس لشکر کو ترتیب دینے والوں کا ہے۔ اس پر انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کردی یارسول اللہ! سب کو کیونکر زمین میں دہنسایا جائے گا جبکہ ان کا جرم ایک جیسا نہیں؟ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

زمین میں دہنسایا تو سارے لشکر کو جائے گا لیکن قیامت کے دن ان کو انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

ایک آدمی کو کسی غلط کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے اس کی نیت وہ کام کرنے کی نہیں بلکہ وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے ڈر بھی رہا ہے تو یاد رکھیئے یہ نیت اس کی رائیگاں نہیں جائے گی بلکہ اس کا کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوگا۔

کعبہ مشرفہ کو منہدم کرنے کیلئے نکلنا بہت بڑا گناہ ہے اور ایسا کوئی کافر ہی کرسکتا ہے بلکہ وہ

Marfat.com

بدنصیب کرسکتا ہے جو کفر میں بھی حدود کو پھلانگ گیا ہو۔ ایسی صورت میں وہ اپنے ساتھ جبراً کسی مسلم کو لے جاتا ہے۔ اس صحبت کا اثر اسی مسلم پر تو ہوا کہ ظاہراً جو سزا کافر کو ملی وہی ایک مسلم کو بھی ملی۔ زمین میں اگر کافر دھنسائے گئے تو ان کے ساتھ صحبت بد کی وجہ سے مسلم بھی دھنسا دیئے گئے۔ لیکن ایک مسلم کی نیت اسے دائمی وابدی عذاب سے بچالے گی۔ یہ دائمی عذاب سے بچنا نیت کی وجہ سے ہے۔ جنکی نیتیں صحیح ہیں اگر چہ بظاہر ان سے کوئی غلط کام سرزد ہو جائے تو اس کام کی سزا کے بعد آخرنیت کی وجہ سے چھٹکارا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر اھل ایمان کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

-☆-

Marfat.com

ظِلّ الٰہی میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ: اَیْنَ الْمُتَجَابُوْنَ بِجَلَالِیْ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح الجامع الصغیر	(۱۹۱۵)	۱-۳۱۹	قال الالبانی صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۳۰۱۱)	۳-۱۵۹	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۳۴۲۸)	۳-۲۰۲	قال المحقق صحیح
صحیح مسلم	(۲۵۶۶)	۱۹۸۸-۴	
مشکوٰۃ المصابیح	(۴۹۳۰)	۳-۴	
صحیح ابن حبان	(۵-۴)	۲-۳۳۰	قال شعیب ... صحیح
مسند الامام احمد	(۱۰-۲۶)	۹-۵۲۰	قال ... صحیح
المعجم الکبیر للطبرانی	(۱۲۹،۱۲۸،۱۲۶،۱۲۵،۱۲۴)		۲۰-۱
مسند الامام احمد	(۷۳۳۰)	۷-۷	قال ... صحیح
مسند الامام احمد	(۱۰۸۵۲)	۹-۲۰۱	قال ... صحیح

Marfat.com

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میرے جلال وعظمت کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ میں انہیں اپنے سایہ میں بٹھاؤں گا آج میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے۔

-☆-

آج ہر آدمی کسی نہ کسی سے محبت کرتا ہے۔ ہر سینہ میں کسی نہ کسی کی چاہت کا چراغ فروزاں ہے۔

کاش!

مسلم بھائی محبت کرنے سے پہلے نیت کو صحیح کرلے اگر نیت صرف اللہ کی رضا ہو تو وہ مسلم بھائی چلتا پھرتا جنتی ہے اور قیامت کے دن اس کی عزت قابل دید ہوگی۔

نفسی نفسی کا عالم، رشتہ داریاں اور تعلقات منقطع ہونے کا وقت، شدت تپش اور غضب الٰہی الامان الحفیظ، ان ہولناک گھڑیوں میں اللہ کا ایک محبت بھرا ارشاد اہل محشر کے کانوں سے ٹکرائے گا۔

اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلاَلِیْ.

میری رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ اس ارشاد گرامی میں کتنی مٹھاس ہوگی، کتنا کیف وسرور ہوگا، کتنی چاشنی اور کتنا مزہ ہوگا ان لوگوں کے لئے جو کسی سے محبت کرنے سے پہلے اپنی نیت درست کر لیتے ہیں۔

اے اللہ!

ہمیں بھی ان خوش نصیب افراد میں کردے جو کوئی بھی نیک عمل کریں حتی کہ کسی سے محبت بھی کریں تو ان کی نیت تیری رضا اور خوشنودی ہو۔

-☆-

Marfat.com

عذاب الٰہی سے محفوظ
ابدی انعامات سے سرور

﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْناً وَيَتِيْماً وَاَسِيْراً- اِنَّمَانُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَانُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَاشُكُوراً- اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَايَوْماًعَبُوْساً قَمْطَرِيْراً فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذَالِكَ الْيَومِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَسُرُوْراً﴾[1]

ترجمہ:

اور وہ خوش نصیب جو کھانا کھلاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی محبت میں مسکین و یتیم اور اسیر کو اور وہ کہتے ہیں ہم تمہیں اللہ کی رضا کیلئے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی اجر چاہتے ہیں اور نہ چاہتے ہیں کہ تم ہمارا شکریہ ادا کرو۔ ہم اپنے رب سے ڈرتے ہیں اس دن کیلئے جو بڑا ترش اور سخت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ بچالے گا انہیں اس دن کے شر سے اور انہیں چہروں کی تازگی اور دلوں کا سرور عطا فرمائے گا۔

-☆-

(۱) الدہر ۷۶-۸-۱۱

Marfat.com

اس رنگ برنگی دنیا میں کچھ ایسے افراد بھی ہیں جو دنیا کی رنگینیوں سے منہ موڑ چکے ہیں۔انکی زندگی کا نصب العین اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔وہ رضاءِ الٰہی کے حصول میں سر دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں۔یہ دنیا اس کا مال ومتاع ان کے ہاں کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔وہ خالق و مالک کو پانے کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہوتے ہیں۔ان کی رگوں میں جذبہ ایثار پوری توانائی سے موجزن ہوتا ہے۔انکی فکر وسوچ کا محور ذات باری تعالیٰ ہوا کرتی ہے۔

جن افراد کا اللہ تعالیٰ تذکرہ فرما رہا ہے وہ وہی ہیں جن کے اندر مادہ اخلاص موجود ہے۔اللہ کے دیے ہوئے رزق سے اگر کسی کو دیتے ہیں تو ظاہری نام ونمود سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔یہ دنیاوی شہرت ان کیلئے وجہ سکون نہیں ہوتی بلکہ انہیں سکون واطمینان خالق و مالک کی خوشنودی میں ملتا ہے۔یہ سعید لوگ اگر کسی مسکین ویتیم یا کسی قیدی کو کھانے کی کوئی چیز دیتے ہیں تو یہاں بھی ان کا مطمع نظر اللہ کی رضا ہوتا ہے۔پھر اگر کوئی ان سے پوچھ لے کہ تم اتنا مال ودولت کیوں خرچ کر رہے ہو تو وہ جواب دیتے ہیں:

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ .

ہم اللہ کی رضا کیلئے تمہیں کھانا کھلا رہے ہیں۔اس اطعام الطعام میں ہماری کوئی ذاتی غرض نہیں۔ہم کسی لالچ میں آ کر تمہیں کھانا نہیں دے رہے۔ہم یہ نہیں چاہتے کہ تم اس کا کوئی معاوضہ دو۔ہم یہ کام بلا معاوضہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کر رہے ہیں اور نہ ہی ہماری یہ تمنا ہے کہ تم ہمارا شکریہ ادا کرو۔نہیں ہرگز نہیں ہم اپنے اس کام کو تمہارے ان دو لفظوں کے عوض برباد نہیں کرنا چاہتے۔ہمارے جملہ امور کو نیلی چھت والا دیکھ رہا ہے۔وہ ہمارے دلوں کی دھڑکنوں سے واقف ہے ہم جو کچھ بھی کر رہے ہیں صرف اس امید پر کہ ہمارا اللہ ہمیں اتنا فرما دے:

اے میرے بندو! میں تم سے راضی ہوں۔

ہم قیامت کی ہولناکیوں سے ترساں ہیں۔اس دن کی ھیبت سے ہمارے رونگٹے کھڑے

Marfat.com

ہورہے ہیں۔اس دن کے غضب کا سن کر پتہ پانی ہورہا ہے۔

ان جذبات واحساسات والے پیکرانِ اخلاص کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوید ہو

فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذَالِکَ الْیَومِ.

اللہ تعالیٰ انہیں اس دن یوم القیامۃ کے شر سے محفوظ فرمائے گا۔اس کی گرفت اس دن کی رسوائی اس دن کے عذاب سے انہیں بچالیا جائے گا۔

اے وہ روح ارجمند! جو چشمہ اخلاص سے دھلی ہوئی ہے! تیرے لیے تیرے رب کا وعدہ ہے کہ قیامت کے دن اسکی ہولنا کیوں سے تجھ بچالیا جائے گا اور جو قیامت کی ہولنا کیوں سے محفوظ ہوگا وہ حقیقی سعادت سے لبریز ہوگا۔

وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَسُرُوْراً.

اللہ تعالیٰ ایسے خوش بخت افراد کو چہروں کی تروتازگی اور دل کا سرور وسکون عطا فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ ان پاک باز مخلصین کو قیامت کے دن حسن ظاہر اور حسن باطن سے نوازے گا۔حسن ظاہر تو یہ کہ ان کے چہرے تروتازہ ہونگے اور شادابی عیاں ہوگی۔شادمانی کا نور بالہ کیے ہوئے ہوگا۔اور باطنی حسن یہ کہ ان کا دل اطمینان وسکون کی دولت سے لبریز ہوگا۔ان کے قلب سے طمانینت کے سوتے پھوٹ رہے ہونگے اور رضائے الٰہی کا پروانہ ہاتھوں میں تھامے جنت کے مزے لے رہے ہونگے۔

یہی لوگ جب جنت جائیں گے جنت کے انعامات کو دیکھ کر ان کے چہروں کی شادابی دوبالا ہوجائے گی۔ان کے حسن سے حسن کو خیرات مل رہی ہوگی اور ان کا باطن انوار سے لبریز مہکتا وشگفتہ ہوگا۔

اخلاص وللّٰہیت کے بارے میں یہ چند کلمات پیش خدمت ہیں اللہ ذوالجلال والاکرام ہم سب بھائیوں کو اخلاص کی توفیق عطا فرمائے اور جو بھی کام کریں اللہ تعالیٰ وہ کام ہمیں اپنی رضا کی خاطر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

اے اللہ! ہم سب کو نفس وشیطان کے شر سے محفوظ فرما۔ ہمارے سیرت وکردار کو ریاکاری اور بناوٹ کے زخموں سے محفوظ فرما اور زندگی کے روز وشب شریعت مطہرہ کے مطابق بسر کرنے کی سعادت عطا فرما۔

-☆-

Marfat.com

اخلاص

تمام نیکیوں کا جامع ہے

قَالَ الْجُنَيْد:

اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا عَقَلُوْا، فَلَمَّا عَقَلُوْا عَمِلُوْا، فَلَمَّا عَمِلُوْا اَخْلَصُوْا، فَاسْتَدْعَاهُمُ الْاِخْلَاصُ اِلَى اَبْوَابِ الْبِرِّ اَجْمَعَ.

ترجمہ:

حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو (حقیقت دنیا) سمجھ گئے، جب وہ سمجھ گئے تو وہ اعمال صالحہ بجالائے، جب انہوں نے نیک اعمال کئے تو اخلاص سے اعمال کئے اخلاص انہیں نیکی و بر کے تمام دروازوں کی طرف لے گیا۔

انسان جب دنیا کی حقیقت سے آشکارا ہو جائے تو وہ اس فانی دنیا پر فریفتہ نہیں ہوتا بلکہ اخروی زندگی کیلئے تگ ودو کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق وعنایت سے اعمال صالحہ بجالاتا ہے۔ اعمال

Marfat.com

صالحہ کی ادائیگی کے دوران اللہ تعالیٰ محض اپنے لطف وکرم سے انہیں اخلاص کی سعادت سے بہرہ ور فرماتا ہے۔ جب وہ اخلاص کے وصف سے متصف ہوجاتے ہیں تو یہ اخلاص اسے ہراس راستہ پر لے جاتا ہے جو نیکی اور بھلائی کا راستہ کہلاتا ہے۔

جو خوش نصیب نیکی وخیر کا دلدادہ ہوجائے اور ہمیشہ خالق ومالک کو راضی کرنے کی کوشش کرے وہ یقیناً دونوں جہاں کی سعادتیں اپنے دامن میں سمیٹ لیتا ہے۔

اعمال صالحہ کی ادائیگی کے وقت نیت حسنہ بہت بڑی دولت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص عطیہ ہے جو وہ کسی کسی کو عطا فرمایا کرتا ہے۔ وہ آدمی جس کی تمنا اور حسرت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شہادت کی موت عطا فرمائے اور جہاد میں شریک ہونے کی نیت بھی کرتا ہے لیکن اس کے مقدر میں اس ظاہری جہاد میں شریک ہونا نہ تھا، اللہ رب العزت اس کو اس کی نیت صالحہ کا اجر یہ عطا فرمائے گا کہ قیامت کے دن وہ شہداء کی صف میں کھڑا ہوگا۔

اسی چیز کو مدنظر رکھ کر بعض بزرگان دین نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَكْمُلَ لَهُ عَمَلُهُ فَلْيُحْسِنْ نِيَّتَهُ. [1]

جسے یہ بات پسند ہو کہ اس کا عمل پایہ تکمیل تک پہنچے اسے چاہئے کہ وہ اپنی نیت درست کرے۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ مِنْكَ نِيَّتَكَ وَاِرَادَتَكَ. [2]

اے بندے! اللہ تعالیٰ تجھ سے تیرے حسن نیت اور نیک ارادے کا طلبگار ہے۔

دل کا فساد وبگاڑ انسان کی زندگی کی کمائی ضائع کردیتا ہے۔ دل کے فساد سے انسان مقربین کی فہرست سے اپنا نام خارج کروادیتا ہے اور نیت کی خرابی اسے بدبختوں کے زمرے میں دھکیل دیتی ہے۔

(۱) جامع العلوم والحکم ۱۰

(۲) جامع العلوم والحکم ۹

Marfat.com

دو سگے بھائی دنیا میں رہتے تھے ایک عابد وزاہد تھا اور وہ پہاڑ کی چوٹی پر فروکش تھا وہیں اس کی زندگی کے شب وروز عبادت الٰہی میں گزر رہے تھے۔اس کا دوسرا بھائی پہاڑ کے دامن میں رہتا تھا اس کے شب وروز فسق وفجور میں بسر ہو رہے تھے اور معصیت وگناہ اس کا شیوہ تھا۔ایک دن اس عابد و زاہد نے خواہش کی کہ ابلیس کو دیکھنا چاہئے تو ابلیس اس کے سامنے ظاہر ہوا اور فورا بولا:

اے عابد وزاہد!تو نے اپنی زندگی کے چالیس سال خواہ مخواہ مصیبت میں گزار دیئے ابھی چالیس سال مزید تیری زندگی کے باقی ہیں۔

اس عابد کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی اور وہ سوچنے لگا میں نے واقعی چالیس سال کا طویل عرصہ عبادت وریاضت میں گزار دیا۔دنیا کی عیش وآرام کا خیال تک نہ رکھا اب بیس سال دنیاوی عیش وعشرت میں گزارنے چاہئیں اور پھر بیس سال توبہ واستغفار کر کے عبادت میں گزارنے چاہئیں۔

اتنا سوچ کر وہ اپنے عبادت خانہ کو خیر باد کہہ کر پہاڑ سے نیچے اترنے لگا۔اور اس کا رخ اپنے بھائی کی طرف تھا جس کے گھر ہر قسم کی عیش وعشرت کا سامان تھا اور خدا سے غافل کرنے والی اور شیطان کا دوست بنانے والی ہر چیز موجود تھی۔

دوسری طرف اس کا بدکردار بھائی اپنی عیش وعشرت کی زندگی میں مست تھا کہ اچانک اسے خیال آیا۔

میں نے اپنی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں گزار دی میرا یہ بھائی اللہ تعالیٰ سے مناجات کا لطف حاصل کر رہا ہے اور اس کی عبادت کے انوار سے اپنے باطن کو منور کر رہا ہے۔میرا بھائی تو جنت میں جائے اور میں جہنم میں جاؤں۔اسی سوچ پر اس کے آنسو نکل آئے اور اپنا سب کچھ چھوڑ کر اپنے بھائی کی طرف روانہ ہوا۔

عجب منظر ہے عابد و زاہد گناہ کے ارادے سے نیچے آ رہا ہے اور فاسق وبدکار نیکی کے ارادے سے سرشار ہو کر اوپر جا رہا ہے۔

Marfat.com

جب دونوں بھائیں کے درمیان تھوڑا سافاصلہ رہ گیا تو عابد کا پاؤں پھسلا اور وہ اپنے بھائی پر گرااور وہ دونوں نیچے گر گئے اور دونوں نے دم توڑ دیا۔

عابد وزاہد کا حشر صرف فسادنیت سے بدوں کیساتھ ہوگا اور بدکار کا حشر صرف حسن نیت سے نیکوکاروں کے ساتھ ہوگا۔

حسن نیت جتنی عظیم دولت ہے فسادنیت اتنی ہی بڑی مصیبت ہے۔فسادنیت سے انسان کا دین وایمان تباہ ہوجاتا ہے لیکن حسن نیت سے تباہ شدہ دین وایمان میں بہار آجاتی ہے اور اس کی سعادت کا گلشن مہک اٹھتا ہے۔

-☆-

حضور رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے خوش نصیب کا ذکر فرمایا جس کی سابقہ زندگی گناہوں کی دلدل میں گزری اس سے وہ گناہ سرزد ہوئے کہ اس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔لیکن اللہ رب العزت نے اسے اس کی زندگی کے آخری لمحات میں اپنی طرف رجوع کی تڑپ اس کے دل میں پیدا فرمادی جس سے اس کی تقدیر بدل گئی۔

-☆-

عَنْ اَبِی سَعِیْدِاَلْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ رَجُلاً قَتَلَ تِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ نَفْساً،ثُمَّ عرضت لَہُ التَّوبَۃ فَسَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ،فَدُلَّ عَلَی رَاھِبٍ،فَاَتَاہُ فَقَالَ:اِنَّہُ قَتَلَ تِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ نَفْساً،فَھَلْ لَہُ مِنْ تَوْبَۃٍ؟فَقَالَ:

لَا،فَقَتَلَہُ فَکَمَّلَ بِہِ مِائَۃً،ثُمَّ سَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ، فَدُلَّ عَلَی رَجُلٍ عَالِمٍ،فَقَالَ اِنَّہُ قَتَلَ مِائَۃَ نَفْسٍ فَھَلْ لَہُ مِنْ تَوْبَۃٍ؟ قَالَ:

نَعَمْ.وَمَنْ یَحُوْلُ بَیْنَہُ وَبَیْنَ التَّوْبَۃِ؟اِنْطَلِقْ اِلَی اَرْضِ کَذَا وَکَذَا،فَاِنَّ بِھَا اُنَاساً

Marfat.com

يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ،فَاَعْبُدِاللّٰهَ مَعَهُمْ،وَلَاتَرْجِعْ اِلَى اَرْضِكَ،فَاِنَّهَااَرْضُ سَوْءٍ.

فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَانَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ،فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ،فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ:

جَاءَ تَائِبًامُقْبِلاًبِقَلْبِهِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالَى،وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ:اِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًاقَطُّ.فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِى صُوْرَةِ آدَمِيٍّ، فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ،فَقَالَ:

قِيْسُوامَابَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلَىٰ اَيَّتِهِمَاكَانَ اَدْنَى فَهُوَلَهُ. فَقَاسُوْا،فَوَجَدُوْهُ اَدْنَى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِىْ اَرَادَ.فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پہلی قوموں میں سے ایک آدمی نے ننانوے اشخاص کو قتل کر دیا۔ پھر اس نے کسی سے پوچھا روئے زمین میں سے بڑا عالم کون ہے۔ اسے ایک راہب کا پتہ بتایا گیا وہ اس راہب کے پاس پہنچا اور اس سے کہا:

صحیح الترغیب والترہیب	(۳۱۵۱)	۳-۲۲۱	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۴۶۱۳)	۴-۱۴	قال المحقق صحیح
سنن ابن ماجہ	(۲۶۲۲)	۲-۱۳	قال المحقق صحیح
صحیح البخاری	(۳۴۷۰)	۲-۹-۱۰	
صحیح الجامع الصغیر	(۴۴۵۹)	۲-۸۲۲	قال الالبانی صحیح
صحیح الجامع الصغیر	(۲۰۷۶)	۱-۴۱۶	قال الالبانی صحیح
مشکاۃ المصابیح	(۵۲۲۷)	۲-۴۴۴	
صحیح مسلم	(۲۷۶۶)	۴-۲۱۱۸	
غایۃ الاحکام	(۴۹۸)	۱-۲۶۹	
مسند الامام احمد	(۱۱۶۲۷)	۱۰-۲۲۶	قال شعیب الارنؤط صحیح
مسند الامام احمد	(۱۱۰۹۷)	۱۰-۶	قال شعیب الارنؤط صحیح

Marfat.com

میں نے ننانوے آدمی قتل کئے ہیں کیا میری توبہ ہوسکتی ہے؟

اس راہب نے جواب دیا:

تیری توبہ نہیں ہوسکتی (اسے غصہ آیا) اوراس نے اس راہب کوقتل کر کے سو کا عدد پورا کر دیا۔

پھر کچھ عرصہ کے بعد اس نے پوچھا:

دنیا کا سب سے بڑا عالم کون ہے؟

تو اسے ایک عام آدمی کا پتہ بتا دیا گیا۔

اس نے اس عالم سے کہا:

میں نے سو آدمیوں کو قتل کر دیا ہے کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟

اس عالم نے جواب دیا۔

تیرے لئے توبہ کا ابھی دروازہ کھلا ہے، تیرے اور تیری توبہ کے درمیان کون حائل ہوسکتا ہے؟ (اس جگہ کو چھوڑ جا) اور فلاں بستی میں چلا جا وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مگن رہتے ہیں تو بھی جا اوران کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر لیکن اس جگہ کی طرف پلٹ کر نہ آنا۔

وہ سو آدمیوں کو قتل کرنے والا توبہ کی نیت لے کر اللہ والوں کے ساتھ زندگی گزارنے کے ارادے سے روانہ ہوا لیکن اللہ تعالیٰ کی بے نیازی کہ وہ ابھی نصف راستہ ہی طے کر پایا تھا کہ پیام اجل آ گیا اور وہ وہیں فوت ہوگیا۔

اب رحمت والے فرشتے اور عذاب دینے والے فرشتے اس کی میت کے پاس اتر آئے۔ رحمت والے فرشتوں نے کہا: یہ تائب ہوکر دل وجان سے اللہ تعالیٰ کی طرف آ رہا تھا۔ لیکن عذاب والے فرشتے کہنے لگے: ابھی تک اس نے کوئی نیک عمل نہیں کیا۔

فرشتوں کی اس بحث وتکرار سے یہ بات عیاں ہے کہ اس کے پاس ابھی تک عمل نام کی کوئی چیز نہ تھی اس کے پاس سرمایہ تھا تو فقط نیت۔ وہ توبہ کی نیت سے اللہ والوں کی بارگاہ میں حاضری کیلئے جا رہا تھا۔

Marfat.com

ان فرشتوں کے پاس ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا جس کو دونوں گروہوں نے اپنا حکم یعنی فیصلہ کرنے والا جج تسلیم کرلیا۔اس فرشتے نے فیصلہ کیا۔

دونوں طرف کی زمین کی پیمائش کرو اگر وہ قریہ فاجرہ کے نزدیک ہوتو اسے ملائکہ عذاب لیجائیں اور اگر وہ قریہ صالحہ کے قریب ہوتو رحمت کے فرشتے لے جائیں۔

فرشتوں نے پیمائش کی تو جس طرف وہ ارادہ لے کر جارہا تھا اس جگہ کے وہ نزدیک تھا اس لئے رحمت کے فرشتے اسے لے گئے۔

-☆-

ایک اور روایت میں ہے کہ ہ قریہ صالحہ کی طرف صرف ایک بالشت نزدیک تھا تو اسے صالحین کے زمرے میں شامل کردیا گیا۔

ایک روایت میں ہے کہ:

اللہ رب العزت نے اس زمین کو جس کی طرف سے وہ آیا تھا حکم دیا تو پھیل جا وہ پھیل گئی اور اس زمین کو جس کی طرف وہ جارہا تھا فرمایا: قریب ہوجا وہ قریب ہوگئی۔پھر ارشاد فرمایا:

اب پیمائش کرو تو پیمائش سے وہ ایک بالشت بھر نیک لوگوں کی بستی کے قریب پایا گیا تو مغفرت سے نواز دیا گیا۔

اس شخص کی نیت اس درجہ کامل تھی کہ جب ملک الموت اس کی جان نکال رہا تھا تو یہ سینے کے بل گرا اور سرک کر نیک لوگوں کی بستی کے مزید قریب ہوگیا گویا وہ زبان حال سے کہہ رہا تھا:

الٰہی میری تو پکی نیت تھی کہ نیک لوگوں کے ساتھ زندگی گزاروں لیکن اب اگر زندگی نے وفا نہیں کی۔دم نکلتے نکلتے سینہ تو نیک لوگوں کی بستی کی طرف کرتا ہوا یہ کہہ رہا تھا:

جتنا میرے بس میں تھا نیکوں کے قریب ہوگیا ہوں الٰہی اب میرے گزشتہ گناہوں کو دیکھ لے جو ہیں تو بہت بڑے اور ناقابل معافی یا پھر میری اس نیت کو دیکھ لے۔اگر نیت کی صداقت ان

Marfat.com

گناہوں کا کفارہ ہوسکتی ہے تو مجھے نیت کا اجر عطا فرما۔

اللہ رب العزت نے اپنی شان کریمی سے اسے اس کی اس پر خلوص نیت کا جو اجر دیا اس سے اس خالق و مالک کی شان رحمت کا عجب اظہار ہوتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

نیت صالحہ
ہر چھوٹے بڑے کام میں

وَقَالَ بَعْضُهُمْ:

اِنِّی لَاُحِبُّ اَنْ یَکُوْنَ لِیْ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ نِیَّةٌ حَتّٰی فِی اُکْلِیْ،وَشُرْبِیْ، وَ نَوْمِیْ،وَدُخُوْلِیَ الْخَلَاءَ.

ترجمہ:

بعض اسلاف نے فرمایا:

میں یہ پسند کرتا ہوں کہ ہر چیز میں میری نیت نیت صالحہ ہو حتی کہ میرے کھانے ،میرے پینے،میرے سونے اور میرے واش روم جانے میں۔

-☆-

Marfat.com

اخلاص چھوٹے عمل کو بڑا بنا دیتا ہے

قَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ :

رُبَّ عَمَلٍ صَغِیْرٍ تکثّرہُ النِّیۃُ ،وَرُبَّ عَمَلٍ کَثِیْرٍ تُصَغِّرُہُ النِّیَۃُ .

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن المبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

کتنے ایسے چھوٹے عمل ہیں جنہیں نیت بڑا بنا دیتی ہے اور کتنے ایسے بڑے عمل ہیں جنہیں نیت چھوٹا کر دیتی ہے۔

-☆-

کَانَ الْفضَیل یُحَاسِبُ نَفْسَہُ وَیَقُوْلُ:

یَامسکینُ ، أنتَ مسیءٌ، وتری انکَ محسنٌ.

وَأنْتَ جَاھِلٌ، وَتَرَی أنَّکَ عَالِمٌ، وَبِخِیْلٌ وَتَرَی أنَّکَ کَرِیْمٌ، وَاَحْمَقُ وَتَرَی أنَّکَ عَاقِلٌ، اَجْلُکَ قَصِیْرٌ وَأملُکَ طَوِیْلٌ.

Marfat.com

ترجمہ:

حضرت فضیل بن عیاض- رضی اللہ عنہ- اپنے آپ کا محاسبہ کرتے تھے فرماتے تھے۔

اے مسکین تو گناہ گار ہے اور خیال کرتا ہے کہ تو نیک وکار ہے۔

اور تو جاہل ہے اور خیال کرتا ہے کہ تو عالم ہے۔

تو تو بخیل ہے اور خیال کرتا ہے کہ تو سخی وکریم ہے۔

تو احمق ہے اور خیال کرتا ہے کہ تو عاقل ہے۔

تیری عمر تھوڑی ہے اور تیری امیدیں زیادہ ہے۔

-☆-

یہ سوچ ایک مخلص اور خدا رسیدہ کی سوچ ہے حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ وہ بزرگ ہستی ہیں جن کے زھد وتقوی، اخلاص وللّٰہیت کی دھوم عالم میں مچی ہے۔ جنکی پارسائی کے چرچے زمین میں ہی نہیں آسمانوں پر بھی ہیں لیکن

وہ عالم تنہائی میں اپنے نفس سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اے نفس! تو سراپا گناہ ہے لیکن اپنے آپ کو پارسا کہتے ہو الخ

غور کیجئے!

کہاں ہمارے اسلاف اور کہاں ہم؟

وہ نیک ہوکر بھی اپنے آپ کو نیکوں میں شمار نہیں کرتے، وہ عابد وزاھد ہوکر بھی اپنے آپ کو سراپا گناہ وخطا تصور کرتے ہیں لیکن ہم

دن رات گناہوں میں مگن ہیں لیکن تمنا ہے کہ لوگ عابد وزاھد کہیں۔

دن رات فسق وفجور کی دکان داری کرتے ہیں لیکن اپنی پارسائی کے پھریرے آسمانوں پر

Marfat.com

لہرانا چاہتے ہیں۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین!

ہمیں اخلاص کی وہ دولت عطا فرما جوتو نے ہمارے اسلاف کوعطا فرمائی ہمیں وہ تعلق باللہ مرحمت فرما جوقرون اولی کے بزرگوں کے نصیب میں تھا۔ ہمارے احوال واعمال کودرست فرمااورہمیں صراط مستقیم پرگامزن فرما۔ نفس وشیطانی کی فریب کاریوں سے مامون ومحفوظ فرمااوراپنی یادکی لذت سے بہرہ ورفرما۔

-☆-

Marfat.com

سلطان الاولیاء کا اخلاص

قَالَ اَبُوْ یَزِیْدُ:

لَوْصَفَا لِیْ تَهْلِیْلَةٌ مَابَالَیْتُ بَعْدَهَا.

ترجمہ:

حضرت خواجہ بایزید بسطامی -رحمہ اللہ علیہ- نے فرمایا:

اگر زندگی میں ایک مرتبہ بھی خلوص دل سے مجھے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کہنا نصیب ہو جاتا تو مجھے اس کے بعد کوئی پرواہ نہیں کہ مجھ سے کیا سرزد ہوتا ہے۔

امام الاولیاء سرتاج ولایت حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ جن کے بارے میں حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا اولیاء کرام میں وہ مقام ہے جو حضرت جبریل امین کا فرشتوں میں مقام ہے۔

سبحان اللہ! اس قدر بلند مرتبت ہستی اور عجز وانکساری واخلاص کا یہ عالم کہ زندگی بھر اک ایک

Marfat.com

مرتبہ بھی اخلاص وللّٰہیت سے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادا ہو جائے تو پھر مجھے اس کے بعد کسی چیز کی کوئی پرواہ نہیں۔

وہ افراد جنہوں نے اس عالم گیتی کو اپنی پیشانی برسرزمین رکھ کر حسن بخشا، جنہوں نے اس دار دنیا میں ذکر الٰہی کی وہ مے پی اور پھر پلائی کہ اولیاء کرام انکے آستانہ پر جبینیں خم کرتے نظر آئے لیکن خود حالت یہ ہے کہ زندگی بھر کی کمائی کو کوئی اہمیت نہیں دے رہے بلکہ عرض کناں ہیں کہ اخلاص وللّٰہیت سے صرف اور صرف ایک مرتبہ کلمہ طیبہ ادا ہو جائے۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

-☆-

Marfat.com

حسن عمل سے آراستہ
مومن کا
اجر وثواب ضائع نہیں ہوتا

اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَانُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا.

ترجمہ:

بے شک جولوگ ایمان لائے اورانہوں نے نیک اعمال کئے تو ہم اچھے عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

-☆-

جس آدمی کواللہ تعالیٰ نے حسن عمل کی سعادت بخشی ہے اس کا عمل بارگاہ الٰہی میں محمود ومقبول ہے۔عمل میں حسن دووجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

(۱)۔عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا جائے۔

سورۃ الکہف ۳۰

Marfat.com

(۲)۔عمل سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو۔

جوعمل اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا جائے مگراس پرسنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نہ ہووہ عمل بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں۔عمل وہی مقبول ہے،اسی عمل کوشرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے جواللہ تعالیٰ کیلئے ہواوراس پراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ثبت ہو۔

اے اللہ!

ہمیں اپنی خواہشات کی غلامی سے نجات عطافرما،ہمیں اپنی رضا کی سعادت سے بہرہ ورفرما اورہمیں اپنی زندگی کے تمام اعمال سنت مبارکہ کے مطابق بسر کرنے کی سعادت نصیب فرما۔

-☆-

Marfat.com

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا مشتاق
صرف اور صرف
اللہ تعالیٰ کیلئے عبادت کرے

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۝

ترجمہ:

جسے اپنے رب سے ملاقات کا یقین ہے، اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا یقین اور پھر اس ملاقات کی تڑپ اہل ایمان کے ایمان کی حرارت کا نتیجہ ہے۔ جس سے محبت ہو جس کے عشق کا سودا سر میں سمایا ہو انسان اس سے ملاقات تک بے قرار رہتا ہے اس کی دید کیلئے تڑپتا ہے۔

سورۃ الکہف ۱۱۰

Marfat.com

ہر محبوب سے ملاقات کا کوئی نہ کوئی ضابطہ ہوتا ہے تو معبود برحق ،محبوب حقیقی اللہ جل شانہ سے ملاقات کیلئے اعمال صالحہ کا بجالانا نہایت اہم ہے۔اس کے حضور سر بندگی جھکا کر سبحان ربی الاعلیٰ کا ورد کرنا نہایت ضروری ہے،اس کے ذکر سے زبان تر وتازہ رکھنا پھر دل میں اس کی یاد کی قندیل فروزاں کرنا لازم ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک اور ضابطہ ہے کہ:

اس کی عبادت و بندگی میں کسی کو شریک نہیں ٹھہرانا۔

بندگی صرف اور صرف وحدہ لاشریک کی،عبادت فقط ذات پروردگار کی۔جیسے وہ یکتا وواحد ہے ایسے ہی جب اس کی عبادت کرنی ہے تو عابد کے تصور میں بھی کسی اور کا خیال نہیں آنا چاہئے۔دوران بندگی اگر یہ خیال آ گیا کہ لوگ میری اس عبادت کو اچھی نظر سے دیکھیں،یا لوگ مجھے عبادت گزار کہیں تو پھر وہ عبادت ذات یکتا کیلئے نہیں بلکہ یہ عبادت لوگوں کیلئے ہے۔اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے:

میری ملاقات کے امیدوار و!

عبادت صرف اور صرف میری اس میں ریا اور دکھلاوا نام کی کوئی چیز نہیں اگر تم اس پر صدق دل سے کاربند رہے،یعنی بندگی صرف اللہ کی،عبادت صرف معبود حقیقی کی تو سن لو:

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰه لِقَاءَ هُ

جو اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے۔

جس خوش نصیب سے اللہ تعالیٰ ملاقات چاہتا ہو اس کے نیک بخت اور سعید ہونے میں کسے کلام ہے۔نیک بخت اور سعادت مند وہی ہے جس سے اس کا خالق و مالک راضی ہو جائے تو رضائے الٰہی کے حصول کیلئے ریا کاری ،نام ونمود، دکھلاوہ سب کچھ دل سے نکال کر دل کو اخلاص کا آئینہ بنانا پڑے گا۔تا آنکہ جب بھی کسی دل والے کی اس کے دل پر نظر پڑے تو دل میں توحید کا آفتاب پوری آب وتاب سے فروزاں ہو پھر اس آفتاب کی کرنیں جس جس دل میں پڑتی جائیں وہ دل بھی رشک قدسیاں بنتا جائے۔

Marfat.com

امام الاولیاء حضرت خواجہ حاتم اصم رحمہ اللہ علیہ
کا ارشاد گرامی

قَالَ حَاتَمُ الْاَصَمُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ :

تَعَاهَدْ نَفْسَکَ فِیْ ثَلَاثٍ:

اِذَاعَمِلْتَ،فَاذْکُرْ نَظَرَ اللّٰهِ اِلَیْکَ،

وَاِذَا تَکَلَّمْتَ فَاذْکُرْ سَمْعَ اللّٰهِ مِنْکَ،

وَاِذَاسَکَتَّ فَاذْکُرْ عِلْمَ اللّٰهِ فِیْکَ.

ترجمہ:

حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

اپنے نفس کو تین چیزوں کا خوگر بنالے:

جب تو کوئی کام کرنے لگے تو یاد کر کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے۔

جب تو بات کرنے لگے تو یاد کر کہ اللہ تعالیٰ تیری باتیں سن رہا ہے۔

تہذیب الصفی ۲-۹-۹

Marfat.com

اور جب تو خاموش ہو جائے تو یاد کر کہ اللہ تعالیٰ تیرے بارے میں سب کچھ جانتا ہے۔

-☆-

بڑوں کی باتیں بڑی ہوتی ہیں یہ حکمت کی معدن سے نکلے ہوئے جواہرات ہیں جن کی چمک دلوں کو چمکا دیتی ہے اور جن کی روشنی سے تاریک سینے منور ہو جاتے ہیں۔

جب درج بالا تین چیزوں کا عادی وخوگر ہو جائے تو سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی عنایات کریمانہ کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

جب کوئی کام کرنے لگے تو یاد کرے کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ جب یہ اعتقاد ہوگا تو وہ کوئی گناہ ومعصیت نہیں کرے گا۔ نافرمانیوں سے اپنا دامن بچا لے گا، بلکہ نیکی کرے گا تو خلوص سے کرے گا۔ جب اس کا ایمان کامل ہو کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے تو اس کی تمام حرکات وسکنات شریعت کے دائرے میں آجائیں گی۔ اس کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا سب رضائے الٰہی کے سانچے میں ڈھلا ہوگا۔

جب گفتگو کرنے لگے تو اسے یقین کامل ہو کہ اس کا اللہ اس کی باتیں سن رہا ہے تو سمجھ لیجئے اس کی زبان کو تالا لگ جائے گا۔ وہ ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہیں نکالے گا جو کل اس کیلئے وبال جان بن جائے۔ ایسی کوئی بات نہیں کرے گا جس سے اس کے دین وایمان کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو۔ بلکہ وہ ایسی محفل سے بھی اٹھ کر چلا جائے گا جس میں نامناسب گفتگو ہو رہی ہو۔

پھر اس اللہ کے بندے کی زبان ہر وقت ذکر الٰہی کرے گی، تلاوت قرآن کے مزے لے گی، لوگوں کو نیکی کی ترغیب دے گی اور برائی سے روکے گی۔ پھر وہ چلتا پھرتا مبلغ وداعیہ بن جائے گا۔ وہ اسلام کی نورانی قندیل ہاتھ میں لے کر دوستوں کی محفل میں بیٹھے گا۔ جس قندیل کے انوار سے وہ خود ہی نہیں بلکہ اس کے دوستوں کے سینے بھی نور وفروزاں ہو جائیں گے۔

وہ بات کرنے لگے تو فوراً اسے یاد آئے گا کہ اس کی باتیں اللہ ذوالجلال سن رہا ہے تو فضول گفتگو سے بھی گریز کرے گا۔ بلکہ اپنے دوستوں اپنے بچوں کو بھی نیکی کی تلقین کرے گا کیونکہ اسے علم ہے جو نیکی

Marfat.com

کی ترغیب دیتا ہے، جو اسلام کے نور کو پھیلانے کیلئے اپنی زبان کھولتا ہے اس کا خالق و مالک اس سے راضی ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔

جب وہ کہیں خاموش بیٹھے تو اسے یاد آئے کہ میرے بارے میں اللہ سب کچھ جانتا ہے تو پھر اس کا اٹھنا عام لوگوں کی طرح نہ ہوگا بلکہ اس کی خاموشی میں بھی رضائے الٰہی کا جذبہ ہوگا۔ وہ دل کو تمام کدورتوں سے پاک وصاف کرے گا۔ خاموشی کی حالت میں بھی کسی کے بارے میں برا نہیں سوچے گا بلکہ وہ سوچے گا تو ہر ایک کی خیر سوچے گا۔ وہ غور کرے گا تو اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ کے دین کا غلبہ ہوسکتا ہے۔ وہ نور اسلام کو چار سو پھیلانے کے بارے میں سوچے گا۔ تو جس کا بیٹھنا اور سوچنا اسلام کی اشاعت کیلئے ہو، جس کی خاموشی نور اسلام کو دوسروں تک پہنچانے کیلئے غور وفکر پر مبنی ہو تو ایسی خاموشی ہزار گفتگو سے افضل ہے۔ ایسی خاموشی جو فکر اسلام پر مبنی ہو وہ بڑے بڑے اعمال سے افضل و برتر ہے۔

-☆-

Marfat.com

آخرت کو مدنظر رکھنے والا
اخلاص سے آراستہ ہوتا ہے

قَالَ رَجُلٌ لِاَبِی الدَّرْدَاء: اَوْصِنِی، فَقَالَ لَهُ:
اذْكُرْ يَوْمًا تَصِيْرُ السَّرِيْرَةُ فِيْهِ عَلَانِيَةً.

ترجمہ:

ایک آدمی نے حضرت ابودرداء- رضی اللہ عنہ- سے عرض کی:
مجھے کوئی نصیحت فرمایئے:
آپ نے ارشاد فرمایا:
اس دن کو یاد رکھو جس دن راز ظاہر ہو جائیں گے۔

-☆-

یہ کتنی اچھی نصیحت ہے اگر اس پر تھوڑی سے بھی توجہ کی جائے تو انسان سراپا اخلاص بن جاتا ہے۔

تنبیہ المغترین ۱۱۴
حدیث الاخلاص ۵۹۱

Marfat.com

جسے یہ یقین ہو اور اس کے سامنے ہو کہ وہ دن آنے والا ہے جب کوئی بھی چھپی چیز چھپی نہیں رہے گی۔ بلکہ ظاہر و باطن برابر ہوں گے تو انسان ابھی سنبھل جائے گا اور کوئی گناہ و نافرمانی نہیں کرے گا۔ بلکہ اگر اس کا پاؤں پھسلنے بھی لگے گا تو فوراً ہوشیار ہو جائے گا اور اپنے آپ کو گناہ و نافرمانی کی دلدل میں گرنے سے بچا لے گا۔

-☆-

Marfat.com

ہر قول وفعل اللہ تعالیٰ کیلئے کرنے والا
خیر و بھلائی سے آراستہ ہوتا ہے

قَالَ الْفَضَيْلِ بْنِ عَيَّاضٍ: كَانَ يُقَالُ:

لَا يَزَالَ الْعَبْدُ بِخَيْرٍ مَاإِذَا قَالَ قَالَ لِلّٰهِ،وَإِذَاعَمِلَ عَمَلٍ لِلّٰهِ.

ترجمہ:

حضرت فضیل بن عیاض- رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

اہل خیر وصلاح کی بات کہی جاتی ہے کہ:

بندہ خیر و بھلائی میں رہتا ہے جب وہ بات کرے تو اللہ کے لئے کرے، جب کوئی عمل کرے اللہ کے لئے کرے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کے لئے قول وعمل کرنے والا دونوں جہاں کی سعادتیں سمیٹ لیتا ہے۔

تعطیر الانفاس ۵۹۲

Marfat.com

اس کے مقام ومرتبہ کوکون پہنچ سکتا ہے جوزبان سے جوبھی کلمہ نکالے اس سے اس کا مطلب اللہ کا راضی ہوجانا ہے اور جوبھی عمل کرے اس سے اس کی غرض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔

ایسے آدمی کے بختوں کوسلام کرنے کو جی چاہتا ہے جوسر سے پاؤں تک رضائے الٰہی کے جذبے سے سرشار ہوتا ہے۔ اسکا علم ونظر کسی اور کوخوش کرنا نہیں اس کی غرض کسی آدمی سے ڈر لینا نہیں بلکہ وہ ان سب چیزوں سے بے نیاز ہوجاتا ہے۔ اس کی نظر مخلوق سے ہٹ کر خالق پر چلی جاتی ہے۔ وہ اللہ وحدہ لاشریک کا طالب ہوا کرتا ہے۔ اس کوخوش کرنے کے لئے اپنی زندگی کی ساعتیں خرچ کرتا ہے۔ یقیناً ایسا آدمی بلند بہت بلند ہے۔

-☆-

قَالَ اَبُو حَازِمٍ:

عِنْدَ تَصْحِيْحِ الضَّمَائِرِ تُغْفَرُ الْكَبَائِرُ،

وَإِذَا عَزَمَ الْعَبْدُعَلَى تَرْكِ الْآثَامِ اَمَّهُ الْفُتُوْحُ.

ترجمہ:

حضرت ابوحازم- رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

جب ضمائر صحیح ہوجائیں تو کبائر بھی معاف کردیئے جاتے ہیں۔

جب بندہ گناہوں کے ترک کا پختہ ارادہ کرے تو اسے فتوحات ملائکرتی ہیں۔

-☆-

دل دنیا کی آلائشوں سے پاک وصاف ہو، دل میں دنیا کی کوئی غرض نہ ہو، دل اس دنیا سے

تہذیب الحلیۃ ۱-۵۱۹

تعطیر الانفاس ۵۹۳

Marfat.com

داغوں سے معرا ہوتو پھر ایسے شخص کے کبیرہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ جب دل میں اللہ تعالی کے علاوہ کوئی خیال ہی نہیں، جب نہاں خانہ دل میں خالق و مالک کے علاوہ کسی اور کا گزر ہی نہیں تو ایسے شخص سے اگر کوئی کبیرہ گناہ سرزد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے کبیرہ گناہ کو معاف فرما دیتا ہے۔

مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهُ۔

جو اللہ تعالیٰ کا ہو گیا اللہ تعالیٰ اس کا ہو گیا۔

-☆-

قَالَ رَجُلٌ لِمُحَمَّدِ بْنِ النَّضر: اَيْنَ اَعْبُدُاللّٰهَ؟

قَالَ: اَصْلِحْ سَرِيْرَتَکَ وَاعْبُدْهُ حَيْثُ شِئْتَ.

ترجمہ:

حضرت محمد بن نضر اللہ -رضی اللہ عنہ- سے ایک آدمی عرض کرتا ہے:

حضور میں کہاں اللہ تعالی کی عبادت کروں؟

آپ نے ارشاد فرمایا:

اپنا باطن درست کر لے پھر جہاں تیرا جی چاہے اس کی بندگی کر۔

-☆-

انسان کبھی کبھی سوچتا ہے کہ اے کسی ارفع و اعلیٰ جگہ پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیے، اپنے خالق و مالک کو کسی طیب و طاہر جگہ یاد کرنا چاہیے۔ لیکن وہ اپنے آپ کو بھول جاتا ہے وہ اپنے باطن کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ نہ اسے پاک وصاف کرنے کی سعی کرتا ہے۔ جب باطن ہی صاف نہ ہو تو پاک و صاف جگہ کی تلاش چہ معنی دارد؟

تعطیر الانفاس ۵۹۳

Marfat.com

انسان پہلے اپنے باطن کو صاف کرے، حسد، کینہ، بغض، تکبر اور ریا کاری جیسی قبیح بیماریوں سے نجات حاصل کرے کہ اس باطن میں سوائے اللہ تعالیٰ کی رضا کے اور کچھ نہ رہے۔ سوائے خالق و مالک کی چاہت ومحبت کے کچھ دکھائی نہ دے تو پھر وہ اللہ کو جہاں بھی یاد کرے گا کریم اللہ کی اس پر مسلسل پھوار ہوگی۔ اور رحمت الٰہی سے یوں سرشار رہے گا کہ پھر قدسیوں سے بھی برتر وافضل قرار پائے گا۔

-☆-

قَالَ ذُوالنُّوْنِ:

اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا عَبَدُوْهُ بِخَالِصٍ مِنَ السِّرِّ،فَشَرَّفَهُمْ بِخَالِصٍ مِنْ شُكْرِهٖ.

ترجمہ:

حضرت ذوالنون مصری - رحمہ اللہ - نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو خلوص دل سے یاد کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خالص شکر سے سرفراز فرمایا:

-☆-

اب اللہ تعالیٰ کو خلوص دل سے یاد کرنا بہت سی نعمتوں کے ساتھ خالص شکر کی دولت بھی لے جاتا ہے اور جسے خالص شکر مل جائے اس کے انعامات لامحدود اور اس کے درجات ترقی پذیر ہیں۔

کیونکہ وعدہ الٰہی ہے:

وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ.

اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔

خالص شکر کی دولت سے مالا مال انعامات ہی انعامات لیتا جاتا ہے۔ وہ جیسے جیسے زندگی کی

تہذیب الحلیہ ۳-۲۲۵

حدیث الاخلاص ۵۹۴

Marfat.com

منزلیں طے کرتا ہے اس کی بندگی میں، اسکی تسبیح ومناجات میں، اس کے مسجدوں میں اس کی دعاؤں میں زیادہ نکھار آتا جاتا ہے۔

کیونکہ وعدہ الٰہی کے مطابق اسے مزید سے سرفراز کیا جاتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

منصور بن المعتمر

كَانَ إِذَاصَلّٰى الْفَجْرَ،أَظْهَرَ النِّشَاطَ لِأَصْحَابِهِ،وَيُمْلِىْ عَلَيْهِمِ الْحَدِيْثِ، وَلَعَلَّهُ بَاتَ قَائِمًاعَلَى أَطْرَافِهِ،كُلُّ ذَلِكَ لِيُخْفِىْ عَنْهُمُ الْعَمَلَ.

ترجمہ:

حضرت منصور بن معتمر -رحمہ اللہ-:

جب صلاۃ فجر ادا کرتے تو اپنے اصحاب کے سامنے نشاط وحسی کا اظہار کرتے اور انہیں احادیثِ مبارکہ لکھواتے، حالانکہ وہ رات بھر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہے ہوتے۔ یہ ایسا اس لئے کرتے کہ ان کی شب بیداری لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل رہے۔

-☆-

یہ مخلص صادقین ہیں جو جو بھی عمل کرتے اللہ تعالیٰ کے لئے کرتے۔ اس میں دکھاوا نام کی کوئی چیز نہ ہوتی بلکہ وہ ہر لمحہ ہر گھڑی خالق ومالک کی رضا کے طلب گار رہتے۔ وہ اپنی نیکیاں بھی چھپاتے کیونکہ وہ اس کا اجر وثواب مخلوق سے نہیں لینا چاہتے۔

Marfat.com

جب مخلوق سے کوئی غرض نہیں تو پھر اس کو اپنا عمل کیوں بتایا جائے۔

ایسے خوش قسمت افراد قیامت کے دن دیکھنے کے لائق ہوں گے۔ ان سراپا اخلاص کو انوار وتجلیات الٰہیہ گھیرے ہوئے ہوں گی اور یہ جہاں جہاں سے گزریں گے وہ جگہ نور علی نور ہو جائے گی۔

-☆-

Marfat.com

حضرت محمد بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ

مُحَمَّدُ بْنُ اَسْلَمَ يَقُوْلُ:

((لَوْقَدَرْتُ أَنْ أَتَطَوَّعَ حَيْثُ لَايَرَانِيْ مَلَكَايَ لَفَعَلْتُ؛ خَوْفًامِنَ الرِّيَاءِ)).

ترجمہ:

حضرت محمد بن اسلم- رحمہ اللہ- فرماتے ہیں:

اگر مجھ میں یہ قوت ہوتی کہ نوافل ایسی جگہ ادا کرتا جہاں میرے اعمال لکھنے والے فرشتے بھی نہ دیکھ پاتے تو میں ایسا کرگزرتا ریاکاری کے خوف سے۔

-☆-

یہ وہ سعید لوگ ہیں جو ریاکاری سے دور بہت دور ہیں۔ یہ جانتے ہیں کہ ان کا کوئی عمل مخلوق کی نظر میں نہ آئے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے جذبہ میں اس درجہ فانی ہوتے ہیں کہ وہ چاہتے ہیں کراما کاتبین: اعمال لکھنے والے معزز فرشتے۔ ان کے اعمال سے واقف نہ ہوں۔ کیونکہ آخر یہ فرشتے بھی تو مخلوق ہیں۔ انہوں نے اپنا عمل ان کے لئے نہیں کیا بلکہ خالق و مالک کے

Marfat.com

لئے کیا ہے اور وہ صرف اور صرف اللہ کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔

اے اللہ!

اے ارحم الراحمین!

ایسے سعید لوگوں کے طفیل ہمیں بھی اخلاص کی دولت نصیب فرما، ہمیں بھی یہ جذبہ نصیب فرما کہ صرف اور صرف تیرے لئے تیری بندگی کریں اور تیرے احکامات کی تکمیل کریں۔

-☆-

Marfat.com

ایوب السختانی

كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ كُلَّهُ،فَيُخْفِيْ ذَلِكَ،فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الصَّبَاحِ رَفَعَ صَوْتَهُ، كَأَنَّهُ قَامَ تِلْكَ السَّاعَةِ.

ترجمہ:

حضرت ایوب سختیانی -رحمہ اللہ-:

ساری رات قیام کرتے اور لوگوں سے پوشیدہ رکھتے۔ جب صبح کا وقت ہوتا تو اپنی آواز بلند کرتے تا کہ اھل خانہ کو معلوم ہو کہ وہ ابھی سو کے اٹھے ہیں۔

-☆-

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کو مطلوب
کثرتِ عمل نہیں بلکہ حُسنِ عمل

هُوَالَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّکَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا. [1]

ترجمہ:

وہی ذات ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا، تاکہ تمہارا امتحان لے کہ تم میں زیادہ اچھے عمل کرنے والا کون ہے؟

-☆-

اِنَّا جَعَلْنَا مَاعَلَی الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا. [2]

(۱) سورہ ہود ۷

(۲) سورہ الکہف ۷

Marfat.com

ترجمہ:

جو کچھ زمین پر ہے اسے ہم نے اس (زمین) کیلئے باعث زینت بنایا تا کہ ہم ان کو آزمائیں کہ ان میں سے کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے۔

-☆-

اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَانُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۔ [1]

ترجمہ:

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے تو ہم اچھے عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

-☆-

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۝ ۔ [2]

ترجمہ:

جس نے موت اور زندگی کی تخلیق کی تا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے اور غالب ہے، معاف کرنے والا ہے۔

-☆-

(۱) سورۃ کہف ۳۰

(۲) سورۃ ملک ۲

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا حکم
عبادت اخلاص سے کرو

وَمَآ أُمِرُوٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ○.

ترجمہ:

ان کو یہی حکم دیا گیا ہے کہ وہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں، یکسو ہو کر اور نماز پڑھیں ،زکوٰۃ دیں اور یہی سچا دین ہے۔

-☆-

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کو قربانی کا گوشت مطلوب نہیں

بلکہ

اسکی بارگاہ میں تقوی دیکھا جاتا ہے

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَاوَلَادِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ.

ترجمہ:

اللہ کو جانوروں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا، البتہ تمہارا تقوی اس تک پہنچتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

اللہ تعالیٰ
ہر انسان کے ظاہر و باطن کو جانتا ہے

قُلْ إِنْ تُخْفُوْا مَافِیْ صُدُوْرِکُمْ أَوْ تُبْدُوْهُ یَعْلَمْهُ اللّٰهُ .

ترجمہ:

آپ کہہ دیجئے اگر تم اپنے سینوں میں کوئی بات چھپاؤ یا اس کو ظاہر کردو اللہ سب جانتا ہے۔

-☆-

آل عمران ۲۹

Marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

((لَاهِجْرَةَ بَعْدَالْفَتْحِ،وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِیَّةٌ،وَإِذَااسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا)).

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فتح کے بعد ہجرت نہیں، البتہ جہاد اور نیت باقی ہیں۔ جب تمہیں جہاد پر نکلنے کیلئے طلب کیا جائے تو بلا تامل نکل کھڑے ہو۔

-☆-

صحیح البخاری	(۳۰۷۷)	۲-۹۴۶	
صحیح البخاری	(۳۹۰۰)	۳-۱۱۹۱	
صحیح البخاری	(۴۳۱۲)	۳-۱۳۰۱	
صحیح مسلم	(۱۸۶۴)	۳-۱۴۹۸	
صحیح الجامع الصغیر	(۵۶۳۷)	۲-۱۲۵۵	قال الالبانی صحیح
الارواء الغلیل	(۱۱۸۷)	۵-۸	قال الالبانی صحیح
الارواء الغلیل	(۱۲۰۹)	۵-۳۴	قال الالبانی صحیح
مشکوٰۃ المصابیح	(۳۸۴۲)	۴-۱۱	
صحیح ابن حبان	(۴۶۲۷)	۱۱-۲۰۹	قال شعیب الارنؤوط صحیح
مسند الامام احمد	(۱۹۹۱)	۲-۲۰۷	قال احمد محمد شاکر صحیح
مسند الامام احمد	(۲۳۹۲)	۳-۹۵	قال احمد محمد شاکر صحیح
مسند الامام احمد	(۳۳۳۵)	۳-۳۱۵	قال احمد محمد شاکر صحیح
صحیح سنن ابوداؤد	(۲۴۸۰)	۲-۹۰	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن الترمذی	(۱۵۹۰)	۲-۲۰۵	قال الالبانی صحیح

Marfat.com

عَنْ أَبِیْ یَزِیْدَمَعْنِ بْنِ یَزِیْدَبْنِ الأَخْنَسِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَهُوَ وَأَبُوْهُ وَجَدُّهُ صَحَابِیُّوْنَ، قَالَ:

كَانَ أَبِیْ یَزِیْدُ أَخْرَجَ دَنَانِیْرَ یَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَرَجُلٍ فِیْ الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَافَأَتَیْتُهُ بِهَافَقَالَ: وَاللّٰهِ! مَاإِیَّاکَ أَرَدْتُ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

((لَکَ مَانَوَیْتَ یَایَزِیْدُ!وَلَکَ مَا أَخَذْتَ یَامَعْنُ)).

ترجمة الحدیث:

حضرت ابو یزید معن بن یزید بن اخنس رضی اللہ عنہم (یہ معن خود اس کے باپ یزید اور دادا اخنس تینوں صحابی ہیں) نے بیان فرمایا: کہ میرے باپ یزید نے کچھ دینار صدقے کیلئے نکالے اور وہ انہیں مسجد (نبوی) میں ایک آدمی کے پاس رکھ آئے (تا کہ وہ کسی ضرورت مند کو دے دیں)۔ میں مسجد میں آیا تو میں نے وہ دینار اس سے لے لئے (کیونکہ میں ضرورت مند تھا) اور وہ (گھر) لے آیا۔ (جب والد کو معلوم ہوا) تو انہوں نے فرمایا:

واللہ! تجھ کو دینے کا تو میں نے ارادہ ہی نہیں کیا تھا۔ چنانچہ میں اپنے والد کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آیا اور یہ جھگڑا آپ کے سامنے پیش کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے یزید! تیرے لئے تیری نیت کا ثواب ہے اور اے معن تو نے جو لیا ہے وہ تیرے لئے (جائز) ہے۔

-☆-

صحیح البخاری	(۱۴۲۲)	۱-۴۲۴	
صحیح الجامع الصغیر	(۵۱۵۷)	۲-۹۱۷	قال الالبانی صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۱۹)	۱-۱۱۲	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۲۳)	۱-۶۸	قال المحقق صحیح
مسند الامام احمد	(۱۵۸۰۴)	۱۲-۳۴۸	قال حمزہ احمد الزین صحیح

Marfat.com

اخلاص سے آراستہ عمل
کے ذریعے
جنت میں درجات بلند ہوتے ہیں

عَنْ سَعْدِبْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ نِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِیْ عَامَ حِجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِیْ فَقُلْتُ:

يَارَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ!إِنِّیْ قَدْ بَلَغَ بِیْ مِنَ الْوَجْعِ مَا تَرَى، وَأَنَاذُوْ مَالٍ وَلَايَرِثُنِیْ إِلَّاابْنَةٌ لِیْ،أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَیْ مَالِیْ؟قَالَ:

((لَا)).قُلْتُ:فَالشَّطْرُ يَارَسُوْلَ اللّٰه؟فَقَالَ:

((لَا)).قُلْتُ: فَالثُّلُثُ يَارَسُوْلَ اللّٰه؟قَالَ:

((الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ–أَوْكَبِيْرٌ–إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌمِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِهَاوَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَاحَتَّى مَاتَجْعَلُ فِیْ فِیْ امْرَأَتِكَ)).

Marfat.com

قَالَ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِیْ؟ قَالَ:

((إِنَّکَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِیْ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، وَلَعَلَّکَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰی يَنْتَفِعَ بِکَ أَقْوَامٌ وَيَضُرَّ بِکَ آخَرُوْنَ. اَللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِیْ هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰی أَعْقَابِهِمْ، لٰکِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ)).

يَرْثِیْ لَهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَکَّةَ.

ترجمة الحديث:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری بیمار پرسی کیلئے حجۃ الوداع کے سال حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مجھے اس وقت شدید درد تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ دیکھ رہے ہیں کہ میرا درد کیسی شدت اختیار کر گیا ہے۔ میں صاحب مال ہوں لیکن میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہی ہے۔ کیا میں اپنے مال کا دو تہائی (۲/۳) حصہ خیرات کر دوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نہیں۔

صحیح البخاری	(۱۲۹۵)	۱-۳۸۶	
صحیح البخاری	(۲۷۴۲)	۲-۸۴۲	
صحیح مسلم	(۱۶۲۸)	۳-۱۲۵۰	
صحیح الجامع الصغیر	(۳۰۸۲)	۱-۵۹۱	قال الالبانی صحیح
الارواء الغلیل	(۸۹۹)	۳-۴۱۶	قال الالبانی صحیح
مشکاۃ المصابیح	(۳۰۰۷)	۳-۲۳۹	
مسند الامام احمد	(۱۴۸۲)	۲-۲۲۸	قال احمد محمد شاکر صحیح
مسند الامام احمد	(۱۴۸۸)	۲-۲۳۱	قال احمد محمد شاکر صحیح
صحیح سنن ابوداؤد	(۲۸۶۴)	۲-۲۰۵	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن الترمذی	(۲۱۱۶)	۲-۴۲۷	قال الالبانی صحیح
سنن ابن ماجہ	(۲۷۰۸)	۳-۳۱۵	قال المحقق صحیح

Marfat.com

میں نے کہا: آدھا مال؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا پھر یارسول اللہ! ایک تہائی (۱/۳) مال صدقہ کردوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تیسرا حصہ (تم خیرات کر سکتے ہو) اور تیسرا حصہ بھی زیادہ یا بڑا ہے۔ اس لئے کہ تم اپنے وارثوں کو صاحب حیثیت چھوڑ کر جاؤ، یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں کنگال کر کے جاؤ اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ (یاد رکھو) تم جو بھی اللہ کی رضا کیلئے خرچ کرو گے تو اس پر تمہیں اجر ملے گا۔ حتی کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے (اس پر بھی ثواب ہوگا)۔

میں نے کہا: یارسول اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں کے بعد پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ (یعنی میرے ساتھی مجھ سے پہلے فوت ہو جائیں گے اور میں دنیا میں اکیلا رہ جاؤں گا؟)۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

(اگر ایسا ہوا بھی تو کیا؟ یہ تمہارے حق میں اچھا ہی ہے) اس لئے کہ ساتھیوں کی وفات کے بعد جب تم ان کے پیچھے رہ جاؤ گے تو جو بھی عمل اللہ کی رضا کیلئے کرو گے اس سے تمہارے درجے میں زیادتی اور بلندی ہی ہوگی۔ نیز شاید تمہیں مزید زندگی گزارنے کا موقع دیا جائے۔ حتی کہ کچھ لوگ (اہل ایمان) تم سے فائدہ اٹھائیں اور کچھ دوسرے لوگوں (کافروں) کو تم سے نقصان پہنچے۔

(پھر آپ نے دعا فرمائی) اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو جاری (پورا) فرما دے اور ان کو ان کی ایڑیوں پر نہ لوٹانا۔ لیکن قابل رحم سعد بن خولہ ہیں۔ ان کیلئے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت کی دعا فرماتے تھے اس لئے کہ وہ مکے میں فوت ہوئے تھے۔

-☆-

Marfat.com

عَنْ أَبِیْ بَکْرَةَنُفَیْعِ بِنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

((إِذَاالْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِیْ النَّارِ)). قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَاالْقَاتِلُ فَمَابَالُ الْمَقْتُوْلِ؟قَالَ:

((إِنَّهُ کَانَ حَرِیْصًاعَلَی قَتْلِ صَاحِبِهٖ)).

صحیح البخاری	(۳۱)	۱-۳۵	
صحیح البخاری	(۷۰۸۳)	۴-۲۲۱۵	
صحیح البخاری	(۶۸۷۵)	۴-۲۱۴۴	
صحیح مسلم	(۲۸۸۸)	۴-۲۲۱۳	
صحیح الجامع الصغیر	(۳۸۷)	۱-۱۳۰	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۲۸۳۵)	۳-۴۷۴	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۲۸۱۱)	۳-۶۸	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن ابی داؤد	(۴۲۶۸،۴۲۶۹)	۳-۱۴	قال الالبانی صحیح
صحیح ابن حبان	(۵۹۴۵)	۱۳-۲۷۳	قال شعیب الارنؤوط صحیح علی شرط مسلم
صحیح ابن حبان	(۵۹۸۱)	۱۳-۳۱۹	قال شعیب الارنؤوط صحیح علی شرط مسلم
السنن الکبری	(۳۵۷۲)	۳-۴۶۴	
سنن ابن ماجہ	(۳۹۶۴)	۴-۳۷۹	قال المحقق صحیح
سنن ابن ماجہ	(۳۹۶۵)	۴-۳۷۹	قال المحقق صحیح
صحیح سنن النسائی	(۴۱۲۷)	۳-۱۰۶	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن النسائی	(۳۵،۳۴،۳۳،۳۲،۳۱،۳۰،۲۹،۴۱۲۸)	۳-۸،۷،۱۰۶	قال الالبانی صحیح
مسند الامام احمد	(۱۹۶۳۹)	۱۵-۲۴	قال حمزۃ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۲۰۳۰۳)	۱۵-۲۱۱	قال حمزۃ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۲۰۳۱۸)	۱۵-۲۱۶	قال حمزۃ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۲۰۳۵۱)	۱۵-۲۲۵	قال حمزۃ احمد الزین صحیح
مسند الامام احمد	(۲۰۳۹۷)	۱۵-۲۳۷	قال حمزۃ احمد الزین صحیح
مشکاۃ المصابیح	(۳۴۷۰)	۳-۴۰۴	قال الالبانی متفق علیہ
السنن الکبری	(۳۵۷۳،۷۴،۷۵)	۳-۴۶۴	

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابوبکرہ نفیع بن حارث ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا:

جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں سونت کر ایک دوسرے کو (مارنے کی نیت سے) ملتے ہیں (ایک دوسرے کے مدمقابل آتے ہیں) تو یہ قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قاتل کا جہنمی ہونا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن مقتول جہنمی کیوں کر ہوگا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس لئے کہ وہ بھی اپنے ساتھی (دوسرے مسلمان) کے قتل کا حریص تھا (یعنی اسے قتل کرنے کی نیت رکھتا تھا)۔

-☆-

Marfat.com

مسجد کی طرف اللہ تعالیٰ کی بندگی کی نیت سے چلنے والے کا
ہر قدم درجہ بلند کرتا ہے
ہر قدم گناہ مٹاتا ہے

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهَ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

صَلَاةُالرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَزِیْدُعَلَى صَلَاتِهِ فِیْ سُوْقِهِ وَبَیْتِهِ بِضْعًا وَ عِشْرِیْنَ دَرَجَةً،وَذَالِکَ أَنَّ أَحَدُهُمْ إِذَاتَوَضَّأَفَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ،ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَلَایُرِیْدُإِلَّا الصَّلَاةَ،لَایَنْهَزُهُ إِلَّاالصَّلَاةُلَمْ یَخْطُ خَطْوَةًإِلَّارُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِئَةٌ حَتَّى یَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ کَانَ فِیْ الصَّلَاةِ مَاکَانَتِ الصَّلَاةُهِیَ تَحْبِسُهُ،وَالْمَلَائِکَةُ یُصَلُّوْنَ عَلَى أَحَدِکُمْ مَادَامَ فِیْ مَجْلِسِهِ الَّذِیْ صَلَّى فِیْهِ،یَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ،اَللّٰهُمَّ غْفِرْلَهُ،اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَیْهِ،مَالَمْ یُؤْذِ فِیْهِ،مَالَمْ یُحْدِثْ فِیْهِ.

صحیح الجامع الصغیر (۳۸۲۳) ۲-۷۱۱
صحیح مسلم (۱۵۰۲) ۱-۴۱۷
صحیح مسلم (۶۴۹) ۱-۴۵۹

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی شخص کا باجماعت نماز پڑھنا اس کے گھر پر یا بازار میں تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ بہتر ہے۔اس لئے کہ جب کسی شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور باوضو ہو کر مسجد کی جانب چلا صرف نماز ادا کرنے کیلئے نہ کہ دوسرے کام کیلئے تو اس کے ہر ایک قدم کے عوض اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔ جب تک کہ وہ شخص مسجد میں داخل نہ ہو جائے۔

اور جب وہ مسجد میں آ جائے تو وہ گویا نماز ادا کر رہا ہے جب تک کہ وہ نماز پڑھنے کیلئے ٹھہرا ہوا ہے۔ جب تک وہ اس جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی تو فرشتے اس کیلئے دعا کرتے ہیں۔

اے میرے مولیٰ! اس شخص کی مغفرت فرما دے اور اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ یا الٰہی اس کی توبہ قبول فرما اور (یہ دعا اس وقت تک کی جاتی ہے) جب تک وہ کسی کو تکلیف نہ پہنچائے یا اس کا وضو نہ ٹوٹے۔

-☆-

Marfat.com

سراپا اخلاص
اپنے اعمال کو کوئی وقعت نہیں دیتے

عَنْ عِكْرَمَةَ :

اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُسَبِّحُ كُلَّ يَوْمٍ اِثْنَىْ عَشَرَ اَلْفَ تَسْبِيْحَةٍ، يَقُوْلُ: اُسَبِّحُ بِقَدْرِ دِيَتِيْ(اَوْ ذَنْبِيْ). [1]

حضرت عکرمہ کا بیان ہے کہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روزانہ بارہ ہزار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے تھے۔ بارہ ہزار مرتبہ سبحان اللہ کہتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے:

میں اپنی دیت یا اپنے گناہوں کی مقدار تسبیح کرتا ہوں۔

-☆-

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: وَصْبُ الْمُؤْمِنِ كَفَّارَةٌ لِخَطَايَاهُ.

(۱) تہذیب السیر ۱-۳۰۹

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

مومن کی درد-مومن کی تھکاوٹ اس کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

-☆-

وصب: بیماری-درد

کبھی تھکاوٹ کا معنی بھی دیتا ہے۔

-☆-

قَدْ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ:

عَجِبْتُ مِنْ ضَاحِكٍ وَمِنْ وَرَائِهِ النَّارُ، وَمِنْ مَسْرُوْرٍ وَمِنْ وَرَائِهِ الْمَوْتُ. [1]

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود- رضی اللہ عنہ-فرمایا کرتے تھے:

مجھے تعجب وحیرانی ہے ایسے ہنسنے والے پر جس کے پیچھے آگ ہے۔اور حیرانگی ہے ایسے خوش ہونے والے پر جس کے پیچھے موت ہے۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر (۱۰۹۰) ۲-۱۱۹۵ قال الالبانی صحیح

الترغیب والترہیب (۵۰۰۶) ۴-۱۸۲ قال المحقق صحیح

المستدرک للحاکم (۱۲۸۲) ۲-۴۹۰ قال الذہبی صحیح

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۲۴۱۰) ۵-۵۳۴ قال الالبانی صحیح

(۱) تنبیہ المغترین ۴۱

Marfat.com

سراپا اخلاص کا وجود وہ پھول ہے
اسے ارادت سے سونگھنے والا اللہ تعالیٰ کا مشتاق بن جاتا ہے

كَانَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

وَلِيُّ اللّٰهِ رِيْحَانٌ فِي الْاَرْضِ،فَاِذَا شَمَّهُ الْمُرِيْدُوْنَ وَصَلَتْ رَائِحَتُهُ اِلَى قُلُوْبِهِمِ اشْتَاقُوْا اِلَى رَبِّهِمْ انتهى،فَتَأَمَّلْ يَا اَخِيْ حَالَكَ:

هَلْ اَحْبَبْتَ اَحَدًا لِلّٰهِ وَاَبْغَضْتَهُ كَذٰلِكَ لِلّٰهِ تَعَالَى؟اَمْ اَحْبَبْتَ بِالْهَوٰى وَاَبْغَضْتَ بِالْهَوٰى؟وَابْكِ عَلٰى نَفْسِكَ وَاكْثِرْمِنَ الْاِسْتِغْفَارِ لَيْلًاوَنَهَارًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .

ترجمہ:

حضرت یحیی بن معاذ -رحمہ اللہ علیہ- فرمایا کرتے تھے:

وَلِیّ اللہ -اللہ کا ولی- زمین میں خوشبو دینے والا پھول ہے۔ جب ارادت منداسے سونگھتے ہیں،اس کی صحبت میں بیٹھتے ہیں تو اس کی خوشبوان کے دلوں تک پہنچ جاتی ہے پھر وہ اپنے رب کے

Marfat.com

مشتاق ہوجاتے ہیں۔

اے میرے بھائی! اپنے حال پرغور کر۔

کیا تونے کسی سے اللہ کیلئے محبت کی؟ اور کیا تونے کسی سے اللہ کیلئے ایسے ہی ناپسندیدگی کی؟ یا تونے خواہش نفس کی بناپر محبت کی اور خواہش نفس کی بناپر کسی سے نفرت کی؟

اپنی جان پر رو، صبح وشام استغفار کی کثرت کر۔

الحمدللہ رب العلمین۔

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نظر رحمت سے صحابہ کرام سراپا اخلاص بن گئے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ،فَنَزَلَ اَعْلَی الْمَدِیْنَۃِ فِیْ حَیٍّ یُقَالُ لَھُمْ بَنُوعَمْرِ وبْنِ عَوْفٍ،فَاَقَامَ النَّبِیُّ فِیْھِمْ اَرْبَعَ عَشْرَۃَلَیْلَۃً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی بَنِی النَّجَّارِفَجَاءُ وا مُتَقَلِّدِی السُّیُوْفِ، کَاَنِّیْ اَنْظُرُاِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَاَبُوْبَکْرٍ رِدْفُہٗ وَمَلَاءُ بَنِی النَّجَّارِحَوْلَہٗ حَتّٰی اَلْقٰی بِفِنَاءِ اَبِیْ اَیُّوْبَ وَکَانَ یُحِبُّ ان یُصَلِّیَ حَیْثُ اَدْرَکَتْہُ الصَّلَاۃُ، وَیُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَنَّہٗ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰی مَلَاءٍ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ فَقَال:

یَابَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُونِیْ بِحَائِطِکُمْ .

قَالُوا! لَاوَاللّٰہِ لَانَطْلُبُ ثَمَنَہٗ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ.

فَقَالَ اَنَسٌ:

Marfat.com

وَكَانَ فِيهِ مَاأَقُوْلُ لَكُمْ قُبُوْرُالْمُشْرِكِيْنَ وَفِيْهِ خَرِبٌ وفِيْهِ نَخْلٌ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِالْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّواالنَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوْاعِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ،وَجَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ لاخَيْرَ اِلَّاخَيْرُ الْآخِرَة

فَاغْفِرِالْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَة

صحیح البخاری	(۴۲۸)	۱-۱۵۲	
صحیح البخاری	(۱۸۶۸)	۱-۵۳۳	
صحیح البخاری	(۲۱۰۶)	۲-۲۲۷	
صحیح البخاری	(۲۷۷۱)	۲-۸۵۵	
صحیح البخاری	(۲۷۷۴،۷۹)	۲-۸۵۶،۸	
صحیح البخاری	(۳۹۳۲)	۳-۱۲۰۲	
صحیح مسلم	(۵۲۴)	۱-۳۷۳	
مسند الامام احمد	(۱۳۱۲۴)	۱۱-۱۱۰	قال حمزہ احمد زین صحیح
مسند الامام احمد	(۱۳۱۴۱)	۱۱-۱۱۶	قال حمزہ احمد زین صحیح
السنن الکبریٰ للبیہقی	(۱۹۹۔۱)	۹-۶	قال محققی صحیح
السنن الکبریٰ للنسائی	(۹۳۔)	۱-۳۱۹	
صحیح ابن حبان	(۲۳۲۸)	۶-۹	قال شعیب اسنادہ صحیح
سنن ابن ماجہ	(۴۲۔)	۱-۲۰۲	قال المحقق صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ	(۶۱۱)	۱-۲۳۰	قال الالبانی صحیح
سنن ابی داود	(۴۵۳)	۱-۱۹۵	
صحیح سنن ابی داود	(۴۵۳)	۱-۱۳۴	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن النسائی	(۷۰۱)	۱-۲۳۲	قال الالبانی صحیح
شرح السنۃ	(۳۶۵۔)	۱۳-۳۶۲	قال شعیب الارنؤط علی صحتہ
جامع الاصول	(۱۵۔۸)	۱۱-۱۹۲	

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مدینہ منورہ نزول اجلال فرمایا تو پہلے عوالی مدینہ میں بنوعمرو بن عوف قبیلہ میں تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں چودہ (۱۴) دن قیام فرمایا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنونجار کو پیغام بھجوایا تو وہ اپنی تلواریں حمائل کیے ہوئے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سواری پر جلوہ افروز ہیں اور حضور کے پیچھے حضرت ابوبکر بیٹھے ہوئے ہیں۔ بنونجار کے خوش قسمت صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جھرمٹ میں لیا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سامان مبارک حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے صحن میں رکھوادیا۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (پہلے) جہاں صلاۃ کا وقت ہوتا وہیں صلاۃ ادا فرمالیتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکریوں کے باڑوں میں بھی صلاۃ ادا فرمالیا کرتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد شریف بنانے کا حکم صادر فرمایا تو (مسجد کی جگہ کے حصول کیلئے) بنونجار کو بلا بھیجا اور فرمایا:

اے بنونجار! اپنے اس قطعہ زمین کی مجھ سے قیمت لے لو۔

انہوں نے عرض کی:

اللہ کی قسم! ہم اسکی قیمت اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اس قطعہ زمین میں وہ تھا جو میں تمہیں کہتا ہوں اس میں مشرکین کی کچھ قبریں تھیں اور اس

Marfat.com

میں خرب تھے اور اس میں کھجور کے درخت تھے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا:

مشرکین کی قبروں کے بارے میں تو انہیں اکھیڑ دیا گیا۔

خرب کے بارے میں حکم دیا تو انہیں برابر کر دیا گیا۔

کھجور کے درختوں کے بارے میں تو انہیں کاٹ دیا گیا پھر کھجور کے کٹے ہوئے درختوں کو مسجد کے قبلہ کی جانب لائن میں رکھ دیا گیا۔

اور اس کے دونوں بازوؤں پر (جہاں چوکھٹ کی لکڑیاں رکھتی ہیں) پتھر رکھ دیے گئے۔ صحابہ کرام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے اور رجز پڑھتے جاتے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ساتھ فرماتے جاتے تھے:

اَللّٰھُمَّ لاخَیْرَ اِلاخَیْرُ الآخِرَۃ

فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَ

اے اللہ! حقیقی بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے۔

اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

-☆-

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے
لا الٰہ الا اللہ کہنے والا
آگ پر حرام ہے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِیْعَ الْاَنْصَارِیُّ اَنَّهُ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَافِی وَجْهِهِ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِی دَارِهِمْ فَزَعَمَ مَحْمُوْدٌ اَنَّهُ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

كُنْتُ اُصَلِّیْ لِقَوْمِیْ بِبَنِیْ سَالِمٍ وَكَانَ يَحُوْلُ بَيْنِیْ وَبَيْنَهُمْ وَادٍ اِذَا جَاءَتِ الْاَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَیَّ اَجْتِيَازُهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ:

اِنِّیْ اَنْكَرْتُ بَصَرِیْ وَاِنَّ الْوَادِی الَّذِیْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ قَوْمِیْ يَسِيْلُ اِذَاجَاءَتِ الْاَمْطَارُفَيَشُقُّ عَلَیَّ اجْتِيَازُهُ فَوَدِدْتُّ اَنَّكَ تَاتِی فَتُصَلِّیْ مِنْ بَيْتِیْ مَكَانًا اَتَّخِذُهُ

Marfat.com

مُصَلّٰی.فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

سَأَفْعَلُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ مَااشْتَدَّ النَّهَارُ.فَاسْتَاذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ:

اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟.فَاَشَرْتُ لَهُ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ اُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَصَفَفْنَاوَرَاءَ هُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَاحِيْنَ سَلَّمَ فَحَبَسْتُهُ عَلٰى خَزِيْرٍيُصْنَعُ لَهُ فَسَمِعَ اَهْلُ الدَّارِرَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَثَابَ رِجَالٌ مِنْهُمْ حَتّٰى كَثُرَ الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ.فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ:مَافَعَلَ مَالِكٌ لَااَرَاهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ : ذَاكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَاتَقُلْ ذَاكَ اَلَاتَرَاهُ قَالَ:لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذَالِكَ وَجْهَ اللّٰهِ؟فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ اَمَّا نَحْنُ فَوَاللّٰهِ لَانَرَى وُدَّهُ وَلَاحَدِيْثَهُ اِلَى الْمُنَافِقِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْحَرَّمَ عَلَى النَّارِمَنْ قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذَالِكَ وَجْهَ اللّٰهِ.

قَالَ مَحْمُوْدٌ:فَحَدَّثْتُهَا قَوْمًا فِيْهِمْ اَبُوْ اَيُّوْبَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَتِهِ الَّتِيْ تُوُفِّيَ فِيْهَا وَيَزِيْدُبْنُ مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِمْ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فَاَنْكَرَهَا عَلَيَّ اَبُوْ اَيُّوْبَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَظُنُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاقُلْتَ قَطُّ فَكَبُرَ ذَلِكَ عَلَيَّ فَجَعَلْتُ لِلّٰهِ عَلَيَّ اَنْ سَلَّمَنِيْ حَتّٰى اَقْفُلَ مِنْ غَزْوَتِيْ اَنْ اَسْاَلَ عَنْهَاعِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ وَجَدْتُهُ حَيًّا فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِهِ فَقَفَلْتُ فَاَهْلَلْتُ بِحَجَّةٍ اَوْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ سِرْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَيْتُ بَنِيْ سَالِمٍ فَاِذَاعِتْبَانُ شَيْخٌ

Marfat.com

اَعْمَی یُصَلِّی لِقَوْمِهٖ فَلَمَّاسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَاَخْبَرْتُهُ مَنْ اَنَا ثُمَّ سَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِکَ الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْهِ كَمَا حَدَّثَنِيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابن شہاب نے کہا کہ مجھے محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جانا اور اس کلی کو جانا جو آپ نے ان کے گھر والے کنویں کے پانی سے ربیع کے منہ پر ڈالی تھی۔ محمود بن ربیع نے کہا کہ انہوں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جو غزوہ بدر میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ، سے سنا وہ ارشاد فرما رہے تھے:

کہ میں قبیلہ بنی سالم میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا تھا۔ میرے اور ان کے درمیان ایک وادی تھی۔ جب بارشیں ہوتیں تو مجھ پر ان کی مسجد کی طرف جانے کیلئے اس وادی سے گزرنا مشکل ہو جاتا۔ میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا:

صحیح البخاری	(۴۲۵)	۱-۱۵۱	
صحیح البخاری	(۶۸۶)	۱-۲۱۶	
صحیح البخاری	(۸۴۰)	۱-۲۵۵	
صحیح البخاری	(۱۱۸۶)	۱-۳۵۰	
صحیح البخاری	(۶۹۳۸)	۴-۲۱۶۶	
صحیح مسلم	(۳۳)	۱-۶۱	
مسند الامام احمد	(۲۳۶۶۰)	۱۷-۱۱۳	قال حمزة احمد الزين صحيح
مسند الامام احمد	(۲۳۶۶۱)	۱۷-۱۱۴	قال حمزة احمد الزين صحيح
صحیح ابن حبان	(۲۲۳)	۱-۴۵۷	قال شعيب الارنؤوط صحيح على شرط مسلم
سنن ابن ماجه	(۷۵۴)	۱-۴۱۰	قال المحقق متفق عليه
صحیح سنن النسائی	(۷۸۷)	۱-۲۶۱	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن النسائی	(۸۴۳)	۱-۲۷۹	قال الالبانی صحیح
صحیح سنن النسائی	(۱۳۲۶)	۱-۴۲۷	قال الالبانی صحیح

Marfat.com

میری نظر کمزور ہے اور وہ وادی جو میرے اور میری قوم کے درمیان ہے جب بارشیں ہوں تو بہتی ہے اور مجھ پر اس کا عبور کرنا میرے لئے مشکل ہوتا ہے۔

میری خواہش ہے کہ آپ (میرے گھر) تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی ایک جگہ نماز ادا فرمائیں تا کہ میں اس جگہ کو اپنی نماز کیلئے مصلیٰ بنالوں۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم عنقریب آئیں گے۔ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: صبح کے وقت سورج بلند ہونے کے بعد حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت طلب فرمائی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اندر تشریف لانے کی) اجازت دے دی۔ آپ (داخل ہونے کے بعد) بیٹھے نہیں حتی کہ ارشاد فرمایا:

تم اپنے گھر میں کس جگہ کو پسند کرتے ہو کہ میں وہاں نماز پڑھوں۔ میں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جس کو میں پسند کرتا کہ میں وہاں نماز پڑھوں۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی۔ آپ نے دو رکعتیں نماز پڑھی۔ پھر آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی جب آپ نے سلام پھیرا ہم نے سلام پھیر دیا۔

گوشت اور موٹے آٹے سے جو آپ کیلئے کھانا تیار کیا گیا تھا اس کو تناول فرمانے کیلئے میں نے آپ کو روک لیا اور محلہ والوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میرے گھر تشریف لانے کی خبر سنی تو ان میں سے لوگ ہمارے گھر جمع ہو گئے یہاں تک کہ گھر میں لوگوں کی کثرت ہو گئی۔ ان میں سے ایک شخص (عتبان بن مالک) نے کہا:

مالک بن دخشن کا کیا حال ہے وہ مجھے نظر نہیں آرہا۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا وہ منافق ہے۔ اللہ تعالیٰ اور کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں رکھتا۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اس طرح نہ کہو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جاننے والے ہیں۔

Marfat.com

اللہ کی قسم! ہم تو اس کی دوستی اور گفتگو کا رجحان منافقوں کی طرف دیکھتے ہیں۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص فقط رضائے الٰہی کی خاطر لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ کو حرام کر دیا۔

محمود بن ربیع انصاری نے کہا: میں نے یہ حدیث چند لوگوں سے بیان کی جن میں حضرت ابو ایوب انصاری صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے۔ اور میں نے یہ حدیث اس غزوہ میں بیان کی جس میں آپ فوت ہوئے اور یزید بن معاویہ قسطنطنیہ میں (معاویہ بن ابوسفیان کی طرف سے) ان کا امیر لشکر تھے۔ حضرت ابوایوب (خالد بن زید) انصاری رضی اللہ عنہ نے مجھ پر اس واقعہ کا انکار کر دیا اور کہا: اللہ کی قسم! میرا ہرگز یہ گمان نہیں ہے کہ جو تم نے کہا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو۔

محمود بن ربیع کہتے ہیں مجھ پر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی یہ بات ناگوار و گراں گزری اور میں نے اللہ تعالیٰ کیلئے اپنے آپ پر لازم کر لیا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے صحیح سلامت رکھا اور اس غزوہ سے واپس آیا تو عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے اگر میں نے ان کو آپ کی قوم کی مسجد میں زندہ پایا تو اس واقعے کے متعلق ضرور دریافت کروں گا۔

محمود بن ربیع کہتے ہیں: اس غزوہ سے واپس آیا تو میں نے حج یا عمرے کا احرام باندھا پھر میں چلا حتی کہ مدینہ منورہ آیا۔ قبیلہ بنی سالم کے پاس آیا تو دیکھا حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بوڑھے اور نابینا ہیں۔ اپنی قوم کو نماز پڑھا رہے ہیں اور جب آپ نے نماز سے سلام پھیرا تو میں نے آپ کو سلام کہا اور ان کو بتایا کہ میں کون ہوں۔

پھر میں نے ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے اس طرح حدیث بیان فرمائی جس طرح پہلی مرتبہ بیان کی تھی۔

-☆-

Marfat.com

صالحین کی صحبت
اخلاص عطا کرتی ہے

كَانَ اَحْمَدُ بْنُ حَرَبٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

لَيْسَ شَيْءٌ اَنْفَعَ لِقَلْبِ الْعَبْدِ مِنْ مُخَالَطَةِ الصَّالِحِيْنَ وَالنَّظْرِ اِلٰى اَفْعَالِهِمْ، وَلَيْسَ شَيْءٌ اَضَرَّ عَلَى الْقَلْبِ مِنْ مُخَالَطَةِ الْفَاسِقِيْنَ وَالنَّظْرِ اِلٰى اَفْعَالِهِمْ.

ترجمہ:

حضرت احمد بن حرب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

صالحین کی صحبت اور ان کے افعال پر نظر رکھنے سے بڑھ کر کوئی چیز بندہ مومن کے دل کیلئے فائدہ مند نہیں اور فاسقین کی صحبت اور ان کے افعال پر نظر رکھنے سے بڑھ کر کوئی چیز مومن کے دل کیلئے نقصان دہ نہیں۔

Marfat.com

سراپا اخلاص علماء
حاکمان وقت سے دور رہتے ہیں

كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

لَقَدْاَدْرَكْنَاالْعُلَمَاءَ وَهُمْ يَرَوْنَ جُلُوْسَهُمْ فِيْ بَيْتِهِمْ اَفْضَلَ،فَصَارُوااليَوْمَ وُزَرَاءَ الْاُمَرَاءِ وَقَهَارِمَةُ الظَّلَمَةِ.

ترجمہ:

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

ہم نے ایسے علماء کو پایا ہے، انکی صحبت اختیار کی ہے جو لوگوں میں بیٹھنا افضل جانتے تھے لیکن اب علماء امراء کے وزیر اور ظالموں کے مددگار بن گئے ہیں۔

-☆-

Marfat.com

مخلص آدمی
اللہ تعالیٰ کا سچا بندہ ہے

كَانَ عُتْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

اِذَاوَافَقَتْ سَرِيْرَةُ الْعَبْدِعَلَانِيَتَهُ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ:

هٰذَا عَبْدِىْ حَقًّا.

ترجمہ:

جناب عتبہ بن عامر رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

جب بندے کا باطن اس کے ظاہر کی موافقت کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے:

یہ میرا سچا بندہ ہے۔

-☆-

Marfat.com

دل کا رونا آنکھ کے رونے سے
افضل و برتر ہے

كَانَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

بُكَاءُ الْقَلْبِ خَيْرٌ مِنْ بُكَاءِ الْعَيْنِ .

ترجمہ:

حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

دل کا رونا آنکھ کے رونے سے بہتر ہے۔

-☆-

Marfat.com

رات کی تاریکی میں ادا کئے گئے نوافل
جنت لے جاتے ہیں

رَاَی بَعْضُهُمُ الْجُنَيْدَ رَحِمَهُ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهِ فَقَالَ لَهُ: مَافَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟فَقَالَ: قَدْطَاحَتْ تِلْكَ الْاِشَارَاتُ، وفنيت تلْكَ الْعِبَارَاتُ، وَمَانَفَعَنَا اِلَّابَعْضُ رُكَيْعَاتٍ كُنَّا نَرْكَعُهَا فِى السَّحَرِ.

ترجمہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا۔ اس نے عرض کی:

اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

ہمارے وہ اشارات ضائع ہو گئے، ہماری وہ عبارتیں فنا ہو گئی ہیں۔ نفع دیا تو ان چند رکعات نے جو ہم سحری کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

Marfat.com

جو رات کی تاریکی میں اللہ کو یاد نہ کرے
وہ علم دین کے لائق نہیں

كَانَ الْاِمَامُ اَحْمَدُبْنُ حَنْبَلَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَارَاَی طَالِبَ الْعِلْمِ لَایَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ یَکُفُّ عَنْ تَعْلِیْمِهٖ،وَقَدْبَاتَ عِنْدَهُ اَبُوْعَصْمَةَ لَیْلَةً مِنَ اللَّیَالِیْ فَوَضَعَ لَهُ الْاِمَامُ اَحْمَدُمَاءً لِلْوُضُوْءِ، ثُمَّ جَاءَ قَبْلَ الْفَجْرِفَوَجَدَهُ نَائِمًاوَالْمَاءُ بِحَالِهٖ فَاَیْقَظَهُ وَقَالَ لَهُ:لِمَ جِئْتَ یَااَبَاعَصْمَةَ؟فَقَالَ لَهُ:جِئْتُ اَطْلُبُ مِنْکَ الْحَدِیْثَ یَااِمَامُ،فَقَالَ لَهُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ:

کَیْفَ تَطْلُبُ الْحَدِیْثَ وَلَیْسَ لَکَ تَهَجُّدٌفِی اللَّیْلِ؟اِذْهَبْ مِنْ حَیْثُ جِئْتَ.

ترجمہ:

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ کا طریقہ مبارکہ تھا

جب آپ کسی طالب علم کو دیکھتے کہ وہ رات تہجد کی نماز ادا نہیں کرتا تو اس کو تعلیم دینے سے رک جاتے۔ایک مرتبہ آپ کے پاس ابوعصمہ نے رات گزاری تو حضرت امام احمد رحمہ اللہ علیہ نے

Marfat.com

اس کے وضو کیلئے پانی رکھ دیا۔ پھر حضرت امام فجر سے پہلے آئے تو دیکھا کہ ابو عصمہ سویا ہوا ہے اور پانی اسی طرح پڑا ہے۔ آپ نے اسے جگایا اور اسے فرمایا:

اے ابو عصمہ! کیسے آنا ہوا؟ اس نے آپ سے عرض کی: اے امام! میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ سے حدیث پاک سیکھوں تو حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

تم کیسے حدیث پاک حاصل کر سکتے ہو حالانکہ تم رات کو تہجد کی نماز نہیں ادا کرتے۔ چلے جاؤ جہاں سے آئے ہو۔

-☆-

Marfat.com

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی وصیت مبارکہ
حضرت ابوالعالیہ کو

قَالَ اَبُو الْعَالِیَةَ:

قَالَ لِی اَصْحَابُ مُحَمَّدٍصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

لَاتَعْمَلْ لِغَیْرِ اللّٰهِ فَیَکِلَکَ اللّٰهُ اِلَی مَنْ عَمِلْتَ لَهُ.

ترجمہ:

حضرت ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

مجھ سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

کوئی کام غیر اللہ کیلئے نہ کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ تجھے اس کے سپرد کردے گا جس کیلئے تم نے کام کیا ہے۔

-☆-

Marfat.com

اقتدار کا طلبگار
فلاح نہیں پا سکتا

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ:

لَايُفْلِحُ مَنْ شَمَمْتَ رَائِحَةَ الرِّيَاسَةِ مِنْهُ .

ترجمہ:

حضرت یحیی بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جس آدمی سے ریاست واقتدار کی بو محسوس ہو وہ کبھی فلاح نہیں پا سکتا۔

-☆-

Marfat.com

شُہرت کا خواہش مند
مخلص نہیں ہوسکتا

قال ایوب السختیانی :

مَا صَدَقَ عَبْدٌ قَطُّ فَاَحَبَّ الشُّهْرَةَ

ترجمہ:

حضرت ایوب سختیانی نے فرمایا:

وہ بندہ کبھی بھی سچا نہیں ہوسکتا جو شہرت و ناموری کو پسند کرے۔

-☆-

Marfat.com

ریاکار کے اعمال باطل ہیں

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَاوَزِيْنَتَهَانُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَاوَهُمْ فِيْهَالَايُبْخَسُوْنَ ○اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّاالنَّارُ وَحبِطَ مَاصنعُوْافِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّاكَانُوْا يَعْمَلُوْنَ○

ترجمہ:

جو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہیں ہم دنیا ہی میں انہیں ان کے اعمال کی پوری جزا دے دیتے ہیں۔ دنیا میں انہیں نقصان میں نہیں رکھا جاتا۔ یہی لوگ ہیں جن کیلئے آخرت میں سوائے جہنم کی آگ کے اور کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے دنیا میں جو کچھ کیا وہ ضائع ہو گیا یہ لوگ باطل عمل ہی کرتے رہے۔

-☆-

Marfat.com

ریاکار کا عمل برباد ہے

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهَ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:
قَالَ اللّٰهُ تَعَالَی: اَنَااَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًااَشْرَکَ فِیْهِ مَعِیَ غَیْرِی، تَرَکْتُهُ وَشِرْکَهُ.

ترجمة الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:
میں تمام شریکوں کی نسبت ہر قسم کے شرک سے بہت زیادہ بے زار ہوں۔ جس نے کسی عمل میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک کیا تو میں اسے اور اس کے شرکیہ عمل کو رد کر دیتا ہوں۔

-☆-

صحیح مسلم	(۲۹۸۵)	۴-۲۲۸۹	
صحیح مسلم	(۷۴۷۵)	۴-۴۰۲	
جامع الاصول	(۲۶۵۱)	۴-۴۹۹	قال المحقق صحیح
صحیح الجامع الصغیر	(۴۳۱۳)	۲-۷۹۵	قال الالبانی صحیح
مشکاۃ المصابیح	(۲۰)	۱-۶۸	
مشکاۃ المصابیح	(۵۲۴۵)	۵-۶۰	

Marfat.com

ریاکار کی ریاکاری
ایک دن عیاں ہو جاتی ہے

عَنْ جُنْدب بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَيْه وسلّم:
مَنْ يُسْمِعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهِ ، وَمَنْ يُرَاءِ يُرَاءِ اللّٰهُ بِهِ.

صحیح البخاری	(۶۴۹۹)	۴-۲۰۳۱	
صحیح مسلم	(۲۹۸۷)	۴-۲۲۸۹	
صحیح مسلم	(۲۹۸۷)	۴-۲۰۳۳	
جامع الاصول	(۹۳۷۲)	۱۱-۰-۹۷	قال محقق صحیح
صحیح الجامع الصغیر	(۲۱۲۱)	۱-۱۰۱۰	قال البانی صحیح
مشکوۃ المصابیح	(۵۳۲۶)	۱۰-۵	قال البانی محقق صحیح
مسند الامام احمد	(۱۸۷۱۱)	۴-۳۰-۱۲	قال شعیب الارنؤط صحیح
صحیح ابن حبان	(۴۰۲)	۲-۱۳۳	قال شعیب الارنؤط صحیح علی شرط الشیخین
سنن ابن ماجہ	(۴۲۰۷)	۲-۱۳۱۳	قال البوصیری صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ	(۳۳۸۲)	۳-۲-۳	قال البانی صحیح

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے شہرت چاہی تو اللہ تعالیٰ اس کی (بداعمالیوں کی) تشہیر کر دے گا۔اور جس نے ریاکاری کی تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب سب پر عیاں کر دے گا۔

-☆-

Marfat.com

ریا کار کا کوئی ٹھکانہ نہیں

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهَ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:
قَالَ اللّٰهُ تَعَالَی:اَنَااَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ،فَمَنْ عَمِلَ لِیْ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْهِ غَیْرِی،فَاَنَامِنْهُ بَرِیْءٌ وَّهُوَلِلَّذِیْ اَشْرَکَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

جامع الاصول	(۲۶۵۱)	۴-۴۹۹	قال المحقق صحیح
صحیح الجامع الصغیر	(۴۳۱۳)	۲-۹۵۔	قال الالبانی صحیح
مسند الامام احمد	(۹۹۲۔)	۹-۱۱۴	قال مخرجوا مسند الامام احمد صحیح
مسند الامام احمد	(۹۹۸۔)	۹-۱۱۴	قال مخرجوا مسند الامام احمد صحیح
صحیح ابن حبان	(۳۹۵)	۲-۱۲۰	
سنن ابن ماجہ	(۴۲۰۲)	۵۱۱-۲	قال المحقق صحیح
صحیح ابن ماجہ	(۳۳۔۴۲)	۳۔۱-۳	قال الالبانی صحیح
الترغیب والترہیب	(۴۹)	۱۳-۱	قال المحقق صحیح
صحیح الترغیب والترہیب	(۳۰)	۱۲۱-۱	قال الالبانی صحیح

Marfat.com

میں تمام شریکوں کی نسبت ہر قسم کے شرک سے بہت زیادہ بے زار ہوں۔ جس نے کسی عمل میں میرے سوا کسی اور کو شریک کیا تو میں اس سے بری ہوں وہ عمل اسی کیلئے ہوگا جس کو اس نے شریک کیا تھا۔

-☆-

رحمان ورحیم اللہ جس کی رحمت کی بارش مسلسل برستی رہتی ہے۔ جس کے لطف وکرم کا کوئی کنارہ نہیں وہ جب معاف کرنے پر آجائے تو چشم زدن میں لاکھوں گناہ معاف کر دیتا ہے لیکن:

اس درجہ بالا حدیث پاک میں جلال الٰہی نمایاں ہے۔ اللہ تعالیٰ شرک اور شرک کی کسی بھی قسم کو پسند نہیں کرتا۔ جو آدمی نیک اعمال میں دکھلاوے کی ملاوٹ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے۔ العیاذ باللہ من ذلک۔

غور کیجئے!

ایک آدمی دن بھر نیکیاں کرتا، حسنات سے اپنا دامن بھرتا جاتا ہے بلکہ بات دن دو دن کی نہیں زندگی کے ماہ وسال اسی عالم میں گزارتا ہے۔ صبح سے لیکر شام تک اور شام سے لیکر صبح تک وہ عبادت میں مگن رہتا ہے۔ اس کی جوانی اس کا بڑھاپا جو کئی دھائیوں پر مشتمل ہے وہ بھی عبادت وریاضت سے خالی نہیں۔ لیکن اس عبادت گزار میں ایک خامی ہے کہ وہ یہ چاہتا ہے کہ اس کی بندگی، اس کی عبادت، اس کی آہ ومناجات کی لوگوں کو بھی خبر ہو اور وہ بھی اسے تحسین کی نگاہ سے دیکھیں۔ بس یہی خامی اسکی تمام خوبیوں کو لے ڈوبتی ہے۔ وہ جلال الٰہی کی زد میں آتا ہے۔ حاکم مطلق خالق کائنات فرماتا ہے:

میں تمام شریکوں کی نسبت ہر قسم کے شرک سے بہت زیادہ بے زار ہوں۔ جس نے عمل میرے لئے کیا اور اس میں کسی اور کو بھی شریک کیا تو میں اس سے بری ہوں۔

وہ عابد وصالح آدمی زندگی بھر اللہ کیلئے بندگی کرتا ہے لیکن ساتھ ساتھ اسکی نیت یہ بھی ہے کہ لوگ اسے عبادت گزار کہہ دیں۔ بس اس نیت سے اس کی زندگی بھر کی کمائی سے اللہ بیزار ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے:

Marfat.com

اس کا اجر وثواب اس سے لو جس کو شریک ٹھہرایا ہے۔

اے خالق و مالک!

اے میرے پروردگار!

یہ نفس کی باریکیاں یہ شیطان کی چالیں، جو شیطان ہماری رگوں میں دوڑ جاتا ہے ہم ان سے نہیں بچ سکتے۔اے اللہ! تیری مدد واعانت درکار ہے، ہم سے تو کوئی نیکی بھی نہیں ہوتی اگر ہو بھی جائے تو شیطان اپنے دام میں پھنسالیتا ہے۔اب تیری دستگیری درکار ہے، تیرے کرم کے سوالی ہیں۔ہماری کوتاہیاں، ہماری لغزشیں معاف کردے اور ہمیں اپنا صحیح بندہ بننے کی توفیق ارزانی فرما۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَنِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًاتَرْضَاهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ.

فَاطِرَالسَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِّیْ فِی الدُّنْیاوَالْآخِرَةِ توفَّنِیْ مُسْلِماًوَالْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ.

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَائُکَ اَسْاَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَلَکَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَکَ اَوْاَنْزَلْتَهٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْعَلَّمْتَهٗ اَحَدًامِنْ خَلْقِکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ

وَنُوْرَصَدْرِیْ وَجِلَاءَ حُزْنِیْ وَذِھَابَ ھَمِّیْ.

اَللّٰھُمَّ شَرِّفْنِیْ بِاتِّبَاعِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

اَللّٰھُمَّ کُنْ لِّیْ وَلِیًّا مُّرْشِدًا فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِیْ وَاجْعَلْ سِرِّیْ اَحْسَنَ وَاَزْکٰی وَظَاھِرِیْ مِنَ الْحِقْدِ وَالْحَسَدِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَالنِّفَاقِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْکَذِبِ

Marfat.com

وَعَيْنِىْ مِنْ الْخَيَانَةِ اِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ.

اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ صَدْرِىْ بِالْعُلُوْمِ اللَّدُنِّيَةِ وَامْلَاْءْ قَلْبِىْ بِالْمَعَارِفِ الرَّبَّانِيَّةِ وَاَسْعِدْنِىْ بِخِدْمَةِ دِيْنِکَ الْحَنِيْفِ

آمِيْنَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ بِبَرَکَةِ اَسْمَائِکَ الْحُسْنٰى وَبِبَرَکَةِ نَبِيِّکَ الْمُرْتَضٰى

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْجَمِيْلِ وَالطَّرْفِ الْكَحِيْلِ وَالْخَدِّ الْاَسِيْلِ وَعَلٰى آلِهٖ بُدُوْرِ الدُّجٰى وَاَصْحَابِهٖ نُجُوْمِ الْهُدٰى وَمَنْ تَبِعَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.

-☆-

Marfat.com

سنت مبارکہ

اہمیت وفضیلت

ضیاءالحدیث

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلاَۃُوَالسَّلامُ علٰی سَیِّدِالْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَاحِبِ الْوَجْہِ الْاَنْوَرِوَالْجَبِیْنِ الْاَزْہَرِسَیِّدِنَامُحَمَّدٍ اَلْمُصْطَفٰی اَلْمَبْعُوْث رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّابَعْدُ!

یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات مبارکہ ہیں جنہیں مختلف عنوانات کے تحت جمع کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو محض اپنے لطف وکرم سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر چلنے کی سعادت عطا فرمائے۔

خوش قسمت ہے وہ آدمی جس کے روز وشب سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرتے گزرتے ہیں۔

اگر دوران مطالعہ آپ کو کوئی چیز پسند آجائے تو اس مسکین کے خاتمہ ایمان اور مغفرت کی دعا کرتے جائیے گا۔

وما توفیقی الاباللہ العلیّ العظیم.

محمد کریم سلطانی

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Marfat.com

Marfat.com

اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
کی اطاعت فرض ہے

يَاأَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوااَطِيْعُوااللّٰهَ وَاَطِيْعُواالرَّسُوْلَ وَلاتُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ [1]

ترجمہ:

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرو اور (اطاعتِ خدا اور رسول سے روگردانی کر کے) اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

-☆-

نیک اور صالح عمل وہی ہے جس پر اللہ اور اسکے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کی چھاپ ہوگی لیکن وہ عمل جو صورۃً تو نیک محسوس ہو لیکن اس پر اطاعت رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی جھلک نظر نہ آئے تو وہ حقیقۃً نیک نہیں ہے۔

ہر نیک و صالح عمل کرنے سے پہلے دیکھ لینا چاہیے کہ اس عمل کو ہمارے حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے کوئی نسبت ہے بھی یا نہیں اگر اس عمل کا تعلق حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی تعلیمات

(1) سورۂ محمد پ ۲۶

Marfat.com

وشریعت سے ہے تو وہ عمل یقیناً نیک ہے۔

لیکن اگر اس کا تعلق حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی تعلیمات سے نہیں اور نہ ہی شریعت مطہرہ کے موافق ہے تو وہ عمل کسی صورت بھی اعمال صالحہ کی فہرست میں شمار نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ.

اللہ کی اطاعت کرو اور حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی اطاعت وفرمانبرداری کرو۔

حکم الٰہی ماننا ہی بندگی ہے آیئے اطاعت رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو اپنی حیات کا مشن بنائیں اور اطاعتِ رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے جذبہ سے سرشار ہو کر اس عالم رنگ وبو میں وقت گزاریں تو یقیناً اس زندگی کے جملہ لمحات، لمحاتِ بندگی شمار ہونگے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ بنیں گے۔

-☆-

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوْٓا اَطِيْعُوْاالله وَاَطِيْعُواالرَّسُوْلَ وَاُوْلِىْ الْاَمْرِمِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَالِكَ خَيْرٌوَّاَحْسَنُ تَاوِيْلًا٥.

ترجمہ:

اے ایمان والواطاعت کرواللہ تعالیٰ کی اوراطاعت کرو(اپنے ذیشان) رسول کی اور حاکموں کی جوتم میں سے ہوں۔پھراگر جھگڑنے لگوتم کسی چیز میں تولوٹادواسے اللہ اور(اپنے) رسول کے فرمان کی طرف۔اگرتم ایمان رکھتے ہواللہ پراورروزِ قیامت پر یہی بہتر ہے اور بہت اچھا ہے اس کاانجام۔

-☆-

(سورۃ النساء:۵۹)

Marfat.com

حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
کی اطاعت فرض ہے

یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوااسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَادَعَاکُمْ لِمَایُحْیِیْکُمْ. [1]

ترجمہ:

اے ایمان والو! لبیک کہو اللہ اور (اس کے) رسولؐ کی پکار پر جب وہ رسول بلائے تمہیں اس امر کی طرف جو زندہ کرتا ہے تمہیں۔

-☆-

(۱) سورہ انفال ۹/۲۴

Marfat.com

قرآن کریم کا فیصلہ

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کیجئے

حَدَّثَنَاالفضل بن زيادقَالَ:

سَمِعْتُ اَحْمَدبْن حَنْبَل رَحْمَةُ اللّٰه عَلَيْه يَقُوْلُ:

نَظَرْتُ فِى الصُّحُفِ فَوَجَدْتُ فيْه طاعَة الرَّسُوْل صلَى اللّٰهُ عليْه وسلَم فى ثَلاثَة وَثَلاثِيْنَ موضعا،ثُمَّ جعَلَ يتلُوهذِهِ الْآيَة :

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يخَافُوْن عنْ امْره. ۱

وَجعَلَ يتْلُوْ هذِهِ الْآيَة:

فَلاوربّک لايُؤمنُوْن حتّٰى يُحكّمُوک فيْما شجر . ۲

(۱)(نس .)

(۲)سورۃ النساء:۶۵

الجوہرۃ(۱۳۲۳)ص ۱۳۲ قول محقق بالثبات

Marfat.com

ترجمہ:

جناب فضل بن زیاد فرماتے ہیں:

میں نے سنا حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرمارہے تھے:

میں نے قرآن کریم میں دیکھا تو میں نے وہاں اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تینتیس جگہ پائی اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ.

پس ڈرنا چاہئے انہیں جو اس کے امر کی مخالفت کرتے ہیں۔

اور اس آیت کی بھی تلاوت فرمائی:

فَلَاوَرَبِّکَ لَايُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْکَ فِيْمَا شَجَرَ.

آپ کے رب کی قسم! وہ مومن نہیں ہوسکتے جب تک آپ کو حکم (فیصل) نہ مان لیں ان مسائل میں جن میں آپس میں وہ جھگڑتے ہیں۔

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی زبان اقدس

سے نکلنے والا کلام

وحی الٰہی ہے

وَمَایَنطِقُ عَنِ الْھَوٰیo اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰیo [1]

ترجمہ:

اور وہ تو بولتے ہی نہیں اپنی خواہش سے، نہیں ہے یہ مگر وحی جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔

-☆-

(۱) پ ۲۷ النجم

Marfat.com

قرآن کریم کی طرح
سنت بھی منزل من اللہ ہے

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ –رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ– قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ– صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ–:

أَلَا إِنِّيْ أُوْتِيْتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، أَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ:

عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ، فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ، وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ، وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ– كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ، وَلَا لُقْطَةُ مُعَاهِدٍ، إِلَّا أَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَّقْرُوْهُ فَإِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ، فَلَهُ أَنْ يَّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ.

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۶۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۹
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۱
قال محمد محمود:	الحدیث صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت مقدام ابن معدیکرب- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

خبردار مجھے قرآن دیا گیا اور اس کے ساتھ اس کا مثل بھی خبردار قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا اپنے پلنگ پر کہے کہ تم پر قرآن کی اتباع لازم ہے، اس میں جو حلال پاؤ اس کو حلال اور جو اس میں حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو حالانکہ رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا حرام فرمایا ہوا ویسا ہی ہے جیسے کہ اللہ کا حرام فرمایا ہوا۔

دیکھو تمہارے لئے نہ تو گھریلو گدھا حلال ہے اور نہ کیلی والا درندہ جانور نہ عہد والے کافر کی گمی ہوئی چیز۔ مگر جب اس کا مالک اس سے لاپرواہ ہو جائے اور جو کسی قوم کے پاس مہمان جائے ان پر اس کی مہمانی ہے۔ اگر مہمانداری نہ کریں تو وہ اپنی مہمانی کے مقدران سے وصول کر لے۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۶۴۳)	جلد ۲	صفحہ ۵۰۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۶۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۶۰۴)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۰
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ-رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ-قَالَ:قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ-فَقَالَ:

أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيْكَتِهٖ،يَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّامَافِيْ هٰذَاالْقُرْآنِ،أَلَاوَإِنِّي وَاللّٰهِ قَدْأَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَآءَ إِنَّهَالَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْأَكْثَرُوَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوْابُيُوْتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّابِإِذْنٍ وَّلَاضَرْبَ نِسَآئِهِمْ وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت عرباض ابن ساریہ-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے قیام فرمایا اور ارشاد فرمایا:

کیا تم میں سے کوئی اپنے پلنگ پر تکیہ لگا کر یہ گمان کر سکتا ہے کہ اللہ نے سوائے ان چیزوں کے کوئی چیز حرام نہ کی جو قرآن میں ہیں۔خبردار!اللہ کی قسم میں نے احکامات دیئے، میں نے وعظ ونصیحت فرمائی اور میں نے کئی چیزوں سے منع کیا جو قرآن کریم کی مثل ہیں یا اس سے بھی زیادہ۔

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ روا نہیں رکھا کہ تم اہل کتاب کے گھروں میں ان کی اجازت کے بغیر داخل ہو جاؤ اور نہ ان کی عورتوں کو مارنا (روا رکھا ہے) اور نہ ان کے پھل کھانا جب اھل کتاب تمہیں وہ (جزیہ) دے دیں جو ان پر لازم ہے۔

—☆—

صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۲۶۸۲) جلد ۸ صفحہ ۳۷۷
قال الالبانی اسنادہ حسن

Marfat.com

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا

درحقیقت

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا ہے

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْاَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝ [1]

ترجمہ:

جس نے اطاعت کی رسول کی تو یقیناً اس نے اطاعت کی اللہ کی۔ اور جس نے منہ پھیرا تو نہیں بھیجا ہم نے آپ کو ان کا پاسبان بنا کر۔

-☆-

(۱) سورۃ النساء ۸۰

Marfat.com

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - جو حکم دیں

وہ حسب استطاعت

فرض وضروری ہے

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَرَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

دَعُوْنِیْ مَاتَرَکْتُکُمْ:

إِنَّمَا أَهْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَی أَنْبِیَائِهِمْ، فَإِذَانَهَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ،وَإِذَا أَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَأْتُوْامِنْهُ مَااسْتَطَعْتُمْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۲۸۸)	جلد۶	صفحہ۲۲۷۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۳۷)	جلد۴	صفحہ۵۰۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۲۵۷)	جلد۲	صفحہ۳۳۴
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۸)	جلد۱	صفحہ۱۹۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح رجالہ رجال الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۹)	جلد۱	صفحہ۱۹۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو چیز میں نے تم میں چھوڑی ہے اس سلسلہ میں مجھ سے سوال مت کرو، کیونکہ تم سے پہلے جو ہلاک ہوئے کثرتِ سوال کی وجہ سے اور اپنے انبیاء اکرام سے اختلاف کی وجہ سے ہوئے، اور جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو رک جاؤ اور جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دے دوں تو اسے حَسَبِ اسْتَطَعْتُمْ تم میں طاقت ہے۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۱۱۳)	جلد ۴	صفحہ ۵۶
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۶۲۵)	جلد ۴	صفحہ ۵۳۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۱۰)	جلد ۶	صفحہ ۱۸۲
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۹۲۰)	جلد ۶	صفحہ ۴۹۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۱۲۹)	جلد ۸	صفحہ ۲۰۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۲۰۹)	جلد ۹	صفحہ ۳۰۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۶۹۱)	جلد ۹	صفحہ ۴۳۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۲۵۰۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۴۹
المصنف عبد الرزاق	رقم الحدیث (۲۰۳۲)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۲۵

Marfat.com

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۸
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۸۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۵۳۰
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۸۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۰
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۷۹)	جلد ۳	صفحہ ۷۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۶۱۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۷
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۴۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۶۴۴
قال الالبانی	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۳
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

متابعت سنت
نفس پر بڑی شاق ہے

قَالَ اَبُویَزِیْدَالْبُسْطَامِیُّ:

عَمِلْتُ فِی الْمُجَاهَدَةِ ثَلاثِیْنَ سَنَةً،فَمَاوَجَدْتُ شَیْئًا اشَدَ من الْعلم وِمُتَابَعَتِهِ،وَمُتَابَعَةُ الْعِلْمِ هِیَ مُتَابَعَةُ السُّنَّةِ لا غَیْرُهَا.[1]

ترجمہ:

حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے تیس سال تک مجاہدہ کیا تو میں نے کوئی چیز علم اور اس کی متابعت سے بڑھ کر شدید نہیں پائی۔متابعت علم صرف متابعت سنت کو کہتے ہیں۔

-☆-

عموماً مجاہدہ چند دن کا ہوتا ہے۔چلہ کشی چالیس دن کی ہوتی ہے لیکن سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنا ساری زندگی کا چلہ ہے۔یہ دن دو دن کی بات نہیں بلکہ یہ زندگی بھر کا وظیفہ ہے۔جس کی زندگی

(۱)صلاح الامۃ ۲ ۲۹۳

Marfat.com

بھر کا وظیفہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کی جستجو اوران پر عمل ہواس سے بڑھ کر نصیبوں والا اور کون ہوگا۔

حضرت خواجہ بایزید قدس سرہ کے بارے میں حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں:

ہم اولیاء اللہ میں بایزید کا وہ مقام ہے جو فرشتوں میں جبریل امین کا ہے۔جبریل امین فرشتوں کے سردار ہیں تو خواجہ بایزید بسطامی اولیاء کرام کے سردار ہیں۔اس سردار اولیاء کو یہ سیادت غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت نصیب ہوئی۔ہاں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحیح غلام بن جاتا ہے وہ خود یگانہ روزگار بن جاتا ہے۔

بعض کتب میں حضرت خواجہ بایزید بسطامی سے منسوب کچھ باتیں ملیں گی جو شریعت مطہرہ سے متصادم نظر آتی ہیں یہ سب باتیں من گھڑت ہیں الحاقی ہیں ان کا حضرت خواجہ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اس درجہ شریعت مطہرہ سے محبت کرتے تھے کہ ایک مرتبہ آپ کسی ولی اللہ کا شہرہ سن کر اس کی زیارت کیلئے گئے جب اس کے پاس پہنچے تو اس نے قبلہ کی جانب تھوک دیا۔آپ ملے بغیر واپس آ گئے اور فرمایا:

جو شریعت کے آداب میں سے ایک ادب کی رعائت نہیں کر سکتا وہ مقرب بارگاہ الٰہی کیسے ہو سکتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

اسلام سنت ہے

اور

سنت اسلام ہے

قَالَ اَبُومُحَمَّدِالْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ خَلَفٍ:

اِعْلَمُوْااَنَّ الْاِسْلَامَ هُوَالسُّنَّةُ وَالسُّنَّةُ هِیَ الْاِسْلَامُ لَا یَقُوْمُ اَحَدُهُمَا اِلَّابِالْآخِرِ. [1]

ترجمہ:

ابومحمد الحسن بن علی بن خلف نے فرمایا:

جان لیجئے!

اسلام ہی سنت ہے اور سنت ہی اسلام ہے ان میں سے ایک کا قیام دوسرے کے ساتھ ہے۔

(۱) شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ ۱/۲۲۹

Marfat.com

جس ذات اقدس واطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل انور پر قرآن نازل ہوا ان کے ارشادات، ان کے اعمال کے بغیر دین مکمل نہیں ہوسکتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کریم پر عمل پیرا ہو کر دنیا کو ہدایت سے ہمکنار کیا۔ جو ارشادات قرآن کریم کے اندر موجود ہیں ان کی عملی تصویر خود ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

قرآن کریم کے معانی ومطالب کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ کے بغیر نہیں سمجھا جاسکتا۔ مثلاً قرآن کریم میں اقیموا الصلاۃ آیا ہے، صلاۃ قائم کرو۔ اب صلاۃ کا معنی نماز نماز کا طریقہ، اس کے ارکان، اس کی شرائط یہ سب سنت مبارکہ سے معلوم ہوگا۔ اسی طرح روزے کے متعلق ارشاد ہے:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَام. اب صیام کا معنی روزہ، اسکی ابتدا، اس کی انتہا، اس کا طریقہ کار سب کچھ سنت مبارکہ سے معلوم ہوگا۔

وَاٰتُوا الزَّكٰوة. زکاۃ ادا کرو۔ زکاۃ کا مفہوم، زکاۃ کس پر فرض ہے اور کب فرض ہے، کتنے مال پر فرض ہے یہ سب کچھ سنت مبارکہ واضح کرتی ہے۔

اسلام کا ایک رکن حج ہے۔ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ تو قرآن کریم میں آیا لیکن اس کا طریقہ کیا ہے، اس کو کیسے ادا کرنا ہے، اس کا احرام، طواف کعبہ، میدان عرفات میں قیام یہ سب کچھ سنت مطہرہ بیان کرتی ہے۔

الغرض اسلام اور سنت لازم وملزوم ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات و تعلیمات کے بغیر اسلام نہیں سمجھا جاسکتا۔ اسلام کی عملی تشریح اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ ہے۔

-☆-

Marfat.com

سنت مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر
کسی اور کو فوقیت نہ دو

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ [1]

ترجمہ:

اے ایمان والو! آگے نہ بڑھا کرو اللہ اور اس کے رسول سے اور ڈرتے رہا کرو اللہ تعالیٰ سے بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔

اے ایمان والو! نہ بلند کیا کرو اپنی آوازوں کو نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز سے اور نہ

(۱) سورۃ الحجرات ۴۹

تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۲۶۳

Marfat.com

زور سے آپ کے ساتھ بات کیا کرو جس طرح تم زور سے ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو۔(اس بے ادبی سے) کہیں ضائع نہ ہو جائیں تمہارے اعمال اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔

-☆-

مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

لَاتُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ :لَاتَقُوْلُوْا خِلَافَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ.

لَاتُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کا معنی یہ ہے کہ کتاب وسنت کے خلاف کوئی بات نہ کہو۔

یعنی اصل دین کتاب وسنت ہی ہے۔اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات واحکامات کے مقابل کسی کے حکم کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔مومن وہی ہے جو دل وجان سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر عمل کرتا ہے۔اس کی نظر ہمیشہ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ پر رہتی ہے۔وہ ان دونوں ہدایت کے چشموں سے سرمو انحراف نہیں کرتا بلکہ ان پر عمل کرنا دونوں جہان کی سعادت سمجھتا ہے۔

امام ماتریدی رحمہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اَصْلُ ذَالِكَ عِنْدَنَا مِنْ قَوْلِهٖ:يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا.....اَیْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِعْلَمُوْا اَنَّ لِلّٰهِ الْخَلْقَ وَالْاَمْرَ،لَاتُقَدِّمُوْا اَمْرًا وَلَاقَوْلًا وَلَافِعْلًا وَلَاحُكْمًا وَنَهْيًا سِوَى مَا اَمَرَ اللّٰهُ-تَعَالٰى-بِهٖ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَغَيْرَمَانَهٰى عَنْهُ.بَلِ اتَّبِعُوْهُ اَمْرَهٗ وَنَهْيَهٗ وَرَاتِبُوْهُ عَلٰى مَااٰمَنْتُمْ بِهٖ وَاَقْرَرْتُمْ بِاَنَّ لَهُ الْخَلْقَ وَالْاَمْرَ فَاحْفَظُوْا اَمْرَهٗ وَنَهْيَهٗ وَلَاتُخَالِفُوْهُ وَلَارَسُوْلَهٗ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْاَمْرِ وَالنَّهْيِ.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَاتُقَدِّمُوْا الآية: ہمارے نزدیک اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اے ایمان والو! جان لو کہ خلق وامر اللہ تعالیٰ کیلئے ہی ہے۔نہ کسی امر،قول،فعل،اور نہ کسی حکم ونہی پر

تاویلات اہل السنۃ ۹/۳۲۲

Marfat.com

عمل کروسوائے جواللہ تعالیٰ اوراس کارسول حکم دے دے اورنہ کسی اورکی نہی پرعمل کروسوائے اس کے جواللہ اوراس کارسول منع فرمادے۔

بلکہ اسی کی اتباع کروامرونہی میں اورجس پرتم ایمان لائے ہواس کا خیال رکھواورتم نے یہ اقرارکرلیا ہے کہ خلق وامراللہ کیلئے ہی ہے تو اس کے امرونھی کی حفاظت کرونہ اسکی مخالفت کرواورنہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی چیز میں امرونھی کے معاملہ میں۔

وَلَاتَرْفَعُوْااَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

حضورنبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آوازمبارک سے اپنی آواز بلندنہ کرو۔اگرحضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آوازمبارک سے اپنی آواز بلندکرنا منع ہے بلکہ اگر بلند ہوجائے تو زندگی بھر کے اعمال صالحہ ضائع ہوجاتے ہیں تو حضوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم مبارک پرکسی کے حکم کو بلندکرنا، آپ کے ارشادمبارک پرکسی اورکی بات کوترجیح دیناسب ممنوع ہے۔

کسی کی بات کویاعمل کوحضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات یاعمل پرترجیح دینے سے زندگی بھر کی نیکیاں ضائع ہوجاتی ہیں اور بندہ ان لوگوں کی فہرست میں چلا جاتا ہے جواللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہیں۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنا مِنْ مكائد الشَّيْطان.

Marfat.com

سب سے بہتر طریقہ
حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کا طریقہ ہے

عَنْ جَابِرٍ-رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ-عَنِ النَّبِیِّ-صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ-قَالَ:

أَمَّابَعْدُ!فَإِنَّ خَیْرَالْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ،وَخَیْرَالْھُدٰی ھُدٰی مُحَمَّدٍ،وَشَرَّ الْأُمُوْرِمُحْدَثَاتُھَا،وَکُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ،وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۳۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۷
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۶۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۹۲
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۷۹۹)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۸
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۵۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۲
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۹
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت جابر- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

حمد وصلاۃ کے بعد:-

سب سے بہتر کلام اللہ کا کلام- کتاب اللہ- ہے اور سب سے بہتر ھدایت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ھدایت ہے۔ سب سے برے کام دین میں نکالے ہوئے نئے کام ہیں، دین میں اپنی طرف سے نکالا ہوا ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۸
قال الالبانی	صحیح		
مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۱

Marfat.com

حضرت عمر بن عبدالعزیز

اور

سنت کی اہمیت

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے جب منصب خلافت سنبھالا تو خطبہ ارشاد فرمایا جو درج ذیل ہے۔

اَیُّھَا النَّاسُ ،اِنَّہُ لَیْسَ بَعْدَنَبِیِّکُمْ نَبِیٌّ،وَلَابَعْدَ کِتَابِکُمْ کِتَابٌ وَلَابَعْدَسُنَّتِکُمْ سُنَّۃٌ،وَلَابَعْدَاُمَّتِکُمْ اُمَّۃٌ،اَلاوَاِنَّ الْحَلَالَ – مَااَحَلَّ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَعَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ– حَلَالٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ. اَلاوَاِنَّ الْحَرَامَ مَاحَرَّمَ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَعَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ –حَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ.

اَلاوَاِنِّیْ لَسْتُ بِمُبْتَدِعٍ،وَلٰکِنِّیْ مُتَّبِعٌ،اَلاوَاِنِّیْ لَسْتُ بِقَاضٍ وَلٰکِنِّیْ مُنَفِّذٌ، اَلاوَاِنِّیْ لَسْتُ بِخَازِنٍ وَلٰکِنِّیْ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ،اَلاوَاِنِّیْ لَسْتُ بِخَیْرِکُمْ وَلٰکِنِّیْ اَثْقَلُکُمْ حِمْلًا،اَلاوَلَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ.[1]

(۱) صلاح الامۃ ۲/ ۱۷۷

Marfat.com

ترجمہ:

اے لوگو! تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور نہ تمہاری کتاب کے بعد کوئی کتاب ہے اور نہ تمہارے نبی کی سنت کے بعد کسی کی سنت ہے اور نہ تمہاری اس امت کے بعد کوئی اور امت ہے۔

سن لیجئے!

حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں حلال قرار دیا اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر (حدیث پاک میں) حلال قرار دیا۔ وہ قیامت تک حلال ہے۔

اور حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک میں حرام قرار دیا۔ وہ حرام ہے قیامت قائم ہونے تک۔

سن لیجئے!

میں مبتدع (بدعت کا پیروکار) نہیں ہوں بلکہ متبع (سنت مبارکہ کی اتباع کرنے والا) ہوں۔

سن لو!

میں اپنی طرف سے فیصلہ کرنے والا نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ نافذ کرنے والا ہوں۔ میں خازن نہیں لیکن میں جہاں حکم شریعت ہے وہاں رکھنے والا ہوں۔

سن لو!

میں تم سے بہتر نہیں ہوں لیکن مجھ پر تم سے زیادہ بوجھ لاد دیا گیا (زیادہ ذمہ داریاں ڈال دی گئی ہیں)۔

سن لو!

اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں۔

—☆—

Marfat.com

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ
غایت درجہ متبع سنت تھے

اَمَّ عُمَرُبْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ –رَحْمَةُ اللّٰه–اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ –

فَقَالَ اَنَسٌ:

مَاصَلَّیْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ بَعْدَرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ اِمَامِکُمْ هٰذَایَعْنِیْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِیْزِ.

قَالَ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ :

فَکَانَ عُمَرُ یُتِمُّ الرَّکُوْعَ وَالسَّجُوْدَ وَیُخَفِّفُ الْقِیَامَ وَالْقُعُوْدَ.

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو نماز کی امامت کروائی تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

السنن الکبریٰ رقم الحدیث (۱۰۵۵) جلد۲ صفحہ۱۳

مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث (۸۴۴) جلد۱ صفحہ۴۰۰

Marfat.com

میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی امام کے پیچھے تمہارے امام یعنی حضرت عمر بن عبدالعزیز سے بڑھ کر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ نماز نہیں پڑھی۔

جناب زید بن اسلم نے فرمایا:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رکوع وسجود مکمل کرتے تھے اور قیام وقعود میں تخفیف فرماتے تھے۔

-☆-

Marfat.com

خلفاء راشدین کا طریقہ
سنت مصطفیٰ ہی ہے

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ:وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَاالْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَاالْقُلُوْبُ، فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!اِنَّ هٰذِهٖ لَمَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ،فَمَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا؟قَالَ: ؐ

قَدْتَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ،لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا،لَايَزِيْغُ عَنْهَا بَعْدِىْ اِلَّاهَالِكٌ، مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِمَاعَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِىْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ،عَضُّوْاعَلَيْهَابِالنَّوَاجِذِ،وَعَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا،فَاِنَّمَاالْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ حَيْثُ مَاقِيْدَانْقَادَ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۳۶۹)	جلد۲	صفحہ۸۰۵
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۳۱)	جلد۱	صفحہ۱۴۴
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱)	جلد۱	صفحہ۳۲
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں وعظ فرمایا ایسا وعظ فرمایا جسے سن کر آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور دل اس سے کانپ اٹھے۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ!

یہ وعظ و نصیحت ہے ایسے آدمی کا جو الوداع کہنے والا ہو تو آپ ہم سے کیا عہد و پیمان لیتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں تمہیں ایسی شریعت بیضا (روشن شریعت) پر چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اس کی رات اس کے دن کی طرح ہے۔ میرے بعد اس شریعت سے وہی پھرے گا جس کے مقدر میں ہلاکت و بربادی ہے۔

تم میں سے جو (ذرا طویل) زندگی پائے گا وہ عنقریب بہت سے اختلاف دیکھے گا۔

پس تم پر لازم ہے جو تم میری سنت کو جانتے ہو اور میرے خلفاء رشدین مہدیین (جو رشد و ہدایت والے ہیں) کی سنت کو اس سنت (سنت نبی اور خلفاء راشدین) کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

تم پر حاکم وقت کی اطاعت لازم ہے اگرچہ وہ حبشی غلام ہی ہو۔ کیونکہ مومن ایسے ہے جیسے ناک میں مہار لگا اونٹ کہ جدھر لے جاؤ ادھر چلا جائے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ظاہری زندگی کے آخری ایام میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ ایسا موثر و بلیغ تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی آنکھوں پر قابو نہ رکھ سکے۔ ہر سننے والے

Marfat.com

کی آنکھ اشکبار تھی اور دل خوف سے لبریز تھے، تھر تھر کانپ رہے تھے۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی:

یارسول اللہ! ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے آپ ہمیں الودع کہہ رہے ہیں، آپ اس دنیا فانی سے رخصت ہونے والے ہیں۔ ہمیں ایسی نصیحت فرما دیجئے جسے ساری زندگی اپناتے رہیں اور اسی نصیحت مبارکہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہم بھی دنیا سے رخت سفر باندھیں۔

قَدْتَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ،لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا

میں تمہارے لئے ایسی شریعت مطہرہ چھوڑ کر جا رہا ہوں جو درخشاں وروشن ہے اس کا کوئی گوشہ تاریکی میں نہیں ہے۔ شریعت مطہرہ کے تمام امور بڑے واضح اور روشن ہیں۔

ہر جگہ اور ہر چیز پر دن رات آتے رہتے ہیں۔ دن کو اجالا ہوتا ہے تو رات کو تاریکی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسی شریعت غراء چھوڑ کر گئے کہ جہاں تاریکی وظلمت نام کی کوئی چیز نہیں۔ وہ شریعت ہر اعتبار سے نور علی نور ہے۔ اس کا کوئی گوشہ، اس کا کوئی حصہ ظلمت زدہ نہیں بلکہ زندگی کے ہر ہر موڑ کیلئے واضح ارشادات موجود ہیں۔

قرآن کریم ابدالآباد تک رہنے والا اس کے احکامات، اس کے ارشادات بڑے واضح، موثر اور سہل ہیں۔ اس قرآن کریم کی تشریح، اس کے اجمال کی تفسیر حدیث مبارکہ کی صورت میں موجود ہے اور یہ حدیث پاک بھی رہتی دنیا تک قائم ودائم رہے گی۔

اللہ تعالیٰ نے انبیاء ورسل علیہم السلام کی ایک کثیر تعداد اس عالم رنگ وبو میں بھیجی۔ مخلوق خدا کی ہدایت کیلئے، انہیں صراط مستقیم دکھانے کیلئے۔ لیکن ان انبیاء ورسل علیہم السلام میں سے کسی پر نازل ہونے والی کتاب محفوظ نہیں ہے اور نہ ہی ان کی زندگی کے ارشادات محفوظ ہیں۔ یہ شرف، یہ بزرگی ہے تو فقط حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کہ آپ پر نازل ہونے والا قرآن من وعن محفوظ ہے۔ اس کا کوئی جملہ، کوئی کلمہ بلکہ اس کی کوئی حرکت بھی تبدیل نہیں ہوئی۔

Marfat.com

اسی طرح اللہ ذوالجلال قادر وقیوم نے یہ مہربانی بھی فرمائی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پاک کے تمام گوشے انسانیت کی فلاح ونجات کیلئے محفوظ کردیئے۔آج یہی چیز احادیث مبارکہ کی صورت میں موجود ہے۔پھراس پر کرم بالائے کرم یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی مبارک کے تمام احوال،شریعت مطہرہ کے تمام قواعد وضوابط صحیح سند کے ساتھ محفوظ ہیں۔تو جس ذات اقدس واطہر پر نازل ہونے والا قرآن محفوظ ہواوراس کے ارشادات عالیہ بھی محفوظ ہوں تو اس ذات کی شریعت میں کہاں ابہام رہ سکتا ہے۔وہ شریعت تو چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتی ہے۔ آفتاب شریعت پوری رعنائی کے ساتھ ضوفشاں ہےاور یہ ابدالآباد تک چمکتا رہے گا۔

اَفَلَتْ شَمْسُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنا

اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَاتَغْرُبُ

—☆—

Marfat.com

حضور نبی کریم ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ کی سنت مبارکہ اور حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت سب پر لازم ہے

عَنْ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَرَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

وَعَظَنَارَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مُوْعِظَةً بَلِيْغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَاالْعُيُوْنُ،فَقُلْنَا:يَارَسُوْلَ اللّٰه! كَأَنَّهَامَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا. قَالَ:

أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ،وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ [حَبَشِىٌّ]، وَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا،فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِىْ وَسُنَّةِالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوا عَلَيْهَابِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدِثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۸۰)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۸۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عرباض بن ساریہ- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہمیں بہت موثر و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جس سے آنکھیں بہہ گئیں اور دل ڈر گئے۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ الوداع کہنے والے کا وعظ ونصیحت ہے ہمیں کوئی وصیت فرما دیجئے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ کے تقوی کی، حاکم وقت کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے کی اگر چہ تم پر حبشی غلام ہی کیوں نہ حاکم بنا دیا گیا ہو۔ جو تم سے لمبی عمر پائے گا وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا۔ تم پر میری سنت اور میرے خلفائے راشدین کی سنت جو ہدایت یافتہ ہیں لازم ہے۔ میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامنا۔ دین میں نکالی ہوئی من گھڑت باتوں سے اجتناب کرنا۔ بے شک دین میں نکالی ہوئی ہر نئی من گھڑت بات گمراہی ہے۔

—☆—

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۱۸۲-۱)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۸۰
قال حمزة احمد الزين	اسنادہ صحیح		
مشکاة المصابیح	رقم الحدیث (۱۶۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۱۸۲-۱)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۸۰
قال حمزة احمد الزين	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۶
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۱۱۱۵-۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۲
قال المحقق	اسنادہ حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۷۶-۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۹
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۸
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۵۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۹
قال الالبانی	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۳۵۵)	جلد ۸	صفحہ ۱۰۷
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۰
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۲
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۳
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۹۴
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۹۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۸
قال حسین سلیم اسد	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۱
قال المحقق	صحیح		

Marfat.com

حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت
سنتِ مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - مدنظر رہے

عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَبْنَ الْخَطَّاب، رضی اللّٰهُ عنْهُ، يُقَبِّلُ الْحَجَرَ - يَعْنِى الْأَسْوَدَ - وَيَقُوْلُ:

إِنِّى أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَاتَنْفَعُ وَلَاتَضُرُّ، وَلَوْلَا أَنِّى رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰه، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُقَبِّلُكَ مَاقَبَّلْتُكَ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۲۷۰)		جلد ۲	صفحہ ۹۲۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۵۹۷)	(۱۶۰۵)	(۱۶۱۰)	
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۹۴۳)		جلد ۳	صفحہ ۴۳
قال محمود محمد نصر	حدیث صحیح			
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۳۹۰۹)		جلد ۵	صفحہ ۷۵
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۳۹۱۰)		جلد ۵	صفحہ ۱۲۵
صحیح ابوداؤد	رقم الحدیث (۳۱۸۳)		جلد ۱	صفحہ ۵۲۳
قال الالبانی	صحیح			
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۳۹۰۲)		جلد ۵	صفحہ ۷۴

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا اور وہ فرمارہے تھے:

اے حجر اسود! مجھے علم ہے کہ تو ایک پتھر ہے جو نہ نفع دیتا ہے اور نہ نقصان۔ اگر میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے ہرگز بوسہ نہ دیتا۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۹
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۱
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۸۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۹۰۵)	جلد ۴	صفحہ ۱۲۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۹۰۶)	جلد ۴	صفحہ ۱۲۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۹۰۷)	جلد ۴	صفحہ ۱۲۵
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۸۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۹۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۲۴
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

یہ امت بنی اسرائیل کی طرح فرقوں میں بٹ جائے گی
نجات وہ پائے گا جو حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔اور
آپ کے صحابہ کرام۔رضی اللہ عنہم۔کے طریقہ مبارکہ پر ہوگا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ–رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ–قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه–صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَآلِه وَسَلَّمَ–:

لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِیْ كما أَتَى عَلَى بَنِیْ إِسْرائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بالنَّعْلِ، حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَّنْ أَتَى أُمَّهُ عَلانِيَةً،لَكَانَ فِیْ أُمَّتِیْ مَنْ يَصْنَعُ ذلك،

وَإِنَّ بَنِیْ إِسْرائِيْل تَفَرَّقَتْ على ثِنْتَيْن وسَبْعِيْن مِلَّةً وتَفْتَرِقُ أُمَّتِیْ على ثَلاث وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِی النَّار إِلَّا مِلَّةً واحدةً قالُوْا مَنْ هِی يارَسُوْلَ اللّٰه قال:

ما أَنا عَلَيْه وأَصْحابِیْ.

صحیح الجامع الصغیر	حدیث (۵۳۴۳)	جلد ۲	صفحہ ۹۰۳
قال الالبانی	حسن		
مشکوۃ المصابیح	حدیث (۱۶۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۳
صحیح سنن الترمذی	حدیث (۲۶۴۱)	جلد ۳	صفحہ ۵۳
قال الالبانی	حسن		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میری امت پر ایسے حالات وواقعات آئیں گے جیسے بنی اسرائیل پر آئے جوتے کے برابر جوتے کی طرح۔ حتی کہ اگر بنی اسرائیل میں سے کسی نے اپنی ماں سے اعلانیہ بدکاری کی تو میری امت میں بھی ایسا ہوگا جو اس طرح کرے گا۔

بے شک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئی تھی اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔ سب فرقے جہنم کی آگ میں جائیں گے سوائے ایک کے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون خوش نصیب ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں اس پر عمل کرنے والا۔

-☆-

Marfat.com

صحابہ کرام کے نظریات اور طریقے سے بالشت بھر جدا ہونے والا اسلام کی رسی سے نکل جاتا ہے

عَنْ أَبِیْ ذَرٍرَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِه وَسَلَّمَ:
مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِه.

مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۸۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۰
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۴۱۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۹۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۱۹۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۶
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۶۵۲)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۶۵۳)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۶۵۲)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ذر-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضوررسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشادفرمایا:

جوصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت سے ایک بالشت بھی جداہواتواس نے اسلام کا پٹہ اپنے گلے سے اتاردیا۔

-☆-

Marfat.com

حضرت عمر بن عبدالعزیز

اور سنت

قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مُجَدِّدُالدِّیْنِ عُمَرُبْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ رضی اللّٰہ عنہ:

سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَآلہ وَسَلَّمَ وَوُلاۃُ الْاَمْرِمِنْ بَعْدہ سُنَنا، اَلْاَخْذُ بِھَاتَصْدِیْقٌ لِکِتَابِ اللّٰہِ،وَاسْتِکْمَالٌ لِطَاعَۃِ اللّٰہِ.وَقُوَّۃٌ عَلٰی دِیْنِ اللّٰہِ.لَیْسَ لاحد تَغْیِیْرُھَاوَلَاتَبْدِیْلُھَا،وَلَا النَّظْرُفِیْ شَیْءٍ خَالَفَھَا،مَنْ عَمِلَ بِھَامُھْتَدٍوَمَنِ انْتَصَرَبِھَا مَنْصُوْرٌ،وَمَنْ خَالَفَھَاوَاتَّبَعَ غَیْرَسَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ،وَلَّاہُ اللّٰہُ مَاتَوَلّٰی ، وَاَصْلَاہُ جَھَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِیْرًا ۔

ترجمہ:

امیر المؤمنین مجدد الدین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنتیں مقرر فرمائیں اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء راشدین نے ان پر بڑی پختگی سے عمل کیا۔

ایسے طریقوں اور سنتوں کو اختیار کرنا کتاب اللہ قرآن کریم کی تصدیق اور اللہ جل جلالہ کی

(۱) اقتضاء ص ۱۰

Marfat.com

اطاعت کا استکمال اور اللہ کے دین پر قوت ہے۔

کسی ایک کو بھی اجازت نہیں کہ وہ ان سنتوں میں تغیر وتبدل کرے اور نہ کسی ایسی چیز کو دیکھنا روا ہے جو ان سنتوں کے مخالف ہو۔ جس نے ان پر عمل کیا وہ ہدایت پا گیا، جس نے ان سنتوں کے ذریعے مدد چاہی اس کی مدد کر دی گئی۔

جس نے ان کی مخالفت کی اور مسلمانوں کی راہ چھوڑ کر کسی اور راہ کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اسے ادھر ہی پھیر دے گا جدھر وہ پھر گیا اور اسے جہنم میں داخل کر دے گا اور جہنم بہت برا ٹھکانہ ہے۔

-☆-

Marfat.com

عامل بالسنۃ حضرت عبداللہ بن عمر- رضی اللہ عنہما

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّامَعَ ابْنِ عُمَرَرَحِمَهُمَااللّٰهُ فِیْ سَفَرٍ ،فَمَرَّبِمَكَانٍ فَحَادَ عَنْهُ فَسُئِلَ:لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِکَ ؟قَالَ:

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلَ هٰذا،فَفَعَلْتُ.

ترجمة الحديث:

حضرت مجاھد نے فرمایا:

ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی معیت میں ایک سفر میں تھے۔آپ ایک جگہ سے گزرے تو ذرا پرے ہٹ کر گزرے۔

آپ سے پوچھا گیا آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا:

میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا تو میں نے بھی ایسا ہی کیا۔

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۔)	جلد	صفحہ
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۶)	جلد	صفحہ ۴۶
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۔۴۸)	جلد ۹	صفحہ ۳۳۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

سنت پر عمل جنون کی حد تک

قَالَ نَافِعٌ مَوْلَی ابْنِ عُمَرَ :

لَوْنَظَرْتَ اِلَی ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَااِذَااتَّبَعَ اَثَرَالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَقُلْتَ:ھٰذَا لَمَجْنُوْنٌ. [1]

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت نافع نے فرمایا:

اگر تیری نظر پڑ جاتی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر جب وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کی پیروی واتباع کر رہے ہوتے تو تو کہتا یہ دیوانہ ہے۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ ۲/۳۰۷

Marfat.com

حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
سب سے زیادہ عالم باللہ ہیں

عَنْ عَائِشَةَ–رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا–عَنِ النَّبِيِّ–صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ–قَالَ:

مَابَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ، فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَاعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ، وَأَشَدُّهُمْ بِهِ خَشْيَةً.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۱۰۹)	جلد ۲	صفحہ ۵۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۱۰۰)	جلد ۲	صفحہ ۵۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۱۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۹۲۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۰۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۹۔۲۲
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۹۹۹۲)	جلد ۹	صفحہ ۹
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۳
قال البانی	متفق علیہ		
مسند احمد	رقم الحدیث (۲۴۰۲۲)	جلد ۶	صفحہ ۱۱۸
قال محقق	صحیح		
مسند احمد	رقم الحدیث (۲۵۳۵۱)	جلد ۶	صفحہ ۱۰۰
قال محقق	صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنھا-فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشادفرمایا:

کوئی کام کیا پھراس کی اجازت ہوگئی،مگرایک گروہ نے اس سے پرہیز کیا۔یہ خبرحضور-صلی اللہ علیہ وسلم-کوپہنچی تو آپ نے خطبہ پڑھااوراللہ کی حمد کی اورپھرفرمایا کہ:

ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ ان چیزوں سے بچتے ہیں جو میں کرتا ہوں اللہ کی قسم میں ان سب سے زیادہ عالم باللہ اورسب سے زیادہ اللہ سے خوف والا ہوں۔

-☆-

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو-رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا-قَالَ :

هَجَّرْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ-يَوْماً، فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِی آيَةٍ، فَخَرَجَ عَلَيْنَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِیْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ،فَقَالَ:

إِنَّمَاهَلَکَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِی الْكِتَابِ. ۱

صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۳۵۶)	جلد۴	صفحہ۱۸۲۹
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(۵۵۷۳)	جلد۲	صفحہ۹۷۶
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث(۸۵)	جلد۱	صفحہ۲۱۲
قال المحقق	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث(۳۲۸)	جلد۱	صفحہ۵۸۲
(۱)صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۶۶۶)	جلد۴	صفحہ۲۰۵۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۶۷۷۶)	جلد۴	صفحہ۲۲۶
السنن الکبری	رقم الحدیث(۸۰۴۱)	جلد۷	صفحہ۲۹۰
السنن الکبری	رقم الحدیث(۱۱۸۳۱)	جلد۱۰	صفحہ۳۹۹
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۱۴۸)	جلد۱	صفحہ۱۲۵

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو- رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ ایک دن میں دوپہر کے وقت حضور رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے دوشخصوں کی آوازیں سنیں جو کسی آیت میں جھگڑ رہے تھے۔

پس حضور رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- (ہماری طرف) نکلے تو آپ کے چہرہ انور سے غضب معلوم ہو رہا تھا۔ حضور- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے کتاب اللہ میں اختلاف کی وجہ سے۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۰۴۳)	جلد ۰	صفحہ ۶۶۸
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۲۶۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۲۵
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۶۸۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے ارشادات میں سے
ایک لفظ بھی نہیں بدلنا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَکَ فَتَوَضَّاَ وُضُوْئَکَ لِلصَّلَاۃِ، ثُمَّ اِضْطَجَعَ عَلَی شِقِّکَ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قُلْ:

اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَرَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَی مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ.

وَاجْعَلْھُنَّ مِنْ آخِرِ کَلَامِکَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَیْلَتِکَ مُتَّ وَاَنْتَ عَلَی الْفِطْرَۃِ قَالَ: فَرَدَّدْتُھُنَّ لِاَسْتَذْکِرَھُنَّ فَقُلْتُ آمَنْتُ بِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ قَالَ:

قُلْ: آمَنْتُ نَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ.

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۷۶)		جلد ۱	صفحہ ۱۱۳
قال الالبانی	صحیح			
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۴۷)	(۶۳۱۳)	(۲۳۱۵)	(۴۸۹۔)
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۷۳)		جلد ۱	صفحہ ۴۶۵
قال المحقق	صحیح			
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۱۰)		جلد ۴	صفحہ ۲۰۸۱
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۴۶)		جلد ۳	صفحہ ۲۴۰
قال الالبانی	صحیح			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۹۴)		جلد ۳	صفحہ ۳۹۳
قال الالبانی	صحیح			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۔۳۵)		جلد ۳	صفحہ ۔۳۶
قال الالبانی	صحیح			
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۔۲)		جلد ۴	صفحہ ۔۳۲
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۵۵۸)		جلد ۱۴	صفحہ ۲۳۵
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۶۹)		جلد ۱۴	صفحہ ۲۰۱
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۴۴)		جلد ۱۴	صفحہ ۱۹۶
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۹۵)		جلد ۱۴	صفحہ ۔۲۰۱
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح			
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۰۳)		جلد ۱	صفحہ ۳۱۱
قال الالبانی	صحیح			
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۵۴۴)		جلد ۹	صفحہ ۲۸۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۵۴۵)		جلد ۹	صفحہ ۲۸۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۵۴۹)		جلد ۹	صفحہ ۔۲۸
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۵۵۰)		جلد ۹	صفحہ ۔۲۸

Marfat.com

''جب تو اپنے بستر میں جانا چاہے تو نماز کی طرح وضو کر، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جا اور یہ دعا پڑھ اے اللہ میں نے اپنا رخ تیری طرف کرلیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا۔ میں نے تیری رحمت کی رغبت اور تیرے عذاب کے خوب کے باعث اپنی کمر تیری پناہ میں دے دی تیری پکڑ سے بچنے کیلئے۔ تیرے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔ میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے ارسال کردہ نبی پر ایمان لا چکا ہوں۔

اور اس کو اپنا آخری کلام بنا اگر تو اس رات فوت ہو گیا تو تیری موت فطرت (دین اسلام) پر ہوگی۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دہرایا۔ جب میں:

آمَنْتُ بِرَسُوْلِکَ الَّذِی اَرسلْتَ پر پہنچا، تو آپ نے ارشاد فرمایا:

کہو آمَنْتُ نَبِیِّکَ الَّذِی اَرْسَلْتَ.

-☆-

Marfat.com

حضرت محمد بن سیرین - رحمۃ اللہ علیہ -
کے ہاں سنت کی اہمیت

حَدَّثَ ابْنُ سِیْرِیْنَ رَجُلًا بِحَدِیْثٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ: قَالَ فُلَانٌ کَذَا وَکَذَا. فَقَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ: اُحَدِّثُکَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ: قَالَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ، وَاللّٰہِ لَا اُکَلِّمُکَ اَبَدًا۔[1]

ترجمہ:

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آدمی کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کی تو اس آدمی نے کہا:

فلاں نے ایسا ایسا کیا ہے۔

حضرت خواجہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

میں تجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو اس کے مقابلہ

(۱) صلاح الامۃ ۲: ۲۶۱

Marfat.com

میں کہتا ہے: فلاں اور فلاں نے ایسے کیا۔

اللہ کی قسم! میں تجھ سے کبھی بھی کلام نہیں کروں گا۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہر مومن کیلئے اس کے ایمان کی جلاونور ہے۔آپ کے ارشادات پر عمل کرنا ہر مومن پر فرض ہے اور یہی اس کے مومن ہونے کی بین دلیل ہے۔سنت مبارکہ کے مقابلہ میں کسی کے قول وفعل کی کوئی حیثیت نہیں۔اس امت کے جملہ افراد کو چاہئے وہ محدثین ہوں یا مفسرین،علماء ہوں یا خطباء،مبلغین ہوں یا اصحاب سجادہ ان پر جو بھی لطف وکرم ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ہے۔ان میں سے اس کا مقام ومرتبہ بلند ہے جو عامل بالسنۃ ہے اور جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کو نظر انداز کردے اس کی اسلام اور اہل اسلام کے ہاں کوئی قدر ومنزلت نہیں۔

ایک محدث بڑی چاہت سے احادیث مبارکہ کا درس دے رہا ہو،اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے لوگوں کے قلوب واذہان کو معطر کر رہا ہو اسی دوران کوئی اٹھے اور حدیث مبارکہ کے مقابلہ میں کسی اور کا قول پیش کردے یقیناً ایسا آدمی اس قابل ہے کہ اسے حدیث پاک کی محفل سے نکال دیا جائے بلکہ اگر اھل اسلام اس کا مقاطعہ کریں تو یہ بھی عین حق ہے۔

حضرت خواجہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ علیہ نے اس آدمی سے مقاطعہ کردیا جو فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں کسی اور کا کلام پیش کر رہا تھا۔آپ نے یقیناً اھل اسلام کے دل کی ترجمانی کی اور اسے اس کی حیثیت یاد دلائی کہ جو حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کو عام آدمی کے اقوال کے مقابل سمجھے وہ اس قابل ہے کہ اھل اسلام اس سے قطع تعلق کرلیں اور اسے عملی طور پر آگاہ کریں کہ جو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہیں وہ ہمارا بھی نہیں۔

ہاں اگر وہ اپنے کیے پر نادم ہو اور خلوص دل سے معافی مانگے اور اپنے قول وفعل سے اس

Marfat.com

بات کا اعلان کرے کہ اس امت کیلئے حرف آخر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک ہے تو پھر ایسے آدمی کی توبہ کے پیش نظر اسے دوبارہ اھل اسلام میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین!

ہمیں نفس وشیطان کے مکروفریب سے نجات عطا فرما اور ہمیں ایک لمحہ کیلئے بھی نفس کے حوالہ نہ کرنا اور ہمیں ہمیشہ شیطان کی چالوں سے محفوظ رکھنا۔

ہمارا ایمان ویقان ہے کہ یہ دین، دین اسلام اللہ تعالیٰ کا بھیجا و پسندیدہ دین ہے اور اس دین حق کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم تک پہنچایا ہے۔ تو اس دین کی وہی تشریح وتوضیح قابل قبول ہے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق ہوگی۔ جس قول وعمل پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر مبارک ہوگی وہی قول اھل ایمان کیلئے ھدایت سے بھرپور اور نجات کا باعث ہے۔

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا ہدایت یافتہ ہے

قُل اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَیۡہِ مَا حُمِّلَ وَعَلَیۡکُمۡ مَاحُمِّلۡتُمۡ وَاِنۡ تُطِیۡعُوۡہُ تَہۡتَدُوۡا وَمَا عَلَی الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ۔[1]

ترجمہ:

اے میرے حبیب فرمادیجئے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی۔ پھر اگر تم منہ پھیر لو تو سن لو رسول اللہ کے ذمہ وہی ہے جو ان پر لازم ہے اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم پر لازم ہے تو اگر تم رسول اللہ کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور رسول اللہ کے ذمہ اللہ کا پیغام واضح پہنچا دینا ہے۔

-☆-

ایک مومن و مسلم روزانہ پانچ مرتبہ اللہ کی بارگاہ میں حاضری دیتا ہے اس کی بندگی کیلئے مسجد کا رخ کرتا ہے۔ صلاۃ کی ادائیگی کے دوران حالت قیام میں وہ عرض کرتا ہے:

(۱) سورہ النور ۲۴/۵۴

Marfat.com

اِهْدِنَاالصِّراطَ الْمُسْتَقِيْمَ.

اے اللہ ہمیں صراطِ مستقیم کی ہدایت عطا فرما۔

ھدایت وہ نعمت ہے جس کیلئے روزانہ صلاۃ کی ہر رکعت میں اللہ ذوالجلال سے عرض کی جاتی ہے۔

اس خالق و مالک کا فرمان ہے:

اِنْ تُطِيْعُوا تَهْتَدُوا.

اگر تم اطاعت خدا اور اطاعت رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اختیار کرو گے تو ھدایت پا جاؤ گے۔

گویا ھدایت اسے ہی نصیب ہے جو حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ارشادات پر عمل کرتا ہے سنت مصطفیٰ کا گرویدہ ہے اور آپ ہی کی اتباع میں روز و شب گزارتا ہے۔

-☆-

فَاَقِيْمُوا الصَّلاَةَ وَاٰتُوا الزَّكوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (۱)

ترجمہ:

(اے اہل ایمان) نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو اور اطاعت کرو اللہ اور اسکے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کرتے رہتے ہو۔

-☆-

(۱) سورۃ المجادلہ

Marfat.com

وصف ایمان سے متصف

فَلاوَرَبِّکَ لَایُؤمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَاشَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَ لَایَجِدُوا فِیْ اَنْفُسِھِمْ حَرَجاًمِمَّاقَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوا تَسْلِیْماً۔[1]

ترجمہ:

اے میرے حبیب! مجھے قسم ہے آپ کے رب کی! یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپ کو حاکم نہ مان لیں ان جھگڑوں میں جو ان میں پیدا ہو جائیں پھر وہ آپ کے فیصلہ پر اپنے نفسوں میں تنگی نہ پائیں اور دل و جان سے آپ کے فیصلے کو قبول کر لیں۔

-☆-

اطاعت رسول کی اہمیت اجاگر کرنے کیلئے یہ کتنا بلیغ اور مؤثر انداز ہے۔اس درج بالا ارشاد گرامی کو بار بار پڑھیے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوگی کہ اطاعت رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہی سب کچھ ہے اور دل کی گہرائیوں سے آپ کے احکامات کو ماننا ہی ایمان ہے۔

(۱) سورۃ النساء ۴/۶۵

Marfat.com

اگر کوئی بدنصیب اطاعت رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے روگردانی کرتا ہے تو کان کھول کر سن لے کہ ایمان بھی اس سے رخصت ہو چکا ہے۔

-☆-

Marfat.com

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی ذات اقدس

تمہارے لئے

بہترین نمونہ ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝[1]

ترجمہ:

بے شک تمہاری رہنمائی کیلئے اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ یہ نمونہ اس کیلئے ہے جو اللہ تعالیٰ سے ملنے اور قیامت کے آنے کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے۔

-☆-

(۱) سورہ احزاب: ۲۱

Marfat.com

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علاوہ

ہر آدمی کا قول

قبول اور رد ہو سکتا ہے

قَالَ الْاِمَامُ مَالِکٌ -رَحِمَهُ اللّٰهُ :

كُلُّ اَحَدٍ يُوْخَذُ مِنْ قَوْلِهٖ وَيُتْرَكُ، اِلَّا صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ اَوْ هٰذِهِ الرَّوْضَةَ- صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ -[1]

ترجمہ:

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہر ایک کا قول لیا بھی جا سکتا ہے اور رد بھی کیا جا سکتا ہے سوائے اس مکین گنبد خضرا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ارشاد مبارک کے کہ اسے صرف قبول ہی کیا جائے گا۔

-☆-

(1) صلاح الامۃ: ۲/۱۸۲

Marfat.com

امام ابن ابی ذئب -رحمہ اللہ-
اور سنت مبارکہ

اَلْاِمَام ابْن اَبِی ذِئْب:

قَالَ ابْنُ سَمَاکِ بْنُ الْفَضَلِ الشَّهَابِیُّ:

حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ بِحَدِیْثٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ:یَااَبَاالْحَارِثِ اَتَاخُذُبِهٰذَا؟فَضَرَبَ صَدْرِیْ وَصَاحَ عَلَیَّ صِیَاحًا کَثِیْرًا، وَنَالَ مِنِّیْ، وَقَالَ:

اُحَدِّثُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ:

تَاْخُذُبِهٖ؟!نَعَمْ آخُذُبِهٖ وَذٰلِکَ فَرْضٌ عَلَیَّ وَعَلٰی مَنْ سَمِعَهُ،اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اخْتَارَمُحَمَّدًاصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ النَّاسِ،فَهَدَاهُمْ بِهٖ وَعَلٰی یَدَیْهِ،وَاخْتَارَلَهُمْ مَااخْتَارَلَهُ عَلٰی لِسَانِهٖ،فَعَلَی الْخَلْقِ اَنْ یَّتَّبِعُوْهُ طَائِعِیْنَ اَوْ دَاخِرِیْنَ،لَا مَخْرَجَ لِمُسْلِمٍ مِنْ ذَالِکَ.

قَالَ:

وَمَاسَکَتَ حَتّٰی تَمَنَّیْتُ اَنْ یَسْکُتَ.[1]

Marfat.com

ترجمہ:

ابن سماک بن فضل شھابی کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن ابی ذئب نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث بیان کی۔ میں نے ان سے کہا:

اے ابوالحارث! کیا آپ اس پر عمل کریں گے؟

انہوں نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور مجھ پر سخت چیخ کر پڑے اور مجھے سخت سست کہنے لگے اور فرمایا: میں تجھے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے کیا اس پر عمل کرو گے؟

ہاں میں اس پر عمل کروں گا یہ مجھ پر فرض ہے اور جس جس نے اس حدیث پاک کو سنا اس پر بھی اس حدیث پر عمل کرنا فرض ہے۔ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں میں سے چن لیا۔

پھر لوگوں کو آپ کے واسطہ سے اور آپ کے ہاتھ ہدایت عطا فرمائی۔ اور لوگوں نے وہی پسند کیا جو اس نے پسند کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس پر۔

اب مخلوق پر لازم ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی واتباع کریں خوش دلی سے یا مجبوراً۔

کسی مسلمان کیلئے اجازت نہیں کہ وہ آپ کے ارشادات کو نظر انداز کرے۔

امام ابن ابی ذئب جلال میں بولتے ہی رہے یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ اب خاموش ہو جائیں۔

(1) الحجۃ فی بیان المحجۃ اسماعیل اصبہانی ۲۰۰

Marfat.com

ایمان واسلام

حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

کی عطاوکرم نوازی سے ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَرَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

مَثَلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَنَارًافَلَمَّااَضَائَتْ مَاحَوْلَهَا جَعَلَ الْفِرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُ الَّتِیْ تَقَعُ فِیْ النَّارِ یَقَعْنَ فِیْهَا وَجَعَلَ یَحْجُزُهُنَّ وَیَغْلِبْنَهٗ فَیَقْتَحِمْنَ فِیْهَا ، فَاَنَا اٰخِذبِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقْتَحِمُوْنَ فِیْهَا.

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوہریرہ۔رضی اللہ عنہ۔نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشادفرمایا:

میری مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے آگ جلائی جب آگ نے اپنے اردگرد کو روشن کردیا تو پروانے اور وہ جانور جو آگ میں گرا کرتے ہیں آگ میں گرنا شروع ہوگئے۔

Marfat.com

اس آگ روشن کرنے والے آدمی نے انہیں روکا اور آگ سے دفع کرنا شروع کر دیا لیکن وہ پروانے اس پر غالب آنے لگے اور آگ میں گرنے لگے۔

میں تمہیں آگ سے بچانے کیلئے تمہاری کمروں سے پکڑے ہوئے ہوں اور تم آگ میں گرنا چاہتے ہو۔

-☆-

مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۳
قال الالبانی:	متفق علیہ		
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۱۰)	جلد ۱	صفحہ ۵۳
قال المحقق:	متفق علیہ		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۲۶)(۶۴۸۳)		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۸۴)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۸۴
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴-۲۸۷۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۴۹
قال الالبانی:	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴-)	جلد ۱	صفحہ ۸-۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۱۸-)	جلد -	صفحہ ۱۴۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۹۸)	جلد ۱	صفحہ ۹۰-۹۱
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۴۰۱)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۱۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۵-۳۲۰۴)	جلد ۲	صفحہ ۲-۴
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۳۵۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۵۰
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۶۲۰)	جلد ۳	صفحہ ۴۲۸
قال الالبانی:	صحیح		

Marfat.com

عَنْ جَابِرٍرَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

مَثَلِی وَمَثَلُکُمْ کَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًافَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ یَقَعْنَ فِیْھَاوَھُوَ یَذُبُّھُنَّ عَنْھَاوَأَنَاآخِذٌبِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ، وَأَنْتُمْ تَفْلَتُوْنَ مِنْ یَدَیَّ.

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے آگ جلائی تو پتنگے اور پروانے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو اس آگ سے دور ہٹاتا رہے۔ میں بھی تمہاری کمروں سے پکڑ پکڑ کر تمہیں جہنم کی آگ سے بچا رہا ہوں لیکن تم میرے ہاتھوں سے چھوٹے جاتے اور نار جہنم میں گرتے جاتے ہو۔

-☆-

اے زمین!

تو نے اپنی پشت پر بڑے بڑے رحم کرنے والے دیکھے لیکن یہ تو بتا کہ ہمارے نبی-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-جیسا کوئی رحیم وکریم دیکھا۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۸۵)	جلد ۴	صفحہ ۱۷۹۰
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۸۵۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۲۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۳۵۱)	جلد ۴	صفحہ ۳۵۱
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۸۲۳)	جلد ۱۲	صفحہ ۱۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۱۵۱)	جلد ۱۲	صفحہ ۹۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۹۵۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۷

Marfat.com

اے آسمان تو نے بڑے بڑے شفقت و پیار کرنے والے دیکھے لیکن یہ تو بتا ہمارے آقا ومولیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے بڑھ کر کوئی شفیق دیکھا۔

اے سورج تو نے بڑے بڑے غمگسار دیکھے لیکن یہ تو بتا تو نے حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے بڑھ کر غموں کا مداوا کرنے والا دکھی انسانیت کے دکھ مٹانے والا ہر ایک کا خیر خواہ اور ہمدرد کہیں دیکھا؟

یارحمۃ للعالمین! یاشفیع المذنبین! آپ کی اس ادا پر قربان جائیں۔

آتش دوزخ شعلے برسا رہی ہے ہم اس میں گرنے کی کوشش میں ہیں لیکن آپ اپنا دست کرم ہماری کمر میں ڈال کر ہمیں بچا رہے ہیں۔

اے بھولے بھٹکے انسان! آج بھی غفلت کی چادر اتار پھینک اس نبی عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت وفرمانبرداری کو اپنا شیوہ بنالے جس جیسا رحیم کریم اور غمگسار اس بھری کائنات میں کوئی نہیں۔

اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِ کُمْ

کے پیارے الفاظ میں غور کیجئے سب لوگ آتش دوزخ کی طرف لپک رہے ہیں اور اس میں گر رہے ہیں حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جس کی کمر سے پکڑے ہوئے ہیں وہ آتش دوزخ سے محفوظ ہے۔

سبحان اللہ! اے مرد مومن اپنے اس رسول معظم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر قربان جا جس نے تجھے دوزخ کا ایندھن بننے سے بچایا ہوا ہے۔

آج اگر کسی کو کلمہ طیبہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اور

Marfat.com

اَشْهَدُاَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

کا ورد کرنے کی توفیق ہے، یا وہ پانچ وقت صلاۃ (نماز) ادا کرتا ہے، رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہے، حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرتا ہے، صدقہ وخیرات کرتا ہے، امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کا خوگر ہے، تو سمجھ لے یہ اس کا ذاتی کمال نہیں بلکہ کمال والے نبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا کمال ہے جس نے اس کی کمر سے اسے پکڑا ہوا ہے۔ اگر وہ آج کمر سے چھوڑ دیں (العیاذ باللہ) تو پھر ہر نیکی روٹھ جائے گی اور وہ برائی کی دلدل میں پھنستا چلا جائے گا۔

اے مرد مومن!

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اس کرم نوازی پر قربان ہو جا اور اللہ کے پیارے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو دل وجان سے یاد کر آپ کی ذاتِ اقدس پر کثرت سے درود وسلام کا نذرانہ پیش کر۔

سن لیجئے!

اگر اللہ کے پیارے حبیب راضی ہیں تو کائنات کا خالق ومالک بھی راضی ہے اور دائمی نعمتوں کا گھر جنت بھی مشتاق ہے۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ كِبَرِ النَّفْسِ وَمَكْرِ الشَّيْطَانِ.

-☆-

Marfat.com

ایمان حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
کی نظر کرم سے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ- صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ-:

مَثَلُ مَابَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْھُدٰی وَالْعِلْمِ کَمَثَلِ الْغَیْثِ الْکَثِیْرِ اَصَابَ اَرْضاً فَکَانَتْ مِنْھَا طَائِفَۃٌ طَیِّبَۃٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْکَلَاَ وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ وَکَانَتْ مِنْھَااَجَادِبُ اَمْسَکَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰہُ بِھَاالنَّاسَ فَشَرِبُوْافَسَقَوْاوَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْھَا طَائِفَۃً اُخْرٰی وَاِنَّمَا ھِیَ قِیْعَانٌ لاتُمْسِکُ مَاءً وَلاتُنْبِتُ کَلَاً فَذَالِکَ مَثَلُ مَنْ فَقُہَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَنَفَعَہُ مَابَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ یَرْفَعْ بِذَالِکَ رَاْساً وَلَمْ یَقْبَلْ ھُدَی اللّٰہِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوموسیٰ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-

نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

اللہ نے جو ہدایت وعلم دیکر مجھے بھیجا اس کی مثال بہت زیادہ بارش کی ہے جو زمین پر نازل ہوئی۔ زمین کا ایک قطعہ طیب وطاہر تھا اس نے اس بارش کے پانی کو قبول کرلیا۔ اس زمین نے سبزہ اور تازہ گھاس اُگا دیا۔

زمین کا ایک قطعہ غیر مزروعہ سخت وپتھریلہ تھا اس نے اپنے اوپر پانی جمع کرلیا۔ پس اللہ نے لوگوں کو اس قطعہ زمین سے بھی فائدہ بخشا لوگوں نے خود پانی پیا اور اوروں کو پلایا اور اسی پانی سے کھیتی باڑی کی۔

-☆-

یہ بارش زمین کے ایسے قطعات کو بھی پہنچی جو چٹیل میدان تھے (سیم وتھور والی زمین تھی) جس نے نہ پانی جمع کیا اور نہ ہی سبزہ اگایا۔

یہ مثال ہے اس کی جس نے اللہ کے دین میں تفقہ (حقیقی سمجھ) کو حاصل کیا اور جس علم وہدایت کو دیکر اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا اس نے اس آدمی کو نفع دیا۔ پس اس نے خود علم حاصل کیا اور دوسروں کو بھی علم کے زیور سے آراستہ کیا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۳
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۸۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۱۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۸۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۷۸۶
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۷
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۴۶۴)	جلد ۱۴	صفحہ ۵۱۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۴۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۴
قال الالبانی	متفق علیہ		
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۳
قال المحقق	متفق علیہ		
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۷
قال البغوی	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۷۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۱
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

اور یہ مثال اس بدنصیب کیلئے بھی ہے جس نے اس جانب بالکل توجہ نہیں کی اور اس نے اللہ کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جس ہدایت کو دیکر اللہ نے مجھے اس عالم میں بھیجا۔

-☆-

سبحان اللہ! حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اپنے علم وہدایت کو بارش سے تشبیہ دی ہے۔

جب بارش برستی ہے منظر قابل دید ہوا کرتا ہے۔ بارش کا کام برسنا ہے۔ وہ جب برسے تو یہ نہیں دیکھتی کہ یہ اپنے کا گھر ہے یا بیگانے کا گھر ہے وہ یہ بھی نہیں دیکھتی کہ دیہات ہے یا شہر ہے۔ محل ہے یا سادہ مکان ہے باغ ہے یا خالی زمین وہ تو بس برستی ہے لگا تار برستی ہے موسلا دھار برستی ہے۔

ہمارے آقا ومولیٰ امت کے والی حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علم وہدایت کی بارش بھی برس رہی ہے لگا تار برس رہی ہے اور موسلا دھار برس رہی ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارش کے ہوتے ہوئے کوئی اپنا برتن ہی الٹا کردے تو اس میں آپ کا کیا قصور۔ وہ رحمۃ للعالمین ہیں انکا کام تو ہر ایک پر نظر رحمت فرمانا ہے ہر ایک کا بھلا کرنا ہے اب اگر کوئی اپنا منہ ہی موڑ لے تو یہ اس کی اپنی بدنصیبی ہمارے آقا -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی عطاو بخشش میں کوئی کمی نہیں۔

حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اس مثال میں تین طرح کی زمین کا ذکر فرمایا:

زرخیز زمین:

زرخیز زمین پر جب بارش نازل ہوتی ہے تو وہاں بہار آجاتی ہے سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علم وہدایت کی بارش جب صدیق، فاروق، عثمان وعلی، بلال وصہیب رضی اللہ عنھم جیسے زرخیز دلوں پر نازل ہوئی تو ان دلوں کی بہاریں قابل دید تھیں ان حضرات کی کشت ایمان پر وہ خوشنما پھول کھلے اور وہ وجد آفریں بہار آئی کہ آج تک

Marfat.com

ان کی مہک ایک عالم کو معطر کر رہی ہے۔

دنیا کی بارش تو چند گھڑیاں رہتی ہے پھر تھم جاتی ہے لیکن حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علم وہدایت کی بارش زمان ومکان کی حدود وقیود سے وراء ہے وہ رحمت کی بارش اتنی عالمگیر اور ہمہ گیر ہے کہ اس سے بڑھ کر کسی مخلوق کے ہاں اس کا تصور تک نہیں ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اس نور بھری اور رحمتوں سے لبریز بارش نے عالم رنگ وبو میں وہ بہار دکھائی کہ عالم بالا کے مکیں بھی سبحان اللہ سبحان اللہ پکار اُٹھے۔

کہیں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا رحمت بھرا دور تو کہیں ائمہ اہل بیت -رضی اللہ عنہم- کی ہدایت آفریں محفلیں کہیں آئمہ مجتہدین -رحمہم اللہ- کی علم وحکمت سے بھرپور مجلسیں تو کہیں محدثین کرام -رحمہم اللہ- کی انوار سنت سے لبریز کاوشیں۔ کہیں اصحاب طریقت -رحمہم اللہ- کی ذکر وفکر کی پرکیف رونقیں تو کہیں مئے وحدت سے مخمور اصحاب باطن -رحمہم اللہ- کے نعرہ ہائے ایمان افروز یہ سب کچھ حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی علم وہدایت کی بارش کے حسین ثمرات ہیں۔

آج دینی درسگاہوں میں قال اللہ اور قال رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی دلکش آوازیں طریقت کے انوار سے معمور مراکز رشد وہدایت میں طالبان ہدایت کا اژدھام ان کی زبان قلب وقالب سے ذکر الٰہی کے پھوٹتے سوتے رات کی رحمت والی گھڑیوں میں طویل سجدے اور لمبی مناجاتیں مدینہ منورہ حرم نبوی میں عشاق کے چمکتے چہرے اور ان کی مست آنکھوں کے سرخ ڈورے۔

کعبۃ اللہ میں عابدوں زاہدوں کا جم غفیر، طواف کعبہ میں مصروف فرزند اسلام، ملتزم سے چمٹے ہوئے اہل ایمان۔

دنیا بھر کی مساجد کے میناروں سے پانچوں وقت اللہ اکبر، اللہ اکبر کی شیریں اور مترنم آواز اور انہیں عبادت گاہوں سے اہل اسلام کا پانچ وقت مل کر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا یہ سب کچھ حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی علم وہدایت کی بارش کا ایک سہانا اور دلکش اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس

Marfat.com

بارش کے نور بھرے رحمت سے لبریز قطرات سے ہمارے باطن کو معمور فرمائے اور ایمان کامل کی بے نظیر دولت سے مالا مال فرمائے۔آمین

بِبَرَکَةِ مَنْ بَعَثْتَهٗ رَحْمَةً لِلْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

سخت اور پتھریلی زمین:

کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے پاس علم تو ہے لیکن عمل کی دولت سے عاری ہیں۔ محراب ومنبر کے وارث تو کہلاتے ہیں لیکن وہ خود صاحب منبر-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے بہت دور ہوتے ہیں۔

ایسے لوگوں سے دوسرے افراد فائدہ لے جاتے ہیں لیکن وہ خود اس فائدہ سے محروم رہتے ہیں۔

امام ربانی محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے بقول وہ پارس پتھر کی طرح ہیں جو پیتل اس سے مس ہوا وہ تو سونا بن گیا لیکن وہ خود پتھر کے پتھر رہتے ہیں۔

غیر مزروعہ زمین:

ایسے افراد بھی آپ کو بکثرت نظر آئیں گے جن کی زمین شور والی جہاں سبزہ کا تصور نہیں اور پانی بھی نہیں رکتا کہ دوسرا ہی فائدہ لے لے بلکہ اس سیم والی زمین پر اگر کوئی پانی نظر بھی آئے تو وہ کھیتی کے لئے زہر قاتل ہے ایسی زمین ابوجہل، ابولہب، یزید وشمر اور عبداللہ بن ابی وغیرہ کے دلوں کی زمین کہی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے افراد سے محفوظ رکھے ان کی صحبت سے بھی بہ مسلم بھائی کو بچائے رکھے۔

مَثَلُ مَابَعَثَنِیَ اللّٰهُ مِنَ الْهُدٰی وَالْعِلْمِ کَمَثَلِ الْغَیْثِ الْکَثِیْرِ

اللہ نے مجھے جو ہدایت وعلم دیکر بھیجا ہے اس کی مثال موسلا دھار بارش کی ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نبوت ورسالت عالمگیر اور ہمہ گیر ہے اور

Marfat.com

ہدایت وعلم آپکی نبوت کی بہت سی شاخوں میں سے ہیں اور یہ بھی جہاں گیراور ہمہ گیر ہیں۔حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علم وہدایت کی بارش ہرجگہ برس رہی ہےاور پاکیزہ زمینیں اس بارش سے سیراب ہورہی ہیں اوراپنا مقدر سنوار رہی ہیں۔جیسے ہدایت کی بارش کل عالم میں برس رہی ہے اسی طرح آپ کے علم وعرفان سے بھی کوئی جگہ خالی نہیں آپ کے علم وعرفان کی زد میں کائنات کا ذرہ ذرہ ہےاورآپ کاعلم پاک بھی جہاں گیراور ہمہ گیر ہے۔

اگرکسی کی زمین سیم وتھوروالی ہےاس پر ہدایت وعلم کی بارش کا اثرنہیں تو اسے چاہیے کہ وہ آپ کے علم وعرفان اوررشد وہدایت کا انکارنہ کرے بلکہ اپنے دل کی زمین کا علاج کروائے ہوسکتا ہے کسی نظر والے کے کرم سے اس کی زمین طیب وطاہر ہوجائے تو پھراسے اپنی آنکھوں سے حضورنبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علم پاک کی جلوہ گری اورآپ کی ہدایت کی مہک نظرآئے گی۔

-☆-

Marfat.com

کتاب وسنت
قیامت تک اکٹھے رہیں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَرَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ واٰله وَسلَّمَ:

اِنِّیْ قَدتَرَکْتُ فِیْکُمْ شَیْئَیْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا کِتَابَ اللّٰهِ وسُنَّتِیْ وَلَنْ یتفرَّقا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ.

ترجمة الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ- رضی اللہ عنہ- نے فرمایا کہ حضور- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں تم ان دونوں پر عمل کے بعد گمراہ نہیں ہو سکتے۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت (یہ دونوں لازم وملزوم ہیں) اور یہ میدان حشر میں حوض کوثر پر واردہونے تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔

-☆-

المستدرک للحاکم — رقم الحدیث (۳۱۹) — جلد ۱ — صفحہ ۹۳

سلسلة الاحادیث الصحیحة — رقم الحدیث (۱۷۶۱) — جلد ۴ — صفحہ ۶۱۳

Marfat.com

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے کمال کرم نوازی سے ہمیں دو تحفے عطا فرمائے اور رہتی دنیا تک یہ رہیں گے:

۱۔ کتاب اللہ ۲۔ سنت رسول اللہ

کتاب اللہ، قرآن کریم کی سمجھ سنت رسول کے بغیر ناممکن ہے۔ قرآن کریم کا وہی مفہوم قابل قبول ہے جو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اپنے قول وفعل سے متعین فرمایا۔ قرآن تو اللہ کا کلام ہے اس کے شارح اللہ کے حبیب حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہیں۔

-☆-

Marfat.com

سنتِ رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
کے بغیر دین نامکمل ہے

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاله وسلّم قَالَ:

لَاُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئاً عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَاْتِيْهِ الْاَمْرُ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِیْ مَاوَجَدْنَا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَا.

سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۳)	جلد	صفحہ ۳۳
قال محمود محمد محمود	حدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۰
قال الدکتور بشار عواد	سنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۱
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۶۴)	جلد ۱	صفحہ ۵۷
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۱۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۱۷۔۱۷۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۰
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ حسن		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابورافع -رضی اللہ عنہ- روایت فرماتے ہیں کہ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشادفرمایا:

اے میری امت! میں تمہیں اس حالت میں نہ پاؤں کہ تم میں سے کوئی اپنے آراستہ تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو کہ میرا کوئی حکم پہنچے یا وہ امر پہنچے جس سے میں نے منع فرمایا ہو تو اس کے جواب میں کہے: میں نہیں مانتا۔ ہم نے یہ حکم کتاب اللہ میں نہیں پایا کہ اس کی پیروی کریں۔

-☆-

سرکار دو عالم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا یہ کتنا فکر انگیز ارشاد مبارک ہے۔ اگر صرف کتاب اللہ سے بات بن جاتی تو حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہرگز ایسا ارشاد نہ فرماتے۔

نیز حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نظر نبوت اٹھنے والے فتنوں کا مشاہدہ کر رہی تھی اور اپنی امت کو دوٹوک اور واضح الفاظ میں سمجھا دیا کہ سنت رسول کے بغیر دین کی تکمیل نہیں۔

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۶۰۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۸
قال الالبانی	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۶۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۷
قال الترمذی	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۶۳)	جلد ۳	صفحہ ۹۳
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۱۳۴۴۱)	جلد ۷	صفحہ ۱۲۰
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۱۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۰
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
مسند الحمیدی	رقم الحدیث (۵۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۲

Marfat.com

قرآن کریم سے صحیح راہنمائی وہدایت اور تلاوت قرآن پاک کا صحیح لطف اس وقت ہی نصیب ہوگا کہ جب قرآن کریم کے نور بھرے کلمات میں صاحب قرآن -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے جلوے نظر آئیں۔

-☆-

Marfat.com

حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

کا حرام کیا ہوا ایسے ہی ہے

جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ الْكِنْدِيِّ –رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ– اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

يُوْشِكُ الرَّجُلُ مُتَّكِئًاعَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يُحَدَّثُ بِحَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِيْ فَيَقُوْلُ: بَيْنَنَاوَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَاوَجَدْنَافِيْهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَاوَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ. اَلَاوَاِنَّ مَاحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ–صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلهٖ وسَلَّمَ – مِثْلَ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ.

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۷
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۹
قال الدکتور بشار عواد	اسنادہ حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۱
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت مِقدَاد بن مَعدِ یکرَب کندی - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

جلد ہی ایسا وقت آنے والا ہے کہ آدمی اپنے مزین تخت پر گاؤ تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا میری احادیث میں سے کوئی حدیث اسے سنائی جائے گی تو جواباً میری حدیث کو غیر اہم سمجھتے ہوئے کہے گا:

ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ عزوجل کی کتاب قرآن مجید موجود ہے پس اس قرآن میں جو حلال امور ہم نے پائے انہیں ہم نے حلال جانا اور جو حرام امور پائے انہیں ہم نے حرام جانا۔ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۶۴)	جلد ۵	صفحہ ۳۱
قال الترمذی	ھذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۶۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۰
قال الالبانی	صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۶۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۳ - ۲
قال المحقق	سندہ صحیح		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۶۰۹)	جلد ۲۰	صفحہ ۲ - ۲
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۶۶۹)	جلد ۲۰	صفحہ ۲۱۳
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۶۷۰)	جلد ۲۰	صفحہ ۲۱۳
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۱۹۲۶۹)	جلد ۹	صفحہ ۵۵۶
المستدرک علی الصحیحین	رقم الحدیث (۳۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۰ - ۲۹
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۱
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۴)	جلد ۲	صفحہ ۶۰۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۴)	جلد ۳	صفحہ ۶۰۰
قال الالبانی	صحیح		
مسند الشامیین	رقم الحدیث (۱۰۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۹ - ۲۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

سن لیجئے! جو رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے حرام قرار دیا ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا۔

-☆-

سبحان اللہ! کتنا واضح اور غیر مبہم ارشاد گرامی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے فرمان میں دوئی نہیں۔ جس کام کو اللہ کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے حلال قرار دیا وہ اللہ کے ہاں بھی حلال ہے اور جس کو حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- حرام قرار دیں تو وہ اللہ کی بارگاہ میں بھی حرام ہے۔

سنت رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی حیثیت کو غیر شرعی سمجھنے والے اور حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے احکامات وارشادات کو غیر اہم جاننے والے اس ارشاد مبارک میں ٹھنڈے دل سے غور کریں اگر حصول ہدایت کے جذبہ سے غور کریں گے تو انشاء اللہ ہدایت نصیب ہوگی۔

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
کے معجزہ کا ظہور

ابو عمار عمر فاروق سعیدی لکھتے ہیں:

یہ احادیث حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت وحقانیت کی بہت بڑی دلیل ہیں کہ جو بھی غیب کی خبریں آپ نے دی ہیں وہ بالکل سچ ثابت ہو رہی ہیں۔ پاکستان کے صوبہ پنجاب میں ظاہر ہونے والا فرقہ ''اہل قرآن'' اور ان کا سردار عبداللہ چکڑالوی بالخصوص اس حدیث کا مصداق ثابت ہوا۔

اس نے اپنے بیٹے مولوی محمد ابراہیم کو اپنے مال سے بغیر کسی قصور کے محروم کر دیا۔ وہ آیا اور والد کے سامنے کھڑے ہو کر بات کی اور یہ حدیث سنائی جو کوئی اپنے ایک بیٹے کو محروم کرے گا قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کے جسم کا ایک حصہ مرا ہوا ہوگا۔

حدیث سن کر باپ نے کہا: ہم نہیں جانتے ہم اللہ کی کتاب میں جو پائیں گے اسی پر عمل کریں گے۔

(سنن ابی داؤد، ابو عمار عمر فاروق سعیدی صفحہ ۵۰۵)

Marfat.com

مولوی ابراہیم نے نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے عبداللہ چکڑالوی لکڑی کے دیوان پر سہارا لے کر بیٹھا ہوا یہ فقرہ کہہ رہا تھا۔ ان کے سامنے یہ منظر واضح طور پر آ گیا جو اس حدیث میں دکھایا گیا ہے۔

وہ حیرت و دہشت میں ڈوب گئے اور آپ تو وہی ہیں، آپ تو وہی ہیں، کہتے ہوئے الٹے پاؤں واپس لوٹ گئے اور باپ کے شہر سے بہت دور ایک گاؤں میں جا بسے اور زندگی بھر اپنے حصے کا مطالبہ نہیں کیا کہ ایسے باپ کی دولت سے مجھے کوئی حصہ نہیں چاہئے جو انکار حدیث کے سرغنہ کے طور پر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلے ہی دکھا دیا گیا تھا۔

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے
حواری - خاص لوگ
اصحاب سنت ہیں

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وسَلَّمَ قَالَ:

مَامِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّةٍ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَالَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَمُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَمُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَمُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۷۰
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۹۰۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۰۸
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۴۰۶)	جلد ۳	صفحہ ۹۰
قال المحقق	ھذا الحدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۱۰)	جلد ۲	صفحہ ۵۰۵
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ نے مجھ سے پہلے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس کی امت میں سے کچھ لوگ ان کے خاص صاحب اسرار اور وہ صحابہ نہ ہوں جو اس کی سنت پر عمل کریں اور اسکی پیروی کریں۔ پھر ان کے بعد ایسے ناخلف ہوتے تھے، کہتے وہ تھے، وہ جو کرتے نہ تھے۔ اور کرتے وہ تھے جس کا انہیں حکم نہ دیا گیا تھا۔

تو جو ان پر ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن اور جو زبان سے جہاد کرے وہ مومن اور جو ان پر اپنے دل سے جہاد کرے وہ مومن۔ اور اس کے بعد رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں۔

-☆-

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۶۰۲)	جلد ۷	صفحہ ۱۵۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۳۷۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۶

Marfat.com

محدثین کرام
خاندان نبوت سے ہیں

ان ہی کے بارے میں بعض بزرگوں نے کہا ہے:

يَاسَادَةً لَّهُمْ بِالْمُصْطَفٰى نَسَبٌ

رِفْقًا بِقَوْمٍ لَّهُمْ بِالْمُصْطَفٰى حَسَبٌ

اَهْلُ الْحَدِيْثِ هُمْ اَهْلُ النَّبِيِّ وَاِنْ

لَمْ يَصْحَبُوْا نَفْسَهُ اَنْفَاسَهُ صَحِبُوْا

حضرات سادات کرام! آپ کا مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبی رشتہ ہے ان لوگوں پر شفقت فرمائیں جن کا مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حسبی (علمی اور روحانی) رشتہ ہے۔

محدثین ہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل ہیں اگرچہ ان کو آپ کی ذات اقدس کی صحبت حاصل نہیں ہوئی لیکن آپ کے ارشادات کی صحبت تو نصیب ہوئی ہے۔

پکارو یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم الامام علامہ محمد بن موسیٰ الم[illegible] الہاشمی صفحہ ۲۶۰۔

Marfat.com

صحابہ کرام اور تابعین عظام
کی
معیت وصحبت

قَالَ شَقِیْقٌ اَلْبَلَخِیُّ:

قِیْلَ لِابْنِ الْمُبَارِکِ:اِذَااَنْتَ صَلَّیْتَ لِمَ لَاتَجْلِسُ مَعَنَا؟ قَالَ:

اَجْلِسُ مَعَ الصَّحَابَۃِوَالتَّابِعِیْنَ،اَنْظُرُفِیْ کُتُبِھِمْ وَآثَارِھِمْ فَمَااَصْنَعُ مَعَکُمْ؟ اَنْتُمْ تَغْتَابُوْنَ النَّاسَ۔[1]

ترجمہ:

حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن المبارک رضی اللہ عنہم سے عرض کی گئی:

جب آپ نماز پڑھ لیتے ہیں تو ہمارے ساتھ کیوں نہیں بیٹھتے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

(۱) صلاح الامۃ ۲/۱۹۱

Marfat.com

میں صحابہ اور تابعین کے ساتھ بیٹھتا ہوں۔ میں ان کی کتب اور ان کے آثار دیکھتا ہوں میں تمہارے پاس بیٹھ کر کیا کروں تم لوگوں کی غیبتیں کرتے ہو۔

—☆—

قَالَ نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ:

كَانَ اِبْنُ الْمُبَارَكِ يُكْثِرُ الْجُلُوْسَ فِیْ بَيْتِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ:

اَلَاتَسْتَوْحِشُ؟قَالَ:

كَيْفَ اَسْتَوْحِشُ وَاَنَامَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ۔[1]

ترجمہ:

جناب نعیم بن حماد نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن المبارک رضی اللہ عنہ اکثر اپنے گھر میں ہی بیٹھے رہا کرتے تھے۔ آپ سے عرض کی گئی:

کیا آپ کو اکیلے بیٹھے بیٹھے وحشت نہیں ہوتی؟

آپ نے فرمایا:

مجھے کیوں وحشت ہو؟ میں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معیت وصحبت میں ہوتا ہوں۔

—☆—

یہ ہیں محافظین سنت مطہرہ جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمت حدیث پاک میں گزار دیں۔ یہ گوشہ تنہائی میں بیٹھنے والے علماء حق جن کے مقدر میں احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ورق

(۱) صلاح الامۃ فی مواعظہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۵

Marfat.com

گردانی تھی۔ جورات گئے تک احادیث مبارکہ کا مطالعہ کرتے تھے،ان سے اگر کوئی سوال کر دیتا ہے کہ جناب اکیلے بیٹھے رہتے ہیں وحشت محسوس نہیں ہوتی تو وہ ایسا جواب دیتے ہیں جو آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے فرماتے ہیں:

کون کہتا ہے میں اکیلا بیٹھا ہوتا ہوں میں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت مبارکہ سے فیض یاب ہو رہا ہوتا ہوں اور آپ کے صحابہ کرام کی صحبت مبارکہ میں بیٹھا ہوتا ہوں۔

گویا حدیث پاک سے شغف رکھنے والا، کتب احادیث کی ورق گردانی کرنے والا تنہا نہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل مبارکہ میں بیٹھا ہے اور آپ کے فیوض و برکات سے مالا مال ہو رہا ہے۔

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

اور

حضرات تابعین کی صحبت میں

وَقَالَ اِبْنُهُ يَحْيَ:

دَخَلْتُ عَلَيَّ اَبِي فِي الصَّيْف الصَّائِف وَقْت الْقَائلَة، وَهُوفِي بيْت كتبه، وَبَيْنَ يَدَيْهِ السرَاج،وَهُوَ يُصَنِّفُ،فَقُلْتُ:

يَااَبَت!هٰذاوَقْتُ الصَّلاةِ،وَدُخان هٰذاالسِّراج بالنَّهار.فلوْنفَسْت عنْ نَفْسكَ،قَالَ:

يَابُنَيَّ!تَقُوْلُ هٰذا،وَاَنا مع رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عليْه وآله وسلَّم واصْحابه وَالتَّابعيْنَ.[1]

[1] صلاح الامۃ فی مواخیہ جلد اصفحہ ۲۵۹

تاریخ بغداد ۳ ۔ ۱۹

سیر اعلام النبلاء ۱۲ ۹ ۔۲ ۔ ۲۹۰

Marfat.com

ترجمہ:

ان کے بیٹے یحیی نے بیان کیا:

میں سخت گرمی میں دوپہر کے وقت اپنے والد گرامی کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اپنی کتابوں کے کمرے میں تھے۔ان کے سامنے چراغ جل رہا تھا اور وہ کچھ لکھ رہے تھے۔میں نے عرض کی:

ابا جان!

یہ نماز کا وقت ہے اور دن کو اس چراغ کا دھواں؟ کاش آپ کچھ دیر اپنی جان کو راحت دے لیتے۔انہوں نے فرمایا:

اے میرے پیارے بیٹے!

تم یہ کہہ رہے ہو حالانکہ میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ کے صحابہ اور تابعین کی محفل میں بیٹھا ہوں۔

-☆-

Marfat.com

حضرت حذیفہ بن الیمان - رضی اللہ عنہ -
کے ہاں سنت کی اہمیت

قَالَ حُذَيْفَهُ بْنُ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

يَامَعْشَرَ الْقُرَّاءِ، اُسْلُكُوا الطَّرِيْقَ، فَلَئِنْ سَلَكْتُمُوْهَا لَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْداً، وَلَئِنْ اَخَذْتُمْ يَمِيْنًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْداً [1]

ترجمہ:

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے قاریوں کی جماعت!

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلو اگر تم طریقہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلو گے تو تم سعادت و نیک بختی میں آگے بہت آگے نکل جاؤ گے۔

اور اگر تم نے سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کیا اور سنت چھوڑ کر دائیں بائیں چلے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور گمراہی میں بہت دور نکل جاؤ گے۔

(۱) صلاح الامۃ ۲/ ۱۶۹

Marfat.com

قرآن کریم کے قاری، آئمہ مساجد اور محراب ومنبر کے ورثاء جب سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلتے ہیں تو بہت آگے نکل جاتے ہیں۔ ہدایت ان کا مقدر ٹھہرتی ہے اور وہ جنت میں اعلیٰ مقام حاصل کر لیتے ہیں اور انہیں رضائے الٰہی کا پروانہ مل جاتا ہے۔

جو قاری وامام ہے اس سے بھی یہ تقاضا ہے کہ صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر چلے کیونکہ لوگ ان کی طرف دیکھتے ہیں اور انہیں اپنا دینی واسلامی راہنما مانتے ہیں۔ان کی ہدایت کے ساتھ سینکڑوں لوگوں کی ہدایت وابستہ ہوتی ہے۔اگر وہ صراط مستقیم پر گامزن رہیں تو مخلوق خدا صراط مستقیم پر رواں دواں رہتی ہے۔

لیکن اگر وہ پھسل جائیں صراط مستقیم کو چھوڑ دیں۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے راستہ کو ترک کر دیں تو وہ صرف خود گمراہ نہ ہوں گے بلکہ اپنے ساتھ بے شمار لوگوں کو گمراہ کر دیں گے۔ان سب پھسلنے والوں کا وبال بھی ان قراء پر ان آئمہ پر ہوگا اس لئے اس رزم گاہ حیات میں قراء اور آئمہ کو سنبھل سنبھل کر قدم رکھنا چاہیے۔

کوشش کرنی چاہئے کہ ان کا کوئی عمل کوئی فعل خلاف سنت نہ ہو بلکہ ان کا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا سب سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سانچے میں ڈھلا ہونا چاہئے۔جب وہ خود سنت کا چلتا پھرتا نمونہ بن جائیں گے تو انشاء اللہ صاحب سنت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم سے مالا مال ہوں گے اور جس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت ہو اس کے دونوں جہاں سنور جاتے ہیں اور وہ عام لوگوں سے دور بہت دور نکل جاتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

عاملین بالسنۃ قیامت تک رہیں گے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ–رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا–قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ–صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلہ وسلَّم–:
لَاتَزَالُ طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِی ظَاھِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ،حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ ابن عمر–رضی اللہ عنہما–سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ–صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔

–☆–

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۹۔۔۔)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۱۹
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۹۵۲)	جلد ۵	صفحہ ۵۹
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح علی شرط مسلم		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۳۱۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۱
قال الحاکم	ھذا الحدیث صحیح [illegible]		

Marfat.com

یہ کونسا خوش قسمت گروہ ہے جس کے حق پر ہونے کی گواہی خود حضور رنبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے۔

یہ وہی گروہ وہی جماعت ہے جنکی آنکھیں قرآن وسنت کے انوار سے چمک رہی ہیں۔
جنکی زندگی کا مطمع نظر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت غلامی کو استوار کرنا ہے جو بروقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری میں سرگرم رہتے ہیں۔

-☆-

Marfat.com

حق والے، قرآن وسنت والے
قیامت تک باقی رہیں گے

عَنْ ثَوْبَانٍ–رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ–قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ–صَلَّی اللّٰہُ علیہ و آلہ وَسَلَّمَ–:

لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِیْ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰہِ، لَایَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَھُمْ، حَتّٰی یَأْتِیَ أَمْرُ اللّٰہِ وَھُمْ عَلٰی ذٰلِکَ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۹۵۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۹۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۲۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۲۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۳۳۳)	جلد ۵	صفحہ ۹۱
قال الالبانی	ہذا صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۳۹۵)	جلد ۶	صفحہ ۲۹۰
قال مزقا احمد الزین	ہذا صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۳۰۲)	جلد ۶	صفحہ ۲۷۹
قال مزقا احمد الزین	ہذا صحیح =		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضورثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشادفرمایا:

ہمیشہ میری امت میں کچھ لوگ ایسے رہیں گے جو اللہ کے حکم کے ساتھ قائم ہوں گے اور انہیں ضرر نہ دے گا جو ان کو رسواء کرنا چاہے گا اور نہ وہ جو ان کی مخالفت کرے گا حتی کہ آ جائے اللہ کا امر اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔

-☆-

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ-رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ-قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ-:

لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِیْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ، ظَاهِرِيْنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔[1]

= صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۲۸۹)	جلد۲	صفحہ۱۲۱۹
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۷۷۶)	جلد۹	صفحہ۱۶۷
قال المحقق	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۹۵۷)	جلد۴	صفحہ۵۹۹
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۰)	جلد۱	صفحہ۲۹
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۲۵۲)	جلد۳	صفحہ۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۲۲۹)	جلد۲	صفحہ۴۸۷
قال الالبانی	صحیح		
(۱) صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۹۵۴)	جلد۳	صفحہ۲۹۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۲۳)	جلد۳	صفحہ۱۵۲۴
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۴۳۸)	جلد۵	صفحہ۱۴۹

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشادفرمایا:

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر جہاد کرتا رہے گا وہ غالب رہیں گے قیامت تک۔

-☆-

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۶۵۵)	جلد ۱۱	صفحہ ۵۲۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۰۶۵)	جلد ۱۲	صفحہ ۹۔
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۹۳۔)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۰
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۹۶۰)	جلد ۴	صفحہ ۶۰۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸۱۹)	جلد ۱۵	صفحہ ۲۳۱
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

سنت پر عمل کرنے والے
مخالفت کے باوجود قائم رہیں گے

عَنْ مُعَاوِيَةَ –رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ –قَالَ:قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ– صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ،لَايَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَامَنْ خَالَفَهُمْ، حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ،وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ عَلَى النَّاسِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۹۵۵)	جلد۳	صفحہ۲۹۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۳۷)	جلد۳	صفحہ۱۵۲۴
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۹۸)	جلد۱	صفحہ۱۴۷
قال الالبانی	متفق علیہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۸۷۰)	جلد۱۳	صفحہ۲۰۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶۴۱)	جلد۳	صفحہ۱۱۲۱
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۲۹۰)	جلد۲	صفحہ۱۲۱۹
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۵)	جلد۱	صفحہ۱۲۷
قال الالبانی	متفق علیہ		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۷۷۷)	جلد۹	صفحہ۱۶۸

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت معاویہ-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-

نے ارشاد فرمایا:

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم کے ساتھ قائم رہے گا۔ جو انہیں رسوا کرنا چاہے اور جو ان کی مخالفت کرے انہیں نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا امر آ جائے وہ اس وقت بھی لوگوں پر ظاہر ہوں گے۔

-☆-

ایمان والوں کی جماعت، حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت شعار ہوتی ہے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو حرز جاں بناتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی کوئی گروہ ان کی مخالفت پر کمر بستہ ہو جائے انہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کیونکہ ان کا ممد و معاون خود اللہ وحدہ لاشریک ہوتا ہے اور جس کا معاون و مددگار کل کائنات کا خالق و مالک ہو وہ کسی کی مخالفت کو خاطر میں نہیں لاتا۔ کیونکہ اسے علم ہے اللہ تعالیٰ جس کا حامی و ناصر ہے وہ دونوں جہانوں میں سرخرو ہے۔ کامیابی و کامرانی اس کا مقدر ہے۔

اگر اس جہان ناپائیدار میں وقتی طور پر کچھ نقصان محسوس ہوتا ہے تو وہ حقیقت میں نقصان نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کے نوازنے کے طریقے مختلف ہیں۔ اس جہاں میں کڑوی دوائی کھلا کر اخروی انعامات سے جو سراسر مٹھاس ہی مٹھاس ہیں مالا مال کرتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں، آپ کے اطاعت گزاروں اور آپ کی احادیث مبارکہ پر عمل کرنے والوں کی شان ہی نرالی ہے اگر کوئی انہیں رسوا کرنا چاہتا ہے اور انہیں ذلیل کرنے کی سعی کرتا ہے تو وہ درحقیقت اپنی ذلت و رسوائی کا سامان کر رہا ہے۔ ان محبان سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ لمحہ بہ لمحہ ان کی عزت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

Marfat.com

اے اللہ! اے رحیم وکریم !ہمیں اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توفیق عطا فرما۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے طریقے پر چلنے کی سعادت سے بہرہ ور فرمااور ہمیں ہراس کام سے بچالے جوسنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور لے جارہا ہو۔ہمیں ہر وقت، ہر گھڑی اور ہر لمحہ اپنی خوشنودی کی دولت ارزانی عطا فرما۔

-☆-

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے حکم پر

مضبوطی سے قائم رہنے والے

ہمیشہ رہیں گے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ -رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ -قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ-:

لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِی قَوَّامَةٌ عَلَی اَمْرِ اللّٰهِ،لَایَضُرُّهَامَنْ خَالَفَهَا.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۹۱۔)	جلد۲	صفحہ۱۲۱۹
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۹۶۲)	جلد۴	صفحہ۶۰۳
قال الالبانی	ھذا اسنادہ حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۔)	جلد۱	صفحہ۱۹
قال محمد محمد محمود	الحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۔)	جلد۱	صفحہ۱۹
قال الالبانی	حسن صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

میری امت کا ایک گروہ اللہ کے حکم پر مضبوطی سے قائم رہے گا اور انہیں ان کی مخالفت کرنے والا ان کے ایمان کو کوئی نقصان نہ دے گا۔

-☆-

امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک جماعت مسلسل حق پر ثابت قدم ہے۔وہ حق پر اس درجہ مضبوط ہیں کہ مخالفت کی ہزار آندھیاں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔بے شمار طوفان آئے ان کے پائے استقامت میں ذرہ برابر لغزش نہیں آتی۔

وہ اس حیات کو اس زندگی کو ایک امانت سمجھتے ہیں۔وہ اس پر بڑا فخر کرتے ہیں کہ انکو دی گئی امانت میں انہوں نے خیانت نہیں کی بلکہ اس امانت کو اس زندگی کو راہ حق میں قربان کر دیا ہے۔

-☆-

Marfat.com

سنت کی حفاظت کرنے والا زمین میں
حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کا امین ہے

قَالَ اَبُو حَاتَم الْفَرْبَرِیُّ:

رَأَیْتُ ابْنُ الْمُبَارَکِ وَاقِفًاعَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ بِیَدِہ مِفْتَاحٌ فَقُلْتُ: مَا یُوْقِفُکَ هَاهُنَا؟قَالَ:هٰذَامِفْتَاحُ الْجَنَّةِ،دَفَعَهُ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِه وسلَم وقال:

حَتّٰی اَزُوْرَالرَّبَّ فَکُنْ اَمِیْنِیْ فِی السَّمَاءِ کَمَاکُنْتَ اَمِیْنِیْ فِی الْاَرْضِ[1]

ترجمہ:

جناب ابوحاتم الفربری فرماتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک کوخواب میں جنت کے دروازے پر دیکھا اور آپ کے ہاتھ میں چابی ہے۔

میں نے عرض کی: آپ کو یہاں کس نے کھڑا کیا ہے؟

(1) سیر اعلام النبلاء، ۸/۴۱۹

Marfat.com

انہوں نے فرمایا:

یہ جنت کی چابی ہے مجھے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا فرمائی ہے اور فرمایا: اسے تھامے رکھو یہاں تک کہ میں اپنے رب تعالیٰ کا دیدار کرلوں۔

تم آسمان میں میرے ایسے امین بن جاؤ جیسے زمین میں میرے امین ہو۔

-☆-

اللہ اکبر

حضرت خواجہ عبداللہ بن المبارک رضی اللہ عنہ کا یہ اعزاز!

آپ کے بختوں پر نثار ہونے کو جی چاہتا ہے۔ہاں واقعی جو سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گرویدہ ہو، جس کی ساری زندگی قال اللہ اور قال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے کہتے گزری ہو، جس کی زبان احادیث مبارکہ بیان کرکر کے شھد سے زیادہ میٹھی ہوچکی ہو، اور جس کا دل احادیث مبارکہ کی محبت میں اس درجہ والا وشیدا ہو کہ بارش کے قطروں سے زیادہ پاکیزہ ہو چکا ہو، اور جس کی آنکھیں صبح وشام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کی حفاظت میں چمکتی ہوں، اگر انہیں اس عالم آب وگل میں اس زمین میں حضور فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امین قرار دیا جائے تو جائے تعجب نہیں۔

یہ اعزاز، یہ شرف بخشنے والے خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس، اطہر ہو تو یہ اس آقا کی لجپالی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت عبداللہ بن المبارک رضی اللہ عنہ کی تربت پر تا ابد رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے درجات میں مزید ترقی عطا فرمائے۔

-☆-

Marfat.com

عامل بالسنۃ

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے پہلو میں

قَالَ الْفُضَيْلُ:

رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ،وَاِلٰى جَنْبِهٖ فُرْجَةً فَذَهَبْتُ لِاَجْلِسَ،فَقَالَ:

هٰذَامَجْلِسُ اَبِي اِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ[1]

ترجمہ:

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا:

میں نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی میں نے آپ کے پہلو میں کشادہ جگہ دیکھی میں بیٹھنے لگا تو آپ نے فرمایا:

یہ ابو اسحاق الفزاری کی جگہ ہے۔

-☆-

(۱) سیر اعلام النبلاء ۸/ ۵۴۲

Marfat.com

محدثین کرام سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محافظ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں بیٹھا کرتے ہیں۔ جنہوں نے اپنی زندگی کے روز وشب، جنہوں نے اپنی زندگی کی حسین بہاریں، جوانی سنت کی حفاظت میں گزار دی۔ زندگی کا آخری حصہ جو زندگی کا نچوڑ ہے وہ بھی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت حدیث میں گزار دیا۔ وہ واقعی اس قابل ہیں کہ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں جگہ دی جائے۔

اور یاد رہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں بیٹھنے والا دونوں جہانوں میں بامراد رہا کرتا ہے اور رحمت الٰہیہ کے حصار میں رہا کرتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

اے اہل سنت! پھیل جایئے

اور

سنت کا نور بکھیر دیجئے

كَانَ الْحَسَنُ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

يَااَهْلَ السُّنَّةِ تَفَرَّقُوْا،فَاِنَّكُمْ اَقَلُّ النَّاسِ [1]

ترجمہ:

حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

اے اھل سنت! بکھر جاؤ کیونکہ تم لوگوں میں بہت کم ہو۔

-☆-

یعنی سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کاربند حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر چلنے والے بہت کم ہیں اور وہ اس دنیا میں بکھر جائیں تا کہ سنت کا نور اطراف عالم میں پھیل جائے۔

(۱) الحسن البصری لابن الجوزی ۴۱

Marfat.com

یہ خیر القرون ہے وہاں سنت پر عمل کرنے والے کم دکھائی دیتے ہیں تو آج سنت پر عمل کرنے والوں کا تناسب کیا ہوگا۔

آپ کا ارشاد گرامی بھی ہم سب کیلئے ہے کہ:

دنیا میں بکھر جاؤ، سنت کے نور سے اجالا کردو۔ ہمیں چاہئے کہ گھروں سے نکلیں لوگوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں سے آگاہ کریں اور انہیں عامل بالسنۃ بننے کی ترغیب دیں۔

یاد رکھئے!

اگر ایک آدمی بھی ہماری کوششوں سے بتوفیق الٰہی عامل بالسنۃ ہوگیا تو سمجھ لیجئے بخشش کا ایک اچھا ذریعہ بن گیا ہے۔

-☆-

Marfat.com

صاحب سنت کو سلام پہنچا دیجئے

قَالَ يُوْسُفُ بْنُ اَسْبَاطٍ: قَالَ سُفْيَانُ:

يَايُوْسُفُ، اِذَابَلَغَکَ عَنْ رَجُلٍ بِالْمَشْرِقِ صَاحِبَ سُنَّةٍ فَابْعَثْ اِلَيْهِ السَّلَامْ، وَاِذَابَلَغَکَ عَنْ آخَرَبِالْمَغْرِبِ صَاحِبَ سُنَّةٍ فَابْعَثْ اِلَيْهِ السَّلَامُ فَقَدْقَلَّ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ۔[1]

ترجمہ:

جناب یوسف بن اسباط کا بیان ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اے یوسف! جب تجھے خبر پہنچے کہ مشرق میں ایک آدمی صاحب سنت یعنی سنت پر عمل کرنے والا ہے تو اس کی طرف السلام علیکم بھیج۔

اور جب تجھے یہ خبر ملے کہ ایک اور آدمی مغرب میں ہے اور صاحب سنت ہے تو اسے بھی السلام علیکم بھیج۔ کیونکہ اہل سنت و جماعت کی تعداد بہت کم ہوگئی ہے۔

(۱) حلیۃ الاولیاء ۔ ۷ ۔ ۳۴

Marfat.com

سلام اپنوں کو پہنچایا جاتا ہے سلام اندرونی محبت وچاہت پر دلالت کرتا ہے۔اہل سنت، سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند اگر مشرق میں ہو یا مغرب میں اھل اسلام کے دل اس کی محبت وچاہت سے معمور ہیں کیونکہ وہ جہاں بھی بیٹھا ہے نور سنت سے دنیا کو منور کر رہا ہے اور دنیا سے جہالت کے خاتمے کی تگ ودو میں مصروف ہے۔ایسا شخص سراپا سلامتی وخیر ہے۔اھل اسلام اس سے راہ ورسم رکھنا سعادت سمجھتے ہیں کیونکہ سنت مبارکہ پر کاربند قیامت کے بڑے مجمع میں عزت وشرف سے ہمکنار ہوگا۔یہ عزت صرف اسی تک محدود نہ ہوگی بلکہ اس سے تعلق محبت رکھنے والے ہر آدمی کو عزت وبزرگی سے ہمکنار کیا جائے گا۔

-☆-

Marfat.com

اسلام اور سنت پر مرنے والا
ہر قسم کی خیر و بھلائی ساتھ لے گیا

قَالَ اَبُوْبَکْرٍ الْمَرُّوْزِیُّ :

قُلْتُ لِاَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ اَحْمَدَبْنِ حَنْبَلَ مَنْ مَاتَ عَلَی الْاِسْلَامِ وَالسُّنَّۃ مات علی خَیْر؟ فَقَالَ لِیْ: اُسْکُتْ. مَنْ مَاتَ عَلَی الْاِسْلَامِ وَالسُّنَّۃ مات علی الْخیْر کُلّہ [1]

ترجمہ:

حضرت ابوبکر مروزی نے فرمایا:

میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی:

کیا جس آدمی کا اسلام اور سنت پر انتقال ہوا اس کا خیر پر انتقال ہوا؟

آپ نے مجھ سے فرمایا: خاموش! جو آدمی اسلام اور سنت پر مرگیا تو جان لو خیر و بھلائی پر اس کی موت واقع ہوئی۔

(۱) مناقب الامام احمد ص ۲۲۹، ۲۳۰

Marfat.com

جوخوش نصیب دنیا سے رخصت ہوتے وقت اپنا ایمان ساتھ لے گیا گویا وہ جملہ انعامات ساتھ لے گیا اور جوایمان کے ساتھ سنت مبارکہ کا پیروکار بھی ہو، سنت مطہرہ پر دل وجان سے فدا بھی ہواس جیسے نصیبوں والا کون ہوگا۔

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے واقعی بہت خوب فرمایا:

کہ جوآدمی دنیا سے رخصتی کے وقت اسلام وسنت کو ساتھ لے گیا وہ ہر قسم کی خیر و بھلائی ساتھ لے گیا۔

سنت مبارکہ کا دل وجان سے شیدا اپنی زندگی کے شب وروز سنت مطہرہ کے مطابق بسر کرنے والا اللہ تعالیٰ کی محبت جیت لیتا ہے۔جس سے خالق ارض وسما راضی ہو جس سے کائنات کا فرمانروائے مطلق محبت فرمائے اسے اور کیا چاہئے۔

سنت مبارکہ وہ نعمت ہے کہ جسے یہ میسر ہو وہ سب سے زیادہ بختوں والا ہے۔اس کے مراتب رفیعہ تک کون پہنچ سکتا ہے کیونکہ ایک ایک سنت مبارکہ پر اللہ تعالیٰ وہ انعام عطا فرماتا ہے جو انسانی عقل وخرد سے وراء ہے۔جوسراپا سنت ہو، جسکا اوڑھنا بچھونا سنت مبارکہ ہو، جس کی ہر ہر ادا سنت مطہرہ کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہواس پر انعامات الٰہیہ-اللہ اکبر-انسانی عقل وخرد انسانی سوچ سے وراء بہت وراء بلند بہت بلند۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے ہمیں سنت مبارکہ پر چلنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

-☆-

Marfat.com

حضرت ایوب سختیانی - رحمۃ اللہ علیہ - کا ارشاد
عامل بالسنۃ کی وفات سے
گویا میرے جسم کا ایک ٹکڑا گم ہو جاتا ہے

قَالَ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ:

کُنَّانَدْخُلُ عَلٰی اَیُّوْبَ السَّخْتِیَانِیِّ،فَاِذَاذَکَرْنَالَهٗ حَدِیْث رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَکٰی حَتّٰی نَرْحَمُهٗ.

قَالَ اَیُّوْبُ:

لَیَبْلُغُنِیْ اَنَّ الرَّجُل مِنْ اَهْلِ السُّنَّة مات فَکَانَّما افقد بعض اعضائی.

ترجمہ:

حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ہم حضرت ایوب سختیانی کے پاس جایا کرتے تھے جب ہم انہیں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک ذکر کرتے تو وہ رو دیتے۔اور اتنا روتے کہ ہمیں ان پر ترس آتا۔

حلیۃ الاولیاء ۳/۳-۱۲

Marfat.com

حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

مجھے یہ خبر کہ اھل سنت کا آدمی فوت ہوگیا ہے پہنچتی ہے تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس خبر نے میرے جسم کا ایک عضو کاٹ دیا ہے۔

-☆-

Marfat.com

کامیاب وکامران

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰئِکَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ.[1]

ترجمہ:

اورجس خوش نصیب نے اللہ اوراسکے رسول کی اطاعت کی اوراللہ سے ڈرتا رہااوراسی کا تقویٰ اختیارکیابس یہی وہ لوگ ہیں جوکامیاب ہیں۔

-☆-

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيْماً.[2]

ترجمہ:

اورجس نے اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی تو یقیناوہ بہت بڑی کامیابی لے کرکامیاب ہوا۔

-☆-

(۱)سورۃالنور۲۴/۵۲

(۲)سورۃالاحزاب۳۳/۷۱

Marfat.com

غور کیجئے! اللہ رب العزت اپنی اور اپنے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت و فرمانبرداری کا کس احسن طریقے سے حکم دے رہا ہے۔

پھر وہ خوش بخت افراد جو اللہ اور اسکے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کو اپنا شیوہ بناتے ہیں۔ اللہ ان کی واضح کامیابی کا اعلان فرماتا ہے۔ ایسے افراد کیلئے کامیابی تو ہے لیکن ادھوری نامکمل اور ناتمام کامیابی نہیں بلکہ عظیم کامیابی ہے جس کامیابی کو اللہ تعالیٰ عظیم فرماتا ہو اس کی عظمت اور رفعت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -

پر کاربند

کبھی بھی گمراہ نہیں ہوگا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِیْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ فَقَالَ:

اِنِّیْ قَدْتَرَكْتُ فِيْكُمْ مَااِنِ اعْتَصَمْتُمْ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۰
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۹
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۰
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک علی الصحیحین	رقم الحدیث (۳۱۸)	جلد ۱	صفحہ ۹۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۰
موطا امام مالک	رقم الحدیث (۱۳۹۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۸۰

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے حجتہ الوداع کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا اور خطبہ کے دوران فرمایا:

بیشک میں تم میں وہ کچھ چھوڑ کر جارہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے:

۱۔ اللہ کی کتاب

۲۔ اس کے نبی-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی سنت

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

کی اطاعت کرنے والا

انبیاء وصدیقین

شہداء وصالحین

کی معیت میں

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا [1]

ترجمہ:

اور جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں تو یہ خوش نصیب ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

-۱۷-

(۱) سورۃ النساء ۶۹

Marfat.com

اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت سے سرشار لوگ تنہا نہیں بلکہ اللہ کی جانب سے انعام یافتہ لوگوں کی معیت نصیب ہے۔ وہ آدمی جسے کسی بڑے افسر کی معیت نصیب ہو اسکی چال ڈھال سب سے جدا نظر آتی ہے تو وہ اللہ کا پیارا بندہ جسے انبیاء، شہداء، صدیقین اور صلحاء کی معیت نصیب ہو اسکی قسمت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

اے مسلم بھائی! اس آدمی کو حقیر نہ سمجھنا جو اللہ اور اسکے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت وفرمانبرداری میں مگن ہے۔ وہ کہیں تنہا بھی بیٹھا ہو تو اسے تنہا نہ سمجھنا حکم الٰہی کے مطابق اسے انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی معیت نصیب ہے۔ اس خوش نصیب کی عظمت پر قربان جائیں جو تنہا ہو کر بھی تنہا نہیں بلکہ انبیاء وصلحاء کی ارواح مقدسہ ہر وقت اسکی نگرانی کرتی ہیں۔

فَاُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ.

اللہ اور اسکے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والے ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام واکرام فرمایا۔

یہ معیت یہ سنگت عارضی اور ناپائیدار نہیں اور نہ ہی زمان ومکان کی حدود میں مقید ہے۔ اللہ کے وعدہ کے مطابق وہ جہاں بھی جائیں جس جہاں میں جائیں اس پاکیزہ سنگت ومعیت سے محروم نہیں ہوں گے۔

اِنَّ اللّٰہَ لاَ یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ.

-☆-

Marfat.com

ہدایت کی طرف بلانے والے کو اتنا ہی اجر وثواب ملتا ہے جتنا اس پر عمل کرنے والوں کو ملتا ہے

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیه و آله وسلّم قَالَ:

مَنْ دَعَا إِلَی هُدًی کَانَ لَهُ مِنَ الأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تبعهٗ لاینقص ذٰلک مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَیْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَی ضَلَالَةٍ کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تبعهٗ لاینقص ذٰلِکَ مِنْ آثَامِهِمْ شَیْئًا.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۷۰۲)	جلد ۴	ص ۲۰۶۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۹۰۲)	جلد ۴	ص ۲۳۲۶
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰۵)	جلد ۱	ص ۳۷
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۰۶)	جلد ۱	ص ۲۰
قول محمد حسین	حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۱۴)	جلد ۱	ص ۳۷۱
قول شعیب ارنؤوط	سند ہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۲۳۰)	جلد ۲	ص ۱۰۰۰
قول البانی	صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو ہدایت کی طرف بلائے اس کا اجر وثواب اس کو اتنا ہوگا جتنا پیروی کرنے والوں کو ملے گا اور یہ ان کے اجر وثواب میں کچھ بھی کم نہ کرے گا۔ جو ضلالت (گمراہی) کی طرف بلائے اس پر اتنا گناہ ہوگا جتنا اس کی پیروی کرنے والوں کو ہوگا اور یہ ان کے گناہوں سے کچھ کم نہ کرے گا۔

-☆-

۴

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۹۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۲
قال المحقق	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۳۱۸)	جلد ۹	صفحہ ۵۲۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۷۴)	جلد ۳	صفحہ ۶۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۹
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۱۳۳)	جلد ۹	صفحہ ۱۲۳
قال ممزقا احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۵۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۴
قال المحقق	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

سنت کی دعوت دینے والے کو دیکھنا عبادت ہے

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

اَلنَّظْرُ اِلَى الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ يَدْعُوْ اِلَى السُّنَّةِ وَيَنْهٰى عَنِ الْبِدْعَةِ، عِبَادَةٌ۔[1]

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اہل سنت سے وہ آدمی جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت دیتا ہے اور بدعت سے روکتا ہے اس کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

-☆-

سبحان اللہ!

ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا نظر یہ ملاحظہ ہو وہ اہل سنت کے ان

(1) شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ

Marfat.com

افراد کو جو سنت کی دعوت دیتے ہیں اور بدعات سے لوگوں کو خبردار کرتے ہیں کی طرف دیکھنا معمولی بات نہیں انکی زیارت کرنا عبادت ہے۔ انکے چہرے پر نظر جمانا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔

وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جو کسی عالم بالسنۃ اور عامل بالسنۃ کی زیارت سے شادکام ہوتے ہیں۔ ایسے باعمل عالم کے چہرے کی طرف محبت سے تکتے ہیں۔ ان کا یہ دیکھنا ان کا ان نورانی چہروں کی زیارت کرنا عبادت کا درجہ رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں عبادت کا اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔

اے اہل اسلام!

آیئے ایسے افراد سے محبت کریں جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرویدہ ہوں اور جن کی زندگی سنت کی اشاعت وترویج میں بسر ہوتی ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سننا سمجھنا یاد کرنا ان پر عمل کرنا اور انہیں دوسروں تک پہنچانا ان کی زندگی کا تقدس مشن بن جاتا ہے وہ سراپا خیر افراد اس امت کیلئے ایک روشن چراغ ہیں جنکی روشنی سے اہل جہاں راہ جنت طے کرتے ہیں اور بالآخر زندگی کے آخری سانس تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا سراغ پا جاتے ہیں۔

سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عامل فرد بشر کتنے خوش بختوں والا ہے کہ اللہ کی مخلوق کو اس کی زیارت سے شرف ملتا ہے خود رب العالمین اس سے کس درجہ محبت فرماتا ہوگا اور اسے کن کن اعزازات سے نوازتا ہوگا۔

-☆-

Marfat.com

مرنے والے کی وصیت

سنت کو لازم پکڑو

قَالَ اَحْمَدُبْنُ حَنْبَلَ:

مَاتَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِیْ،فَرُءِیَ فِی الْمَنَامِ،فَقَالَ:

قُوْلُوْا لِاَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ!

عَلَیْکَ بِالسُّنَّۃِ،فَاِنَّہٗ اَوَّلُ مَاسَالَنِی اللّٰہُ،سَالَنِیْ عَنِ السُّنَّۃِ.[1]

ترجمہ:

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

میرے اصحاب میں سے ایک آدمی کا انتقال ہو گیا۔اسے خواب میں دیکھا گیا اس نے کہا

ابوعبداللہ احمد بن حنبل سے کہنا:

سنت کو لازم پکڑو کیونکہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے مجھ سے جس چیز کا سوال کیا وہ سنت کا سوال کیا۔

(1) شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کیلئے طریق جنت آسان کر دیا یہ وہ راستہ ہے جسے بڑے مجاھدوں اور ریاضتوں سے عبور کیا جاتا تھا۔ اسے طے کرنے کیلئے بڑی بڑی محنتیں کرنی پڑتی تھیں۔ گرمیوں کے طویل دن روزے سے اور سردیوں کی طویل راتیں آہ ومناجات میں بسر کی جاتی تھیں۔ دنیا اور امور دنیا سے کنارہ کشی کی جاتی تھی پھر کہیں جا کے مقصود ہاتھ آتا تھا لیکن:

اس امت، امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی کہ اس کیلئے راہ جنت آسان کر دیا۔ اب اس امت سے کثرت عبادت کا مطالبہ نہیں بلکہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالبہ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو اس پر شاہد عادل ہے۔

جو خوش نصیب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارکہ پر چل گیا، اس نے اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرار دیا، اس نے اپنی ہر ادا کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ادا میں رنگنے کی سعی کی تو اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم یوں اس کے شامل حال ہو جاتا ہے کہ اس کیلئے جنت کی راہ آسان ہو جاتی ہے بلکہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے جنت میں پہنچا دیتی ہے۔

قبر دار آخرت کی پہلی منزل ہے حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ کا ایک ارادتمند دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے سب سے اہم سوال سنت مبارکہ کا کرتا ہے یعنی کیا تو نے میرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل کیا یعنی اگر عمل کیا ہے تو در جنت کھلا ہے اور اس جنت کی بہاروں سے شاد کام ہو جاؤ۔

واقعی سنت مبارکہ انسان کو وہاں پہنچا دیتی ہے جہاں دوسرے اعمال نہیں پہنچا سکتے۔ محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

Marfat.com

دوپہر کوسوجانا اس نیت سے کہ دوپہر کوسونا سنت مبارکہ ہے رات بھراس عبادت گزاری سے افضل وبرتر ہے جس میں سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کالحاظ نہ ہوا۔

اے اھل ایمان!

آیئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کوحرز جاں بنانا اپنا شعار بنالیں ۔اٹھتے بیٹھتے،سوتے جاگتے سنت مبارکہ کا خیال رکھیں ۔اپنے تمام معاملات کوسنت کے سانچے میں ڈھال لیں ۔ایساڈھال لیں کہ جوبھی دیکھتا جائے اسے آپ کے جسم سے سنت مبارکہ کی مہک آئے ۔اگر یہ سعادت نصیب ہوگئی توسمجھ لیجئے آخرت کی جملہ منزلیں آسان ہوگئی ہیں اور اللہ الکریم نے اپنا کرم فرمادیا ہے۔

اے اللہ!اے ارحم الراحمین!

ہر اھل ایمان کواپنے رسول کریم اور نبی رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ کے مطابق زندگی بسر کرنے کی سعادت عطا فرما۔تمام مسلمانوں کواغیار کے دروں سے اٹھا کر صرف اور صرف اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا درد کھا۔ان کے دل ودماغ میں سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت کواجاگر کردے تاکہ یہ بیگانوں کے پیچھے چلنے کی بجائے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاطریقہ مبارکہ واسوہ حسنہ اپنائیں اور تیری رضا وخوشنودی حاصل کریں۔

-☆-

Marfat.com

اتباع سنت

اس دور میں

جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے

قَالَ اَبُوْعُبَيْدِ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَامٍ:

اَلْمُتَّبِعُ لِلسُّنَّةِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمَرِ،وَهُوَالْيَوْمَ عِنْدِىْ اَفْضَلُ مِنْ ضَرْبِ السَّيْفِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔[1]

ترجمہ:

حضرت عبید القاسم بن سلام فرماتے ہیں:

سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنے والا ایسے ہے جیسے جلتا ہوا کوئلہ ہاتھ میں لینے والا ہے اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پابند آج میرے نزدیک فی سبیل اللہ تلوار چلانے سے افضل ہے۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ ۲/ ۲۷۷

Marfat.com

اللہ کی راہ میں تلوار چلانا اس خالق کی راہ میں جہاد کرنا دشمن اسلام سے لڑ پڑنا اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمنوں کی صفوں میں گھس جانا بہت بڑا اجر ہے۔ یہ سعادت کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔ لیکن سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنا اس سے بھی بڑی سعادت ہے۔

لوگ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے والے کا استہزاء کرتے ہیں اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اس پر آوازے کسے جاتے ہیں ان حالات میں اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد فی سبیل اللہ سے افضل و برتر ہے۔

اے سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکار!

اے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر جان قربان کرنے والے!

اپنے آپ کو محروم یقین نہ جاننا تیرا مرتبہ اللہ کے ہاں بلند بہت بلند ہے۔ لوگ اگر آج تیری قدر نہیں کرتے تو کبیدہ خاطر نہ ہونا اللہ تعالیٰ تجھ پر کرم فرمانے والا ہے۔ اس کے نورانی فرشتے تیرے قدردان ہیں اور تیری راہ میں پر بچھانے کیلئے تیار ہیں۔

Marfat.com

حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

کی اطاعت کرنے والا

اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور

اس کے گناہوں کی مغفرت ہے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ[1]

ترجمہ:

اے حبیب! انہیں فرما دیجئے اگر تم واقعی اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع (پیروی) کرو تب محبت فرمائے گا تم سے اللہ اور مغفرت فرمائے گا تمہارے لئے تمہارے گناہوں کی اور اللہ تعالیٰ بہت مغفرت فرمانے والا اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

-☆-

(۱) سورۃ آل عمران ۳/۳۱

Marfat.com

وہ انسان بڑا خوش نصیب ہے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے لیکن اس کی خوش قسمتی کا اندازہ کون لگا سکتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ خود محبت فرمائے یہ سعادت اسے ہی ملتی ہے جو اللہ کے حبیب۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی اطاعت وفرمانبرداری کرتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

حضرت ابی بن کعب - رضی اللہ عنہ -
کے ہاں سنت کی اہمیت

قَالَ سَیِّدُالْمُسْلِمِیْنَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

عَلَیْکُمْ بِالسَّبِیْلِ وَالسُّنَّۃِ،فَاِنَّہُ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ عَبْدٍ عَلَی السَّبِیْلِ وَالسُّنَّۃِ ذَکَرَ اللّٰہَ فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ فَیُعَذِّبُہُ اللّٰہُ اَبَدًا.

وَمَاعَلَی الْاَرْضِ مِنْ عَبْدٍعَلَی السَّبِیْلِ وَالسُّنَّۃِ ذَکَرَ اللّٰہَ فَاقْشَعَرَّجِلْدُہُ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ اِلَّاکَانَ مِثْلُہُ کَمَثَلِ شَجَرَۃٍقَدْیَبِسَ وَرَقُھَااِلَّاحَطَّ اللّٰہُ عَنْہُ خَطَایَاہُ کَمَا تَحَاتُّ عَنِ الشَّجَرَۃِ وَرَقُھَا ، فَاِنَّ اقْتِصَاداً فِی السَّبِیْلِ وَالسُّنَّۃِ خَیْرٌمِنْ خِلَافِ السَّبِیْلِ وَالسُّنَّۃِ، وَانْظُرُوْااَنْ یَکُوْنَ عَمَلُکُمْ اِنْ کَانَ اجْتِھَاداً وَاقْتِصَادًا اَنْ یَکُوْنَ عَلٰی مِنْھَاجِ الْاَنْبِیَاءِ وَسُنَّتِھِمْ۔[1]

(۱) صلاح الامۃ ۲: ۱۶۷

Marfat.com

ترجمہ:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

تم پر صراط مستقیم وسنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لازم ہے۔ روئے زمین پر کوئی بھی بندہ سبیل وسنت پر ہو اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں چھلک جائیں اللہ کے خوف وخشیت سے تو اللہ ایسے آدمی کو کبھی بھی عذاب نہیں دے گا۔

زمین پر کوئی بندہ بھی سبیل وسنت پر ہو وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کی جلد میں کپکپی طاری ہو جائے تو وہ اس درخت کی طرح ہے جس کے پتے خشک ہو جائیں جب تیز آندھی چلے تو اس کے پتے گر جائیں تو ایسے آدمی کے اللہ گناہ یوں گرا دے گا جیسے خشک درخت کے پتے گر گئے۔ بے شک سبیل اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں میانہ روی بہتر ہے سبیل اللہ اور سنت کے خلاف سے۔

دیکھو! تمہارے اعمال اگر اجتہاد پر مبنی ہوں یا میانہ روی پر تو وہ انبیاء کرام کے طریقے اور سنت پر ہونے چاہئیں۔

-☆-

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سنت کی اہمیت کو اجاگر فرما رہے ہیں ان کے نزدیک ایسی عمل پر اجر وثواب ملے گا جو سنت کے مطابق ہوگا۔ اور وہی عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوگا جس پر سنت کی مہر لگی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے آنکھوں سے آنسو نکل آنا بہت بڑی سعادت ہے۔ خوف خدا سے آنکھیں چھلک جائیں تو یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ لیکن یہاں بھی وہی اصول کارفرما ہے۔ یہ نعمت صرف اسی کیلئے ہے جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند ہے۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر ہے۔ اگر فرائض کے دوران اس کی آنکھیں گیلی ہو جائیں تو وہ عذاب الٰہی سے مامون

Marfat.com

ومحفوظ ہوگا۔ دررحمت اسی کیلئے کشادہ ہے جوسنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دلدادہ ہے اور جوسنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور ہے وہ اللہ کے انعامات سے بھی دور ہے۔

خوف خدا سے جلد کانپ جانا ہر ایک کے نصیب میں نہیں جس خوش نصیب پر کپکپی طاری ہوجائے اس کے سارے گناہ گر جاتے ہیں۔ جیسے خشک درخت کے خشک پتے تیز آندھی چلنے سے گر جاتے ہیں۔ یہاں بھی یہ سعادت اسے ہی نصیب ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر کاربند ہے۔ جس کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا سنت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

خلاف سنت کسی بھی کام سے اجروثواب نہیں ملتا کیونکہ اس امت سے کثرت کا مطالبہ نہیں بلکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی آپ کی اتباع واطاعت کا مطالبہ ہے۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو۔

-☆-

Marfat.com

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
کی اطاعت کرنے والا
اللہ کے عذاب سے نجات پانے والا ہے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآله وَسَلَّمَ-:

اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ مَابَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْماً فَقَالَ یَاقَوْمِ! اِنِّیْ رَأَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْ اَنَاالنَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ! فَالنَّجَاة النَّجَاة فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِه فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا، وَکَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَیْشُ فَاَهْلَکَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ وَمَا جِئْتُ بِهٖ وَمَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ مَاجِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ.

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوموسیٰ اشعری -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بیشک میری مثال اوراس کی مثال جسے دیکر اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا ایک آدمی کی مانند ہے جوایک قوم کے پاس آیا اور پھراس نے کہا:

اے میری قوم! میں نے ایک بہت بڑا لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جوتم پر حملہ کرنے والا ہے اور میں کسی رکھ رکھاؤ کے بغیر عریاں خبردار کرنے والا ہوں اپنا بچاؤ کرلو، اپنا بچاؤ کرلو۔

پس اس کی قوم کے ایک گروہ نے اس کی بات مان لی اور منہ اندھیرے نکل کھڑے ہوئے پس وہ اطمینان سے وہاں سے روانہ ہوگئے تو وہ اس لشکر کے حملہ سے نجات پا گئے۔

اس آدمی کی قوم کے ایک گروہ نے اسے جھٹلایا اور اپنی اسی جگہ پر رہے تو صبح کے وقت اس لشکر نے ان پر حملہ کر دیا جس نے انہیں ہلاک کر دیا اوران کی جڑیں تک کاٹ دیں۔

پس یہ مثال ہے اس خوش نصیب کی جس نے میری اطاعت کی اور جو میں حق لے کر آیا اس کی اتباع کی اور یہ اس شخص کی بھی مثال ہے جس نے میری نافرمانی کی اور جو میں حق لے کر آیا اس کی اس نے تکذیب کی۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۲۸۳)	جلد۴	صفحہ۲۲۷
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۰۹)	جلد۱	صفحہ۱۵۳
قال المحقق	متفق علیہ		
مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۴۸)	جلد۱	صفحہ۵۳
قال الالبانی	متفق علیہ		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۸۳)	جلد۴	صفحہ۴۶۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳)	جلد۱	صفحہ۱۷۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
شرح السنہ	رقم الحدیث (۹۵)	جلد۱	صفحہ۱۹۴
قال البغوی	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
دلائل النبوۃ (للبیہقی)		جلد۱	صفحہ۳۶۹

Marfat.com

وہ انسان کتنا خیر خواہ اور ہمدرد ہوا کرتا ہے جو اپنی قوم کو بروقت خطرے سے آگاہ کردے اور جو بروقت خطرے سے آگاہ کردے اسے عربی زبان میں "نذیر" کہتے ہیں۔

اللہ رب العزت نے ہمارے آقا و مولیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو نذیر بھی بنا کر بھیجا حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے کل انسانیت کو اس خطرے سے آگاہ کیا ہے جس سے بڑھ کر کوئی خطرہ نہیں ہے آپ کے پہلو میں کتنا رحیم دل ہے جو انسانیت کی حالت دیکھ کر پسیج جاتا ہے اللہ کے غضب اور اس کے عذاب سے صرف آگاہ ہی نہیں فرمایا بلکہ اس سے بچنے کا طریقہ بھی سکھایا۔

اگر کوئی بدنصیب آپ کی بات نہ سننا چاہتا ہو، آپ کے ارشادات کی تکذیب اس کا شیوہ ہو، حق پورے جاہ وجلال سے عیاں ہو وہ اسے دیکھنا ہی نہ چاہتا ہو اور ہادی برحق رشد وہدایت کی سواری لے کر محروم انسانیت کو پکار رہے ہوں اور وہ آپ کی آواز پر کان ہی نہ دھرے تو اس میں خلعت جود وکرم سے آراستہ رسول عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا کیا قصور ہے۔

اگر اب وہ ہلاکت وعذاب میں گرفتار ہوتا ہے تو اسکا مقدر۔ ہاں وہ سعید افراد جنہوں نے آپ کے ہر ارشاد کو دل وجان سے قبول کیا اور آپ کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کیا دنیا وآخرت کی نعمتیں ان کا مقدر بنیں اور بڑے اطمینان سے غضب الٰہی کی خاردار جھاڑیوں سے اپنا دامن بچا کر دور بہت دور اور رحمت الٰہی کی ٹھنڈی چھاؤں میں پہنچ گئے۔

Marfat.com

قیامت کے دن
اہل سنت کے چہرے روشن ہونگے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ –رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا–فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی:

یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ .[1]

قَالَ:فَاَمَّاالَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْھُھُمْ:فَاَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَاُلُو الْعِلْمِ وَاَمَّاالَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْھُھُمْ:فَاَھْلُ الْبِدَعِ وَالضَّلَالَۃِ.[2]

ترجمہ:

ترجمان اسلام، مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کریم کا یہ ارشاد:

یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَتَسْوَدُّوُجُوْہٌ کی تشریح کرتے فرماتے ہیں:

بہر حال جن کے چہرے سفید ہوں گے وہ اھل سنت وجماعت اور علم والے ہیں۔لیکن جن کے چہرے سیاہ ہوں گے وہ اھل بدعت وضلالت ہیں۔

(۱)آل عمران:۳/۱۰۶

(۲)صلاح الامۃ:۲/۱۵۶

Marfat.com

قیامت کے بھرے مجمع میں نفسا نفسی کا عالم ہوگا لوگ پسینوں میں شرابور ہوں گے۔ انکی رنگت سیاہ ہوگی لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اس فزع اکبر میں اطمینان وسکون سے ہوں گے اور ان کے چہرے سفید ہوں گے۔ان کے چہروں سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی ہوں گی۔ان کے چہروں پر اطمینان وسکون کا ایک جہاں آباد ہوگا۔

یہ کون خوش قسمت لوگ ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ وہ لوگ ہیں جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکار رہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کو لازم پکڑا۔اور اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے قرآن وسنت کے علم کے دروازے وا کر دیئے۔

لیکن وہ بدنصیب جن کے چہرے سیاہ ہوں گے وہ اصحاب بدعت ہوں گے۔ جو دین اسلام میں نئی نئی باتوں کو رواج دیتے رہے۔ان کا مطمع نظر سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت کو کم کرنا بلکہ ختم کرنا رہا اور وہ بدعت ضلالہ کو فروغ دیتے رہے۔اور ایسے امور سرانجام دیتے رہے جن کے کرنے سے خلاف سنت کام کو رواج ملے اور لوگ سنت سے دور ہوتے جائیں۔

-☆-

Marfat.com

اتباع سنت
کے سبب
بلند درجات اور منازل ابرار تک رسائی

قَالَ بِشْرُ الْحَافِیُّ:

رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ لِیْ:

یَابِشْرُ!اَتَدْرِیْ لِمَ رَفَعَکَ اللّٰہُ بَیْنَ اَقْرَانِکَ ؟قُلْتُ لَایَارَسُوْلَ اللّٰہِ!قَالَ:

لِاِتِّبَاعِکَ سُنَّتِیْ،وَحُرْمَتِکَ لِلصَّالِحِیْنَ، وَنَصِیْحَتِکَ لِاِخْوَانِکَ وَمَحَبَّتِکَ لِاَصْحَابِیْ وَاَھْلِ بَیْتِیْ،ھُوَالَّذِیْ بَلَّغَکَ مَنَازِلَ الْاَبْرَارِ۔[1]

ترجمہ:

حضرت خواجہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی آپ نے ارشاد فرمایا:

(۱) صلاح الامۃ ۲/ ۳۸۱

Marfat.com

اے بشر! کیا تجھے علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے تیرے ساتھیوں سے بلند مرتبہ کیوں عطا فرمایا؟ میں نے عرض کی نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری سنت کی اتباع

صالحین کا احترام

اپنے بھائیوں کو نصیحت

میرے صحابہ واہل بیت سے تیری محبت

نے تجھے نیک وابرار لوگوں کے مرتبے تک پہنچا دیا۔

-:-

لِاتِّبَاعِکَ سُنَّتِیْ:-

سبحان اللہ!

حضرت خواجہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بلند بالا مقام اللہ اکبر

اللہ تعالیٰ نے انہیں جس سرفرازی سے نوازا اس میں ایک وجہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع ہے۔ ہاں جو آدمی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ سے دلی شغف رکھتا ہے اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی زندگی گزارتا ہے اور زندگی کے روز وشب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں بسر کرتا ہے وہ اس لائق ہے کہ اس کا مرتبہ اس کے ساتھیوں اس کے ہمعصروں سے بلند وبالا کر دیا جائے۔

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کائنات میں اور کوئی نہیں ہے تو غلامی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس درجہ فنا ہو گیا کہ اس نے اپنی زندگی کی تمام خواہشات و حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہشات کے تابع کر لیا اور تمام ارادوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات وفرامین پر

Marfat.com

قربان کردیا تو پھر وہ بھی تمام لوگوں سے ممتاز ہوجایا کرتا ہے اوراس جیسا کوئی نہیں ہوا کرتا۔

حُرْمَتِکَ لِلصَّالِحِیْنَ:-

صالح ونیک لوگوں کی عزت وتوقیر کرنے والا خود نیک بن جاتا ہے۔ وہ تو اتنے سخی ہوتے ہیں کہ جوخلوص دل سے انکی معیت وصحبت اختیار کرتا ہے ان کے ارشادات پر عمل کرتا ہے۔ان جیسی زندگی گزارنے کی سعی کرتا ہے تو ابرار اسے بھی اپنے جیسا بنا لیتے ہیں پھر اس کی زندگی بھی اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں بسر ہوتی ہے۔

وَنَصِیْحَتِکَ لِاَخْوَانِکَ:-

جواپنے بھائیوں کا بھلا سوچتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا بھی بھلا کردیتا ہے۔ جواہل اسلام کی خیرخواہی کرتا ہے رب تعالیٰ اسے بھی سراپا خیر وبرکت بنا دیتا ہے۔ اہل اسلام کا درد رکھنے والا دونوں جہاں میں سرخروئی حاصل کرجاتا ہے۔

مَحَبَّتِکَ لِاَصْحَابِیْ وَاَهْلِ بَیْتِیْ:-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اؓور آپ کی اہل بیت سے محبت ایمان کی جزو ہے جوحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے وہ لازما حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام اورآپ کی اہل بیت اطہار سے بھی محبت کرتا ہے۔ان نفوس قدسیہ سے محبت کرنے والا رب تعالیٰ کی رحمتوں سے مالا مال ہوا کرتا ہے۔

بندہ اللہ تک اللہ کی توفیق اوراس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کی متابعت کے سبب سے پہنچتا ہے اور جوآدمی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کے بغیر راستہ طے کرنا چاہے وہ ہدایت یافتہ ہوتے ہوئے بھی گمراہ ہوجاتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

عامل بالسنۃ کو
پچاس شہیدوں کے برابر اجر وثواب

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ–رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ–قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ–صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہ وسَلَّمَ:

إِنَّ مِنْ وَرَائِکُمْ زَمَانَ صَبرٍ ،لِلْمُتَمَسِّکِ فِیْہِ أَجْرُ خَمْسِیْنَ شَہِیْدًا مِنْکُمْ.

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک تمہارے بعد صبر کا زمانہ آئے گا اس میں میری سنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے کو تم سے پچاس شہیدوں کا ثواب ملے گا۔''

-☆-

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۹۹۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۰
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۰۹۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۱
صحیح الجامع والصغیر وزیادتہ	رقم الحدیث (۲۲۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۵۰۰
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

شہادت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بندہ کیلئے بہت بڑا اعزاز ہے۔شہید فی سبیل اللہ کا مرتبہ ومقام بہت بلند ہے۔جوشخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرے اسے حیاۃ جاودانی نصیب ہوتی ہے۔وہ منوں مٹی کے نیچے بھی زندہ ہوتا ہے۔اسے یہ زندگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عمدہ عطیہ ہے۔

لیکن سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عامل کو ایسے زمانہ میں جوصبر کا تقاضا کرتا ہے جس میں فتنہ وفساد عام ہوگا۔اس زمانہ میں اپنے دامن کو بچانا بڑا مشکل ہوگا۔اس سخت ترین زمانہ میں سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے والے کو پچاس شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔

شہید اسلام سلطنت اسلامیہ کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے اور دشمن سے لڑتے ہوئے جان کی بازی لگا جاتا ہے۔لیکن عامل بالسنہ اسلام کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے۔اس کا مقابلہ اسلام کے ظاہری دشمنوں سے نہیں بلکہ اس کا مقابلہ اسلام کے اندرونی دشمنوں سے ہے جو مارِآستین بن کر اسلام پر یلغار کررہے ہیں۔

یہ مردمومن سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار لے کر اھل بدعت سے ٹکرا جاتا ہے۔ان کے طعن وتشنیع کو برداشت کرتا ہے۔فتنہ وفساد کی آندھیاں بڑے بڑے چراغوں کو گل کردیتی ہیں۔لیکن یہ مردمومن سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع جلاتا ہے اوران آندھیوں میں اس کی حفاظت بھی کرتا ہے۔اس شمع کے نور کو گل نہیں ہونے دیتا بلکہ ہرلمحہ ہرگھڑی نورانی وروشن کرتا ہے۔یہ دل کی تاریکی کو دور کرتا ہے۔دل جو مھبط انوارالٰہیہ ہے وہاں بدعات کو جگہ دے کر ظلمت کدہ بنانے والوں کو حقیقت حال سمجھاتا ہے۔پھران تاریک دلوں میں سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع جلاتا ہے جو جب روشن ہوتی ہے تو بدعات کا نام ونشان تک مٹ جاتا ہے۔اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اجالہ چارسو پھیل جاتا ہے۔

زمانہ حال مصائب وآلام کا زمانہ ہے۔اسلام پر شب خون مارنے والے بڑی چالاکی سے اس

Marfat.com

شمع ہدایت کوگل کرنا چاہتے ہیں۔ بدعات کوسنت کے روپ میں پیش کیا جارہا ہے تا کہ مسلمان جوسنت کے شیدائی ہیں خلاف سنت کوسنت سمجھ کراس پرعمل کر کے خوداپنے دین وایمان کا جنازہ نکال دیں۔

اس پرفتن دور میں اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پرعمل کرنا آسان نہیں۔اگر کسی بدعت کے خلاف آواز اٹھائی جائے تو شوراٹھتا ہے کہ یہ سنت کا دشمن ہے۔اس صورت میں ایک درد دل رکھنے والا عامل بالسنہ اپنے آپ کو مجبور تصور کرتا ہے۔

اے اللہ! اے احکم الحاکمین!

ہمیں عامل بالسنہ بنادے۔ ہمارے رگ وریشہ میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے نورکوفروزاں کردے۔ہمیں سنت کی شمع جلانے کی توفیق دے دے۔اس ظلمت کدہ بدعت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین صحیح صورت میں شائع وعام کرنے کی توفیق دے دے۔

اے اللہ ہمارے دل میں وہ نور عطا کردے جواس ظلمت کدہ میں سنت کے نور کی پہچان میں اوراس کی روشنی میں اپنی حیات مستعار کے دن گزار سکیں اور یہی نور ہماری قبروں میں بھی ہمارے ساتھ رکھنا اور میدان حشر میں بھی سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ہمارا مدد ومعاون بنانا۔

-☆-

Marfat.com

شہید کے لئے چھ اعزازات

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنَ مَعْدِيكَرِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ:

يُغْفَرُ لَهٗ فِيْ أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهٖ، وَيُرٰى مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ،

وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ،

وَيَأْمَنُ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ،

وَيُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ، اَلْيَاقُوْتَهُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا.

وَيُحَلّٰى حِلْيَةَ الْإِيْمَانِ،

وَيُزَوَّجُ اِثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ،

وَيَشْفَعُ فِيْ سَبْعِيْنَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهٖ.

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کیلئے چھ (٦) خصلتیں (انعام) ہیں:

(١)- اس کے خون کا پہلا قطرہ گرنے سے پہلے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اسے اس کا جنت میں محل دکھایا جاتا ہے۔

(٢)- عذاب قبر سے بچا لیا جاتا ہے اور فزع اکبر- بڑی گھبراہٹ (قیامت کی گھبراہٹ) سے امن میں ہوگا۔

(٣)- اس کے سر پر (عزت و) وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا یاقوت دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہوگا۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (٥١٨٢)	جلد ٢	صفحہ ٩٢٠
قال الالبانی	صحیح		
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (٣٨٥٧)	جلد ٣	صفحہ ١٦
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (١٦٦٣)	جلد ١	صفحہ ٢٤٠
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٢٧٩٩)	جلد ٣	صفحہ ٣٦٤
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (٣٢١٣)	جلد ٧	صفحہ ٦٤٧
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٧١٦٦)	جلد ١٣	صفحہ ٢٩٣
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٢٠٥٠)	جلد ٢	صفحہ ٢٩٦
قال المنذری	اسنادہ احمد حسن		
الکتاب المصنف	رقم الحدیث (١٩٤٦٠)	جلد ٦	صفحہ ٢٢٦
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (٩٥١٦)	جلد ٥	صفحہ ٣٩٠

Marfat.com

(۴)-اسے ایمان کا زیور پہنایا جائے گا۔

(۵)-بہتر (۷۲) حورعین سے اس کی شادی کی جائے گی۔

(۶)-اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا۔

-☆-

اب زیرنظر حدیث پاک کو ایک مرتبہ پھر پڑھیے:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ-رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ-قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ زَمَانَ صَبرٍ،لِلْمُتَمَسِّكِ فِيْهِ أَجْرُ خَمْسِيْنَ شَهِيْدًا مِنْكُمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک تمہارے بعد صبر کا زمانہ آئے گا اس میں میری سنت کو مضبوطی سے تھامنے والے کو تم سے پچاس شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

عامل بالسنۃ،سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند کو پچاس شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

تو مفہوم بالکل واضح ہوا کہ

اگر ایک شہید کو یہ اعزاز ملتا ہے کہ

اس کے خون کا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے اسکی مغفرت کردی جاتی ہے اور اسے اس کا محل جنت میں دکھایا جاتا ہے تو اب اندازہ لگائیے اس عامل بالسنہ کا جس کا درجہ شہید سے پچاس گنا زیادہ ہے اسے زندگی کے آخری لمحوں کن کن انعامات سے سرفراز فرمایا جائے گا اور اسے کیسی جنت کی بہاریں اور اسکے محلات دکھائے جائیں گے۔

Marfat.com

اگر ایک شہید عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے تو جس عامل بالسنہ کو پچاس شہیدوں کا ثواب ملتا ہے اس پر قبر میں انعامات کا عالم کیا ہوگا۔اس عامل بالسنہ پر انعامات الٰہیہ جو قبر میں ہوں گے اس کا آج دار فانی میں اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔اس لئے

اے اہل اسلام!

اس آزمائشوں کے دور میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ پر عمل کیجئے، سنت مبارکہ کے نور کو عام کیجئے بلکہ اس حدیث پاک کی یوں اشاعت کیجئے کہ اہل اسلام کا ہر گھر حدیث پاک کے انوار سے جگمگا اٹھے۔

یاد رکھئے!

آج حدیث پاک کا نور بکھیرنے کی کوشش کیجئے انشاء اللہ آپ کی قبریں اللہ تعالیٰ کے انعامات سے معمور ہوں گی اور وہ قبر جنت کا ایک اعلیٰ باغ بن چکی ہوگی۔

یوم الفزع الاکبر: قیامت کے تصور سے آج بڑے بڑوں کا پتہ پانی ہو جاتا ہے۔اس دن عظیم وخبیر اللہ کی بارگاہ میں حاضری کا خیال ایک مومن کامل کی گویا جان نکالتا ہے لیکن

سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے والے خوش نصیب کا اندازہ لگائیے اسے اس دن کوئی گھبراہٹ نہیں ہوگی کیونکہ اسے پچاس شہیدوں کا ثواب مل چکا ہے۔جب ایک شہید قیامت کی ہولناکیوں، اس کے عذاب اور اس کی تباہ کاریوں سے محفوظ ہے تو جو اکیلا پچاس شہیدوں کے اعزازات سمیٹ رہا ہوں اس دن اس پر اللہ تعالیٰ کے کرم کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔گویا حدیث پاک پر عمل کرنے والا قیامت کے دن اپنے جس محبت کرنے والے کو پیارے چاہتے دیکھنے کا اللہ تعالیٰ اس پر بھی مہربانی فرمائے گا اور اسے میدان حشر کی گھبراہٹ سے محفوظ و مامون رکھے گا۔

قیامت کے دن شہید کے سر پر عزت وکرامت کا وہ تاج سجایا جائے گا کہ جس سے ایک موتی کی قیمت پوری دنیا کی دولت نہیں بن سکتی۔جب ایک شہید کے سر کے تاج کا یہ عالم ہے تو جو خوش

Marfat.com

نصیب سنت مبارکہ پر عمل کر کے پچاس شہیدوں کا ثواب لے گیا اس کے سر پر سجنے والا تاج کس قدر قیمتی، دلکش اور نور بکھیرنے والا ہوگا۔ گویا تمام میدان حشر کی نگاہیں اس کی طرف اٹھی ہونگی اور اس کے اعزازات وکرامت پر رشک کر رہی ہونگی۔

اے اہل ایمان!

آیئے سنت مبارکہ پر دل لگایئے۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے فیض کو عام کیجئے ہوسکتا ہے سخت گھبراہٹ والے دن قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی گرفت سے محفوظ رکھے اور ہمیں بھی وہ تاج مرحمت فرمادے جس کی چمک دمک کے سامنے دنیا کی ہر چمک ماند ہے۔ یاد رہے قیامت کے دن جسے عزت مل گئی حقیقی عزت والا وہی ہے اور اس کی عزت وبزرگی تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

قیامت کے دن شہید کو زیور ایمان پہنایا جائے گا۔ جس خوش نصیب کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایمان کا زیور پہنائے اس کی عزت وکرامت کا کون تصور کرسکتا ہے گویا وہ آدمی اپنے امتحان میں کامیاب ہوگیا۔ صرف کامیاب ہی نہیں بلکہ اعلیٰ نمبروں میں کامیاب ہوا، امتیازی شان سے کامیاب ہوا۔ جس کامیابی کے سامنے باقی کامیابیاں ماند ہیں۔

وہ سنت مبارکہ کا دلدادہ جس کا اوڑھنا بچھونا سنت مبارکہ ہے جو صبح وشام حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر عمل پیرا رہتا ہے اور وہ کوشش کرتا ہے کہ میرا کوئی عمل میرا کوئی قول وفعل دائرہ سنت سے باہر نہ ہو ایسے خوش بخت کے اعزازات کا آج کیسے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ میدان حشر میں اسے جو عزت وکرامت نصیب ہوگی بڑے بڑے نظریں اٹھا کر اس کو دیکھ رہے ہوں گے اور وہ رضائے الٰہی کا پروانہ لئے شاداں وفرحاں اپنے مقدر پر ناز کر رہا ہوگا۔

عامل بالسنہ کو اگر پچاس شہیدوں کے برابر ثواب ملتا ہے تو بات واضح ہے کہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو گرویدہ ہے اسے ایک شہید سے پچاس گنا زیادہ اعزازات سے نوازا جائے گا

Marfat.com

اوراس اکیلے پر ہی اتنی زیادہ عنایات الٰہیہ ہوں گی کہ پچاس شھیدوں کے اعزازات وانعامات وہ اکیلا سمیٹ رہا ہوگا۔

شھید قیامت کے دن اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے ستر (۷۰) افراد کی شفاعت کرے گا جو شفاعت قبول کرلی جائے گی۔ یہ اس کے وہ رشتہ دار ہیں جن پر جہنم واجب ہوچکی ہوگی لیکن شھید کو یہ اعزاز ملے گا کہ ان مستوجب سزا ستر رشتہ داروں کو اللہ تعالیٰ کے انعامات واکرامات کی لافانی جگہ جنت میں لے جائے گا۔

سنت مبارکہ پر عمل کرنے والا، دل وجان سے سنت مبارکہ کا والا وشیدا جسے پچاس شھیدوں جتنا اجروثواب ملے گا تو گویا وہ اپنے ستر (۷۰) رشتہ دار نہیں بلکہ ۷۰×۵۰=۳۵۰۰ تین ہزار پانچ سو رشتہ داروں کی شفاعت کرے گا۔ یہ اس کے وہ رشتہ دار ہوں گے جو سزاوار جہنم ہوں گے۔ اس عامل بالسنہ کی شفاعت سے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کی جگہ جنت میں داخل فرمائے گا۔

اے رحیم وکریم اللہ! اے وہ ذات اقدس جب کسی پر رحم وکرم فرماتی ہے تو بے حدو بے حساب فرماتی ہے! اے کائنات سے بڑھ کر مشفق ومہربان اللہ!

صرف اور صرف اپنے فضل وکرم سے ہمیں عامل بالسنہ بنا ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کا شیدائی بنا۔ ہمیں پیغام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسروں تک پہنچانے کی سعادت سے بہرہ ور فرما اور قیامت کے دن اپنے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے اپنے دست کرم سے ہمیں بے پناہ وبے حساب اعزازات سے سرفراز فرما۔

-☆-

Marfat.com

وصول الی اللہ
اللہ کی توفیق سے اور
اتباع سنت سے

قَالَ اَبُوالْحَسَنِ الْوَرَّاقْ:

لَایَصِلُ الْعَبْدُاِلَی اللّٰہِ اِلَّابِاللّٰہِ وَبِمُوَافَقَةِ حَبِیْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِی شَرَائِعِہٖ،وَمَنْ جَعَلَ الطَّرِیْقَ اِلَی الْوُصُوْلِ فِیْ غَیْرِ الْاِقْتِدَاءِ یَضِلُّ مِنْ حَیْثُ اَنَّہٗ مُھْتَدٍ. [1]

ترجمہ:

وصول الی اللہ کا راستہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے طے ہوتا ہے اور توفیق الٰہی اسے ملتی ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کرتا ہے۔ آپ کی غلامی کا دم بھرتا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال وافعال کی متابعت نہ کرے آپ کے ارشادات پر عمل نہ کرے آپ کے بتائے ہوئے راستے پر نہ چلے وہ واصل باللہ نہیں ہوسکتا۔ وہ اس راہ طریقت سے گمراہ ہوجاتا ہے اور بالآخر جہنم کی اتھاہ گہرائیوں میں جا گرتا ہے۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ ۲/۲۸۴

Marfat.com

ایک آدمی نے حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ سے عرض کی فلاں آدمی کہتا ہے میں واصل باللہ ہوں اب مجھے نماز کی ضرورت نہیں اور وہ نماز نہیں پڑھتا اس پر آپ نے ارشاد فرمایا:

وہ یقیناً واصل ہے لیکن واصل باللہ نہیں بلکہ واصل باجہنم ہے۔

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا طریقہ مبارکہ سیدھا جنت لے جاتا ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ-رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ-قَالَ:

خَطَّ لَنَارَسُوْلُ اللّٰهِ-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ-خَطًّا ثُمَّ قَالَ:

هٰذَاسَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًاعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلَى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَاشَيْطَانٌ يَدْعُوْاإِلَيْهِ وَقَرَأَ:

وَأَنَّ هٰذَاصِرَاطِیْ مُسْتَقِيْمًافَاتَّبِعُوْهُ...

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۱
قال الالبانی	اسنادہ حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۰
قال شعیب الارنووط	اسنادہ حسن		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۱۰۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۹۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۱۱۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۹۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۱
قال شعیب الارنووط	اسنادہ حسن		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہمارے سامنے ایک خط کھینچا پھر فرمایا:

کہ یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس کے دائیں بائیں کچھ اور لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ مختلف راستے ہیں جن میں سے ہر راستے پر شیطان ہے جو ادھر بلا رہا ہے، اور یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْماً فَاتَّبِعُوْهُ

—☆—

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۹۳۲)	جلد	صفحہ
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۳۴۳)	جلد	صفحہ
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
المستدرک علی الصحیحین	رقم الحدیث (۳۲۴۱)	جلد	صفحہ ۲۱۳
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		

Marfat.com

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کا مطیع جنت جائے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ:
كُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی. قَالَ:
مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۲۸۰)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۷۳
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۵۱۳)	جلد ۲	صفحہ ۸۳۱
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۷۱۳)	جلد ۸	صفحہ ۴۰۱
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۲)	جلد ۱	صفحہ ۸۱
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۲۲۶)	جلد ۷	صفحہ ۲۷۱۸
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۱

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میرا ہر امتی جنت میں داخل ہوگا مگر وہ جس نے انکار کر دیا۔

عرض کی گئی:

یارسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ! انکار کرنے والا کون ہے؟

حضور- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

-☆-

نجات اطاعتِ رسول- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر ہے اور جنت کے دروازے اسی کے لئے کشادہ ہیں جو رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی فرمانبرداری کرتا ہے اور وہ بڑا بدنصیب ہے جو اطاعت رسول- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے انکاری ہے ایسے منکر کا جو انکار کے پردے میں خود رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو اہمیت نہیں دیتا ٹھکانا جہنم ہے۔

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی فرشتوں سے ملاقات

حضرت علی رضی اللہ عنہ قال:

جاءت الملائکۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھو نائم فقالوا:

ان لصاحبکم ھذا مثلا فاضربوا لہ مثلا فقال بعضھم انہ نائم وقال بعضھم

ان العین نائمۃ والقلب یقظان فقالوا مثلہ کمثل رجل بنی دارا وجعل فیھا مأدبۃ

وبعث داعیا فمن اجاب الداعی دخل الدار واکل من المأدبۃ ومن لم یجب

الداعی لم یدخل الدار ولم یاکل من المأدبۃ.

فقالوا اولوھا یفقھہ فقال بعضھم انہ نائم وقال بعضھم ان العین نائمۃ

والقلب یقظان فقالوا

الدار الجنۃ والداعی محمد فمن اطاع محمدا فقد اطاع اللہ ومن عصی

محمدا فقد عصی اللہ ومحمد فرق بین الناس.

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت جابر- رضی اللہ عنہ- نے ارشاد فرمایا:

چند فرشتے حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- آرام فرما تھے۔

پس وہ کہنے لگے تمہارے اس صاحب کیلئے ایک مثال ہے آپ کی بارگاہ اقدس میں اس مثال کو بیان کروان میں سے ایک فرشتے نے کہا حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سوئے ہوئے ہیں۔ایک اور فرشتے نے کہا آپ کی آنکھ تو سوئی ہوئی ہے لیکن دل جاگ رہا ہے یعنی بیان کرو حضور سن بھی رہے ہیں اور سمجھ بھی رہے ہیں۔

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی مثال ایک آدمی کی طرح ہے جس نے گھر بنایا اور گھر میں لوگوں کی ضیافت کے لئے دسترخوان چن دیا پھر ایک آدمی کو داعی بنا کر بھیجا پس جس نے اس بلانے والے کی بات کو قبول کرلیا گھر میں داخل ہوگیا۔اس نے چنے ہوئے دسترخوان سے کھانا کھایا اور جس نے اس داعی کی بات کو قبول نہ کیا وہ گھر میں داخل نہ ہوسکا اور نہ اس دسترخوان سے کچھ کھا سکا۔

فرشتوں نے ایک دوسرے سے کہا اس مثال کی وضاحت کرو تاکہ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اللہ کے اس فرمان کو مثال کی شکل میں سمجھ جائیں۔

پھر ان فرشتوں میں سے ایک نے کہا حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سوئے ہوئے ہیں تو ایک اور فرشتے نے کہا حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی آنکھ مبارک تو سوئی ہوئی ہے مگر آپ کا دل

صحیح بخاری	حدیث (۲۱۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۰
صحیح مسلم	حدیث (۲۳۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۰
تحفۃ الاشراف	حدیث (۲۲۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۰
مصنف ابن ابی شیبہ	حدیث (۱۰۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۱
مشکوۃ مصابیح	حدیث (۱۹۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۱

Marfat.com

انور جاگ رہا ہے۔فرشتوں نے اس مثال کی وضاحت کرتے ہوئے کہا گھر جنت ہے داعی بلانے والے حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہیں۔

جس نے حضور محمد مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کی اس نے یقیناً اللہ کی اطاعت کی اور جس نے حضور محمد مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نافرمانی کی اس نے یقیناً اللہ کی نافرمانی کی۔اور حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے درمیان فرق ہیں۔

-☆-

فرشتوں نے اللہ کے حکم سے کیسی عمدہ مثال کے ذریعے اطاعت رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اہمیت کو واضح کیا۔اللہ کی رضا اور خوشنودی کا مقام جنت ،دائمی اور سرمدی نوازشات کی جگہ جنت،اس مقام نجات میں داخلہ اطاعت رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر موقوف ہے۔جو دل وجان سے اللہ کے حبیب-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی فرمانبرداری کرتا ہے تو وہ اللہ کی ضیافت سے سرفراز ہوگا اور جو حضور رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت سے روگرداں اور متنفر ہے اس کا جنت میں داخلہ ہی نہیں اور جب داخلہ ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ کی ضیافت سے کیسے بہرہ ور ہوگا وہ بدنصیب غضب الٰہی کا شکار ہوکر جہنم کی اتھاہ گہرائیوں کا لقمہ بنے گا۔

اس مثال کے آخر میں فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی سنایا:

مُحَمَّد'' فَرَق'' بَيْنَ النَّاسِ.

محمد مصطفیٰ ہی لوگوں کے درمیان فرق ہیں۔

جس نے رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کی

اس نے اللہ کی اطاعت کی

جس نے حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نافرمانی کی

اس نے اللہ کی نافرمانی کی

Marfat.com

جس نے حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کوخوش کیا

اس نے اللہ کوخوش کیا

جس نے حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کوناراض کیا

اس نے اللہ کوناراض کیا

جس نے حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے محبت کی

اس نے اللہ سے محبت کی

جس نے حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے عداوت کی

اس نے اللہ سے عداوت کی

جوحضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کا ہوگیا وہ اللہ کا ہوگیا

اور جوحضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کا نہ ہوسکا وہ اللہ کا نہ ہوسکا

اور جس نے حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو پالیا اس نے اللہ کو پالیا

جس کی حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-تک رسائی نہ ہوسکی

وہ اللہ سے بھی دور جا گرا

مُحَمَّد'' فَرق'' بَیْنَ النَّاس.

حضور محمد رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ہی لوگوں کے درمیان فرق ہیں۔

-☆-

Marfat.com

اللہ اور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
کی اطاعت کرنے والا ایسی جنتوں میں داخل ہوگا
جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہیں
اور وہ جنتوں میں ابدالآباد تک رہے گا

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ [1]

ترجمہ:

اور جو اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرے گا اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوگی ان جنتوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور سن لیجئے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

-☆-

(1) سورۃ النساء ۴/۱۳

Marfat.com

اُخروی کامیابی ہی حقیقی کامیابی ہے اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت وہ سرمایہ ہے جسے یہ نصیب ہوجائے اسے اُخروی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ کتنا عمدہ ہے۔

ایسی جنتیں نصیب ہوں گی جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں گی۔

یہ جنتیں دو چار یا دس بیس سال کی بات نہیں اطاعت الٰہی اور اطاعت مصطفوی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے سرشاران جنتوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

قران کریم میں جابجا اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کا حکم ہے اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کی اطاعت کیا چیز ہے؟ اور کس وقت کہا جائے گا کہ یہ آدمی اللہ کا مطیع وفرمانبردار ہے؟ اس سلسلہ میں علامہ بغوی لکھتے ہیں:

مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ فِيْ اَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَالرَّسُوْلَ فِي السُّنَنِ۔[1]

ترجمہ:

جس نے اللہ کی اطاعت کی فرائض کی ادائیگی میں اور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کی سنن کی ادائیگی میں۔

-☆-

گویا علامہ موصوف کے مطابق فرض ادا کرنا اللہ کی اطاعت اور سنتیں ادا کرنا رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت ہے۔

لیکن اگر براہ راست قرآن کریم سے راہنمائی حاصل کی جائے تو مفہوم بالکل نکھر کر سامنے آجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔[2]

(۱) معالم التنزیل (تفسیر بغوی) جلد ۱ صفحہ ۵۰۴

(۲) سورۃ النساء ۴ : ۸۰

Marfat.com

اور جس نے اللہ کے رسول کی اطاعت کی تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کر لی۔

یعنی اللہ کی اطاعت اور رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت دو الگ الگ چیزیں نہیں بلکہ جس خوش نصیب نے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت وفرمانبرداری کی تو خود بخود اس نے اللہ کی اطاعت بھی ہوگئی۔

-☆-

Marfat.com

قصہ گوئی کا سنت سے کوئی تعلق نہیں

عَنْ عَمْرِو بْنِ زَرَارَةَ قَالَ:

وَقَفَ عَلَيَّ عَبْدُاللّٰهِ–يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ–وَاَنَااَقُصُّ فَقَالَ:

يَاعَمْرُو!لَقَدِابْتَدَعْتَ بِدْعَةً ضَلَالَةً،اَوْ اِنَّكَ لَاَهْدٰى مِنْ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهٖ!فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ تَفَرَّقُوْاعَنِّي،حَتّٰى رَأَيْتُ مَكَانِيْ مَا فِيْهِ اَحَدٌ.

ترجمة الحديث:

عمرو بن زرارہ کا بیان ہے:

میں لوگوں کو قصے سنا رہا تھا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میرے اوپر سے گزرے ہوگئے۔آپ نے فرمایا:

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۳)	جلد	صفحہ
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۲
قال الالبانی	نظر ہ المتقدمین		

Marfat.com

اے عمرو! تو نے ایسی بدعت اختیار کی ہے جو بدعت ضلالہ ہے یا تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ سے زیادہ ہدایت یافتہ ہے۔

آپ کے ارشاد فرمانے پر لوگ میرے پاس سے منتشر ہو گئے یہاں تک کہ میں نے دیکھا جس جگہ میں قصے بیان کر رہا تھا وہاں ایک بھی نہ تھا۔

—☆—

Marfat.com

غرور وتکبر کی بنا پر
سنت کو نظر انداز کرنے والے کا انجام

عَنْ سَلْمَةَ بْنِ عَمْرِوبْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَرَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ:
كُلْ بِيَمِيْنِكَ.قَالَ:لاأَسْتَطِيْعُ.قَالَ:
لَااسْتَطَعْتَ.مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُفَمَا رَفَعَهَاإِلَى فِيْهِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۲۱)	جلد ۳	صفحہ ۵۹۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۱۲)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۰۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۱۳)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۰۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۲۰۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۹۳
قال حسین سلیم اسد	اسنادہ حسن		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۴۴۴)	جلد ۹	صفحہ ۹۰
قال المحقق	صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا:

اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تو اس کی طاقت ہی نہ رکھے۔ اس کو داہنے ہاتھ کے ساتھ کھانے سے کبر نے روکا تھا۔ پس اس کے بعد وہ اپنے داہنے ہاتھ کو منہ تک نہ لیجا سکا۔

-☆-

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۶۴۴۵) جلد ۱۳ صفحہ ۳۸
قال حمزۃ احمد الزین اسنادہ صحیح
مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث (۵۸۴۶) جلد ۵ صفحہ ۳۳۴
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۶۴۵۱) جلد ۱۳ صفحہ ۳۹
قال حمزۃ احمد الزین اسنادہ صحیح

Marfat.com

نماز میں صف سیدھی رکھنا سنت ہے
اس کی مخالفت سے
چہرے بگڑنے کا خدشہ

عَنْ أَبِی عَبْدِاللّٰهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْررَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

لَتُسَوُّنَ صُفُوْفَکُمْ أَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَیْنَ وُجُوْهِکُمْ.

وَفِی رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ:

کَانَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ علیه وآله وسلّم یُسَوِّی صُفُوْفنا حتّی کأنّما یُسَوِّی بِهَاالْقِدَاحَ،حتّی إذارأی أناقدعقلناعنْهُ ثُمّ خرج یوْما،فقام حتّی کاد أن یُکَبِّر،فرأی رَجُلابادیاصدْرُهُ فقال:

عِبَادَاللّٰه لَتُسَوُّنَ صُفُوْفَکُمْ أَوْلَیُخَالِفَنَّ اللّٰه بَیْنَ وُجُوْهِکُمْ.

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابوعبداللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

تم اپنی صفیں ضرور سیدھی اور درست کرلو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان مخالفت پیدا فرمادے گا۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری صفوں کو اس طرح سیدھا فرماتے تھے گویا ان کے ساتھ تیروں کو سیدھا فرمارہے ہیں۔ یہاں تک کہ جب محسوس فرماتے کہ ہم آپ کی طرف سے اس مسئلے کی اہمیت کو سمجھ گئے ہیں۔ تب آپ تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز کا آغاز فرماتے۔ پھر ایک دن آپ نماز پڑھانے کیلئے تشریف لائے اور مصلی پر کھڑے ہوگئے۔ حتی کہ آپ اللہ اکبر کہنے ہی والے تھے کہ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کے بندو! تم اپنی صفیں ضرور سیدھی کرلو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا یا تمہارے چہروں کو بدل دے گا۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۷۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۸۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۱۶۵)	جلد ۵	صفحہ ۵۳۸
قال شعیب الارنووط	اسنادہ حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۱۶۹)	جلد ۵	صفحہ ۵۴۴
قال شعیب الارنووط	اسنادہ حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۱۷۵)	جلد ۵	صفحہ ۵۴۹
قال شعیب الارنووط	اسنادہ حسن		

Marfat.com

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۱۷۶)	جلد ۵	صفحہ ۵۴۹
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۳۰۲)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۵۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۰۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۷۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۳۱۳)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۶۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۳۳۹)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۷۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۹۹۴)	جلد ۱	صفحہ ۵۳۳
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۶۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۶
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۶
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۷
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۶۸)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۶
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۶۹)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۹
قال الالبانی	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۰۷۰)	جلد ۲	صفحہ ۹۰۲
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۳
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۳۹۶۳)	جلد ۵	صفحہ ۱۳۷
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۹۹۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۰

Marfat.com

رات سونے سے پہلے
آگ بجھانا سنت ہے

عَنْ أَبِی مُوْسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

احْتَرَقَ بَیْتٌ بِالْمَدِیْنَةِ عَلَی أَهْلِهِ مِنَ اللَّیْلِ،فَلَمَّاحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِشَأْنِهِمْ قَالَ:

إِنَّ هٰذِهِ النَّارَعَدُوٌّلَكُمْ،فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَاعَنْكُمْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۴۹)	جلد۴	صفحہ۱۹۸۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۱۶)	جلد۳	صفحہ۱۵۹۶
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۲۶۰)	جلد۱	صفحہ۴۵۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۵۲۰)	جلد۱۲	صفحہ۳۲۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۷۷۰)	جلد۴	صفحہ۲۶۹
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۹۴۵۷)	جلد۱۱	صفحہ۷۱۲
قال المحقق	صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رات کو مدینے میں ایک گھر، گھر والوں سمیت جل گیا۔ جب حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی بابت بتلایا گیا تو آپ نے ارشادفرمایا:

یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب تم سونے لگوتو اسے بجھادیا کرو۔

-☆-

Marfat.com

انگلی پر کنکری رکھ کر مارنے کی ممانعت

عَنْ أَبِی سَعِیْدٍعَبْدِاللّٰهِ بنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:نَهَی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ:

إِنَّهُ لَایَقْتُلُ الصَّیْدَ،وَلَایَنْکَأُالْعَدُوَّ،وَإِنَّهُ یَفْقَأُالْعَیْنَ، وَیَکْسِرُ السِّنَّ.

وَفِی رِوَایَةٍ:

أَنَّ قَرِیْبًا لابْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ؛فَنَهَاهُ وَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَی عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ:

إِنَّهَالَاتَصِیْدُصَیْدًا.ثُمَّ عَادَ فَقَالَ:أُحَدِّثُکَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهَی عَنْهُ،ثُمَّ عُدْتَ تَخْذِفُ!؟لَا أُکَلِّمُکَ أَبَدًا.

صحیح مسلم رقم الحدیث (۱۹۵۴) جلد۳ صفحہ۱۵۴۷

صحیح البخاری رقم الحدیث (۴۸۴۱) (۶۲۲۰) (۵۴۷۹)

مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث (۳۴۴۶) جلد۳ صفحہ۳۹۶

قال الالبانی: متفق علیہ

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۵۹۴۹) جلد۱۳ صفحہ۲۷۸

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت کی انگلی یا انگوٹھے پر کنکری رکھ کر مارنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا:

کہ یہ کنکری نہ شکار کو قتل کرتی ہے اور نہ دشمن کو زخمی۔ البتہ یہ آنکھ پھوڑ دیتی ہے اور دانت توڑ دیتی ہے۔

ایک اور روایت میں ہے:

کہ عبداللہ بن مغفل کے ایک رشتہ دار نے انگلی پر کنکری رکھ کر ماری تو انہوں نے اسے اس سے روکا اور کہا:

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۔۱۹۳۸۱)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۵۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۴۱۹)	جلد ۱۵	صفحہ ۲۴۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۴۴۲)	جلد ۱۵	صفحہ ۲۲۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۴۲۹)	جلد ۱۵	صفحہ ۲۰۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۴۳۹)	جلد ۱۵	صفحہ ۲۰۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۔۳۱۷۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۲۶)	جلد ۳	صفحہ ۵۱۲
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۔۳۲۲۷)	جلد ۳	صفحہ ۵۱۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۔۵۲۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۹۲
قال الالبانی	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۲۹۹۰)	جلد ۹	صفحہ ۳۶۰

Marfat.com

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح کنکری رکھ کر مارنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا ہے:

یہ کسی کا شکار نہیں کرتا۔لیکن اس کے باوجود قرابت دار نے دوبارہ یہی کام کیا تو عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے کہا:

میں تجھ سے بیان کر رہا ہوں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔اور تو دوبارہ انگلی رکھ کر کنکری مار رہا ہے! میں تجھ سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔

-☆-

Marfat.com

گرا ہوا لقمہ

شیطان کیلئے نہ چھوڑیئے

عَنْ جَابِرٍرَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ،أَمَرَ يَلْعَقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ:

إِنَّكُمْ لَاتَدْرُوْنَ فِىْ أَيِّهَاالْبَرَكَةُ.

وَفِىْ رِوَايَة لَهُ:

إِذَاوَقَعَتْ لُقْمَةُأَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَافَلْيُمِطْ مَاكَانَ بِهَا مِنْ أذى، وَلْيَأْكُلْهَا، وَلَايَدَعْهَالِلشَّيْطَانِ،وَلَايَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْل حَتّٰى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ،فَإِنَّهُ لَايَدْرِى فِىْ أَىِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ.

وَفِى رِوَايَةٍ لَهُ:

إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُأَحَدَكُمْ عِنْدَكُلِّ شَىْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتّٰى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ،فَإِذَاسَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمْ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَاكَانَ بِهَامِنْ أَذًى،فَلْيَأْكُلْهَا، وَلَا يَدَعْهَالِلشَّيْطَانِ.

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے کے بعد انگلیاں اور پیالہ چاٹ لینے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا:

تم نہیں جانتے کہ ان میں سے کس میں برکت ہے؟

اور مسلم ہی کی ایک اور روایت میں ہے۔ فرمایا:

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۳۳)	جلد۳	صفحہ۱۶۰۶
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۰۹۳)	جلد۴	صفحہ۱۴۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۰۹۵)	جلد۴	صفحہ۱۴۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۲۵۳)	جلد۱۲	صفحہ۵۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۱۵۵)	جلد۱۱	صفحہ۳۸۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۳۲۵)	جلد۱۱	صفحہ۴۳۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۳۲۷)	جلد۱۱	صفحہ۴۳۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۴۸۸)	جلد۱۱	صفحہ۴۸۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۵۶۳)	جلد۱۱	صفحہ۴۹۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۸۵۶)	جلد۱۲	صفحہ۲۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۷۹)	جلد۴	صفحہ۱۶
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۸۰۲)	جلد۲	صفحہ۳۰۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۶۵۹)	جلد۱	صفحہ۳۴۱
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے چاہئے کہ اسے پکڑ لے۔ (زمین سے اٹھالے) اور اس میں لگی ہوئی گندگی کو صاف کر کے کھالے اور اسے شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور اپنے ہاتھ رومال کے ساتھ نہ پونچھے یہاں تک کہ پہلے اپنی انگلیاں چاٹ لے۔ اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے۔

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے:

کہ شیطان تمہارے پاس تمہاری ہر چیز میں حاضر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی۔ پس جب تم میں سے کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو اس کو چاہئے کہ اسے اس میں لگی ہوئی گندگی صاف کر لے اور کھالے اور اسے شیطان کیلئے نہ چھوڑے۔

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۱۸۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۳
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۱۹۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۳
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۱۹۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۳
قال المحقق	صحیح		

Marfat.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،قَالَ:قَامَ فِیْنَارَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ:

یَاأَیُّهَاالنَّاسُ إِنَّکُمْ مَحْشُورُوْنَ إِلَی اللّٰهِ تَعَالَی حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا.

کَمَابَدَاْنَآأَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهُ وَعْدًا عَلَیْنَاإِنَّاکُنَّا فٰعِلِیْنَ (الأنبیاء:۱۰۴)

أَلَاوَإِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ یُکْسَیٰ یَوْمَ الْقِیَامَةِ إِبْرَاهِیْمُ،صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ،

أَلَاوَإِنَّهُ سَیُجَاءَ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِی،فَیُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ؛ فَأَقُوْلُ:

یَارَبِّ أَصْحَابِی؛فَیُقَالُ:إِنَّکَ لَاتَدْرِی مَاأَحْدَثُوْا بَعْدَکَ،فَأَقُوْلُ کَمَاقَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ:

وَکُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًامَّادُمْتُ فِیْهِمْ. إِلَی قَوْلِهٖ:

اَلْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ. (المائدۃ:۱۱۷،۱۱۸)

فَیُقَالُ لِیْ :إِنَّهُمْ لَمْ یَزَالُوْامُرْتَدِّیْنَ عَلَی أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۶۰)	جلد۴	صفحہ۲۱۹۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۲۰۱)	جلد۴	صفحہ۳۳۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۴۷)(۳۳۴۹)(۴۶۲۶)(۶۵۲۴)(۶۵۲۵)(۶۵۲۶)		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۴۶۸)	جلد۵	صفحہ۱۶۲
قال الالبانی	متفق علیہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۳۱۸)	جلد۱۶	صفحہ۳۱۱
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۳۲۱)	جلد۱۶	صفحہ۳۱۴
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۳۲۲)	جلد۱۶	صفحہ۳۱۴
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۳۴۷)	جلد۱۶	صفحہ۳۴۳
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں وعظ ونصیحت فرمانے کھڑے ہوئے تو ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تم اللہ کی طرف ننگے پاؤں، ننگے بدن اور غیر مختون اکٹھے کیے جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا ہم اسے دوبارہ لوٹائیں گے، یہ ہمارا وعدہ ہے ہم یقیناً پورا کرنے والے ہیں۔

سنو! قیامت والے دن سب سے پہلے جسے لباس پہنایا جائے گا وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔

اور سنو! میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے انہیں بائیں طرف پکڑ لیا جائے گا۔ میں کہوں گا اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ چنانچہ آپ کو کہا جائے گا۔

اے حبیب! بلاشبہ تجھے نہیں معلوم انہوں نے تیرے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کی تھیں؟

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۹۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۰۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۹۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۱۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۲۰)	جلد ۲	صفحہ ۲۹۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۵۰)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۲۲۲۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۸
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۲۳)	جلد ۲	صفحہ ۵۵۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۱۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۱۷
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

میں کہوں گا جس طرح عبد صالح حضرت عیسی علیہ السلام نے کہا کہ میں ان پر گواہ رہا جب تک ان کے اندر موجود رہا۔

اَلْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ تک۔

پس مجھ سے کہا جائے گا یہ لوگ اپنی ایڑیوں پر پھر گئے تھے جب سے تو ان سے جدا ہو گیا تھا۔

-☆-

Marfat.com

سنت کی مخالفت کرنے والے
عذاب کے حق دار ہیں

لَاتَجْعَلُوْادُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْيَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًافَلْيَحْذَرِالَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ○ ۱؎

ترجمہ:

نہ بنالو رسول کے پکارنے کو آپس میں جیسے تم پکارتے ہو ایک دوسرے کو۔ اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتا ہے انہیں جو کھسک جاتے ہیں تم میں سے ایک دوسرے کی آڑ لے کر۔ پس ڈرنا چاہیے انہیں جو خلاف ورزی کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی کہ انہیں کوئی مصیبت نہ پہنچے یا انہیں دردناک عذاب نہ آئے۔

(۱) سورۃ نور ۶۳

Marfat.com

احادیث موضوعہ-من گھڑت احادیث- سے بچئے

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَرَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلهٖ وَسَلَّمَ:
یَکُوْنُ فِی آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ، یَأْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُکُمْ، فَإِیَّاکُمْ وَإِیَّاهُمْ، لَایُضِلُّونَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ .

ترجمة الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

کہ آخری زمانہ میں جھوٹے دجال ہوں گے جو تمہارے پاس وہ احادیث لائیں گے جو تم نے نہ سنیں، نہ تمہارے آباؤ اجداد نے، ان کو اپنے آپ سے دور رکھو، اپنے آپ کو ان سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

—☆—

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۶
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۸۱۵۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۵۴
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

علماء کرام
موضوع احادیث کو الگ کر دیتے ہیں

يُرْوَى اَنَّ هَارُوْنَ الرَّشِيْدَاَخَذَزِنْدِيْقًالِيَقْتُلَهُ.فَقَالَ الرَّجُلُ:
اَيْنَ اَنْتَ مِنْ اَلْفِ حَدِيْثٍ وَضَعْتُهَا؟قَالَ:فَاَيْنَ اَنْتَ يَا عَدُوَّاللّٰهِ مِنْ اَبِى اِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ يَتَخَلَّلَانِهَا فَيُخْرِجَانِهَاحَرْفًاحَرْفًا.

ترجمہ:

خلیفہ ہارون الرشید نے ایک زندیق - بے دین آدمی کو پکڑا تا کہ اسے قتل کردے اس زندیق نے کہا:
ان ایک ہزار احادیث کا کیا بنے گا جنہیں میں نے اپنی طرف سے گھڑ کر بیان کیا ہے؟
ہارون الرشید نے جواب دیا:
او اللہ کے دشمن! ابو اسحاق فزاری اور عبداللہ بن مبارک کو جانتے نہیں وہ ایک ایک کر کے ان موضوع - من گھڑت احادیث کو باہر نکال پھینکیں گے۔

-☆-

Marfat.com

یہ ہیں ہمارے اسلاف، یہ ہیں محافظان سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی زندگی کا مشن حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی اشاعت وترویج تھا۔ یہ محافظان حدیث نبوی غیر حدیث کو حدیث پاک سے جدا کر دیتے تھے۔ لوگوں کی من گھڑت باتیں جو انہوں نے احادیث کے نام سے ذخیرہ احادیث میں شامل کر دیں انہیں ایک ایک کر کے نکال دیتے تھے۔

اے اہل اسلام!

اے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اطاعت شعار امتیو!

من گھڑت احادیث سے اجتناب کیجئے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کسی جھوٹی بات کو منسوب کرنا جہنم کا ایندھن بننا ہے۔ جسکی بنیاد ہی غلط ہو جس کی بنیاد ہی جھوٹ پر ہو اس میں نور کہاں وہ تو سراسر ظلمت ہے۔ اس میں ہدایت کہاں وہ تو سراسر گمراہی ہے۔

یہ اس امت کا شرف ہے اس خیر الامم کا وجہ امتیاز ہے کہ اس امت کے پاس اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح احادیث مبارکہ کا بے شمار ذخیرہ موجود ہے جو کسی اور امت کو شرف نہیں۔ جب ہزاروں کی تعداد میں فرامین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح سند سے ہمارے پاس موجود ہیں تو پھر موضوع احادیث کا سہارا کیوں؟

یاد رکھیے! سچ سچ ہے۔ سچ کی بنیاد پر قائم رہنے والی عمارت پائیدار ہے اس میں حسن ہے۔ اس میں نفاست ہے۔ جھوٹ جھوٹ ہے اس پر قائم ہونے والی عمارت بہت جلد گرنے والی ہے۔ جب گرے گی تو اس کا نام ونشان تک باقی نہ رہے گا۔

-☆-

Marfat.com

بدعت اختیار کرنے والی قوم
سنت سے محروم ہو جاتی ہے

قَالَ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ:

مَاابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِي دِيْنِهِمْ اِلَّانَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا،ثُمَّ لَايُعِيْدُهَا اِلَيْهِمْ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. [1]

ترجمہ:

جناب حسان بن عطیہ نے فرمایا:

جب کسی قوم نے کوئی بدعت اپنے دین میں اختیار کی تو اللہ تعالیٰ اپنی سنت اس قوم سے نکال لیتا ہے پھر وہ اس سنت کی طرف قیامت تک لوٹ کر نہیں جا سکتے۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ ۲/۲۱۱

Marfat.com

اصحاب بدعت
حدیث پاک سے نفرت کرتے ہیں

حَدَّثَنِیْ بَقِیة بْنُ الْوَلِیْد قَالَ:قَالَ لِی الاوزاعی :

یَااَبَامُحَمَّدٍ!مَاتَقُوْلُ فِی قَوْمٍ یَبْغضُوْنَ حَدِیْثَ نَبِیِّهِمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ؟قَالَ:قُلْتُ:قَوْم سُوء.قَالَ:

لَیْسَ من صَاحِبِ بِدْعَة تُحَدِثه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ – بِخَلاف بِدْعَتِهٖ اِلَّا ابغض الْحَدِیْث.

ترجمہ:

جناب بقیۃ بن ولید کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اے ابو محمد! اس قوم کے بارے میں کیا کہتے ہو جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک سے نفرت کرے؟ میں نے عرض کی:

الطیوریات	(۱۳۴۴)	۱۳۷۸/۴
قال المحقق	رجالہ ثقات	
اخرجہ الالکائی فی اعتقاد اھل السنۃ		۴۳۰/۳

Marfat.com

وہ قوم بہت بری قوم ہے۔ انہوں نے فرمایا:

جب بھی کسی صاحب بدعت سے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک بیان کرے جو اس کی بدعت کے خلاف ہو تو وہ بدعتی اس حدیث پاک سے نفرت کرے گا۔

—☆—

Marfat.com

قرآن وسنت کی خدمت کرنے والے علماء

کا نام

حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے رجسٹر میں درج ہے

قَالَ شَيْخُ الْاِسْلَام قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُورِجَاء رَحِمَهُ اللّٰه:

قَالَ لِیْ اَبِی:

رَاَيْتُ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ، فِی يَدِهٖ صَحِيْفَة، فَقُلْتُ:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ،مَا هَذِهِ الصَّحِيْفَةُ؟ قَالَ:

فِيْهِ اَسَامِی الْعُلَمَاء،قُلْتُ:

نَاوِلْنِیْ،انْظُرْفِيْهِ اِسْمُ ابْنِیْ،فَنَظَرْتُ،فَاِذَافِيْهِ اسْمُ اِبْنِیْ.

ترجمہ:

شیخ الاسلام ابورجاء قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا:

سیر اعلام النبلاء: ۱۱/ ۱۷-۱۸

صلاح الامۃ فی علو الھمۃ: جلد ا صفحہ ۲۲۱

Marfat.com

میرے والد گرامی نے مجھے کہا:

میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی آپ کے ہاتھ مبارک میں ایک صحیفہ تھا۔ میں نے عرض کی:

یارسول اللہ! یہ صحیفہ، یہ کتاب کیسی ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس میں علماء کے نام ہیں۔

میں نے عرض کی:

یارسول اللہ! مجھے دیجئے میں دیکھوں کیا اس میں میرے بیٹے کا نام ہے۔

میں نے اس صحیفہ کو دیکھا تو اس میں میرے بیٹے کا نام تھا۔

-☆-

وہ خوش قسمت افراد جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی خدمت کرتے ہیں۔ اپنی زندگی کے شب و روز سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشاعت وترویج میں صرف کرتے ہیں۔ ان کے اس عمل کو کوئی اور اچھی نگاہ سے نہ بھی دیکھے لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آدمی کو اپنی نگاہ لطف وکرم سے دیکھتے ہیں اور اس کے اس عمل سے خوشی کا اظہار فرماتے ہیں۔

بات یہیں تک نہ رہی بلکہ حضور رحمۃ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا نام اپنے خاص خدام کی فہرست میں درج کر لیتے ہیں۔ وہ آدمی جو دین اسلام کی خدمت کرتا ہے، صبح وشام احادیث مبارکہ کی اشاعت وترویج میں مصروف رہتا ہے، اپنی زندگی کی ساری توانائیاں اشاعت اسلام میں صرف کر دیتا ہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ نظر شفقت کہ اس کا نام اپنے خاص رجسٹر میں درج کر لیتے ہیں۔

زہے نصیب!

-☆-

Marfat.com

خدمت حدیث میں
دس لاکھ درہم خرچ کر دیئے

اَلْاِمَامُ الْحَافِظُ الْجَهْبَذُ،شَيْخُ الْمُحَدِّثِيْنَ،اَبُوْزَكَرِيَّايَحْيَى بِنُ مُعِيْنٍ.

كَانَ مُعِيْنٌ عَلٰى خَرَاجِ الرَّىْ،فَخَلَفَ لِيَحْيٰى اِبْنِهِ اَلْفَ اَلْفِ دِرْهَمٍ،فَاَنْفَقَهُ كُلَّهُ عَلَى الْحَدِيْثِ،حَتّٰى لَمْ يَبْقَ لَهُ نَعْلٌ يَلْبَسُهُ.[1]

ترجمہ:

امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت یحیی بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی ری کے خراج پر عامل متعین تھے انہوں نے اپنے بیٹے یحیی کیلئے دس لاکھ درہم بطور وراثت چھوڑا۔

جسے آپ کے بیٹے حضرت یحیی نے حدیث پاک کی خدمت میں خرچ کر دیا۔ یہاں تک کہ آپ کے پہننے کیلئے جوتا تک نہ تھا۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ فی علو الھمۃ جلد ا صفحہ ۲۳۱

Marfat.com

محدثین کرام رضی اللہ عنہم کے چہرے نور سے جگمگاتے ہیں

عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ الرَّازِیَ قَالَ:

سَمِعْتُ اَبَاجَعْفَرِ الْجَمَّالَ یَقُوْلُ:

اَتَیْنَاوَکِیْعاً،فَخَرَجَ بَعْدَسَاعَةٍ،وَصَلّٰی عَلَیْهِ ثِیَابٌ مَغْسُوْلَةٌ، فَلَمَّا بَصُرْنَا بِهٖ،فَزِعْنَامِنَ النُّوْرِالَّذِیْ رَأَیْنَاهُ یَتَلَأْلَأُمِنْ وَجْهِهٖ،فَقَالَ رَجُلٌ بِجَنْبِیْ:

أَهٰذَا مَلَکٌ؟!فَتَعَجَّبْنَا مِنْ ذٰلِکَ النُّوْرِ.[1]

ترجمہ:

جناب ابوزرعہ رازی فرماتے ہیں: میں نے سنا ابوجعفر جمال کہہ رہے تھے:

حضرت وکیع کی خدمت میں ہم حاضر ہوئے آپ ایک گھڑی کے بعد تشریف لائے اور نماز ادا کی۔انہوں نے دھلے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔جب ہم نے انہیں دیکھا ہم مرعوب ہوگئے اس نور سے جسے ہم نے ان کے چہرے میں چمکتے ہوئے دیکھا تھا۔

(۱) صلاح الامۃ فی علوالحرۃ جلد ا صفحہ ۲۳۸

Marfat.com

میرے پہلو میں ایک آدمی تھا اس نے کہا:

کیا یہ فرشتہ ہے؟ ہم اس نور کو دیکھ کر بڑے متعجب ہوئے۔

-☆-

Marfat.com

محدثین کرام کی زبانیں
بڑی بابرکت ہیں

قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اللَّیْثِ الْقَاضِی:

جَاءَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ التُّسْتُرِیُّ اِلَی اَبِیْ دَاوُدَالسِجِسْتَانِیِّ،فَقِیْلَ:یَااَبَا دَاوُدُ! هَذَاسَهْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ التُّسْتَرِیُّ جَاءَ کَ زَائِراً،فَرَحَّبَ بِهِ،وَاَجْلَسَهُ،فَقَالَ سَهْلٌ:

یَااَبَادَاوُدَ! لِیْ اِلَیْکَ حَاجَةٌ.قَالَ:وَمَاهِیَ ؟قَالَ:

حَتّٰی تَقُوْلَ:قَدْ قَضَیْتُهَامَعَ الْاِمْکَانِ.قَالَ:نَعَمْ.قَالَ: اَخْرِجْ اِلَیَّ لِسَانَکَ الَّذِیْ تُحَدِّثُ بِهِ اَحَادِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اُقَبِّلَهُ، فَاَخْرَجَ اِلَیْهِ لِسَانَهُ فَقَبَّلَهُ.

صلاح الامۃ فی علوالھمۃ : جلد ا صفحہ ۲۹۹

سیر اعلام النبلاء ۱۳/۱۱۳

وفیات الاعیان لابن خلکان : ۲/۴۰۴-۴۰۵

Marfat.com

ترجمہ:

حضرت احمد بن محمد بن لیث قاضی نے بیان کیا:

حضرت سھل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام ابوداؤد سجستانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے۔حضرت امام سے عرض کی گئی:

یاحضرت! یہ حضرت سھل بن عبداللہ تستری ہیں جو آپ کی زیارت کیلئے آئے ہیں۔امام موصوف نے انہیں خوش آمدید کہا اور انہیں تکریم سے بٹھایا۔حضرت سھل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

اے ابوداؤد! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔انہوں نے فرمایا: کیا کام ہے؟ آپ نے کہا:

آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ اگر ممکن ہوا تو ضرور کروں گا۔آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔انہوں نے کہا:

اپنی وہ زبان جس سے آپ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث بیان کرتے ہیں باہر نکالیے میں اسے بوسہ دینا چاہتا ہوں۔

حضرت امام ابوداؤد نے اپنی زبان مبارک باہر نکالی تو حضرت سھل تستری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بوسہ دیا۔

-☆-

عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ :اَنَّهُ اَخَذَ حَجَرَیْنِ،وَوَضَعَ اَحَدُهُمَاعَلَی الْآخَرِ،ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ:

هَلْ تَرَوْنَ مَابَیْنَ هٰذَیْنِ الْحَجَرَیْنِ مِنَ النُّوْرِ؟قَالُوْایَااَبَا عَبْدِاللّٰهِ!مَانَرٰی بَیْنَهُمَامِنَ النُّوْرِالَّاقَلِیْلًا.قَالَ:وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ،لَتَظْهَرَنَّ الْبِدَعُ حَتّٰی لَایُرٰی مِنَ الْحَقِّ اِلَّاقَدْرَمَابَیْنَ هٰذَیْنِ الْحَجَرَیْنِ مِنَ النُّوْرِ.وَاللّٰهِ لَتَفْشُوَنَّ الْبِدَعُ حَتّٰی اِذَاتُرِکَ مِنْهَا شَیْءٌ قَالُوْا: تُرِکَ السُّنَّةُ.[1]

(۱)صلاح الامۃ ۲/۱۲۸

Marfat.com

ترجمہ:

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے دو پتھر لئے اوران میں سے ایک کو دوسرے پر رکھ دیا۔ پھر اپنے ساتھیوں سے فرمایا:

کیا تم ان دو پتھروں کے درمیان نور دیکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! ہم ان دو پتھروں کے درمیان بہت تھوڑا نور دیکھتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میری جان ہے! بدعات کا اتنا غلبہ ہوگا حتی کہ حق نظر نہیں آئے گا مگر اتنی مقدار جتنا ان دو پتھروں کے درمیان نور ہے۔ اللہ کی قسم! بدعات اس حد تک پھیل جائیں گی اور لوگ ان کے گرویدہ ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ اگر ان بدعات میں سے کسی کو ترک کیا جائے گا تو لوگ کہیں گے سنت کو ترک کر دیا گیا ہے۔

—☆—

Marfat.com

حصول علم حدیث کیلئے
طویل سفر

قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ :

كُنَّانَسْمَعُ الرِّوَايَةَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْبَصْرَةِ،فَمَاتَرْضٰى حَتّٰى نَرْكَبَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ،فَنَسْمَعُهَامِنْ اَفْوَاهِهِمْ.

ترجمہ:

حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہم حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات کردہ احادیث مبارکہ بصرہ میں سنتے پھر ہم اس پر اکتفانہ کرتے بلکہ مدینہ منورہ کی طرف عازم سفر ہوتے اور حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے منہ سے خود سنتے۔

احادیث مبارکہ سے والہانہ لگاؤ نے حضرات محدثین کرام کو مسافر بنادیا تھا۔ان تک صلاح الامۃ

فی علوالھمۃ: جلد ا صفحہ ۱۸۲

الکفایۃ فی علم الروایۃ: صفحہ ۴۰۳

Marfat.com

احادیث مبارکہ پہنچتیں وہ ان احادیث کو سنتے، پھر اس پر اکتفانہ کرتے بلکہ جس صحابی نے حدیث پاک بیان کی ہوتی اس تک پہنچتے اور خود ان کی زبان اقدس سے اس حدیث پاک کو سنتے۔

یہی وہ محدثین ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حفاظت حدیث کا اہتمام فرمایا۔ یہ شرف صرف اس امت کو ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال مبارکہ، آپ کے افعال مبارکہ اور آپ کے احوال مبارکہ آج بھی کتابوں میں صحیح روایات کے ساتھ درج ہیں اور امت ان احادیث مبارکہ سے مستفید ہو رہی ہے۔

-☆-

Marfat.com

اطاعت رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
فرض ہے

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَانَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا. [1]

ترجمہ:

اور رسول کریم جو تمہیں عطا فرمادیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں روکیں تو رک جاؤ۔

-☆-

(۱) حشر:۷

Marfat.com

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرو
اللہ کے محبوب بن جاؤ گے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○.[1]

ترجمہ:

اے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ فرما دیجیے اگر تم محبت کرتے ہو اللہ سے تو میری اتباع کرو محبت فرمائے گا تم سے اللہ۔ اور بخش دے گا تمہارے لئے تمہارے گناہ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

(۱) آل عمران ۳۱

Marfat.com

سنت کا نور بکھیرنے والا عالم
بادشاہوں سے افضل ہے

قَالَ اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْمَصِيْصِىُ:

قَدِمَ الرَّشِيْدُالرَّقَّةَ،فَانْجَفَلَ النَّاسُ خَلْفَ ابْنِ الْمُبَارَكِ،وَتَقَطَّعَتِ النِّعَالُ،وَارْتَفَعَتِ الْغَبَرَةُ،فَاَشْرَفَتْ اُمُّ وَلَدٍلِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ بُرْجٍ مِنْ قَصْرِ الْخَشَبِ،فَقَالَتْ:

مَاهَذَا؟قَالُوْا:

عَالِمٌ مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ قَدِمَ.قَالَتْ:

هَذَاوَاللّٰهِ الْمُلْكَ،لَامُلْكَ هَارُوْنَ الَّذِىْ يَجْمَعُ النَّاسَ بِشُرَطٍ وَاَعْوَانٍ. [1]

ترجمہ:

اشعث بن شعبہ مصیصی کا بیان ہے:

(۱) صلاح الامۃ فی علو الھمۃ: جلد ۱ صفحہ ۲۰۵

Marfat.com

جب خلیفہ ہارون الرشید رقّہ آیا اس وقت حضرت عبداللہ بن المبارک بھی رقہ آئے ہوئے تھے تو لوگ حضرت عبداللہ بن مبارک کے پیچھے دوڑے کہ ان کے جوتے تک ٹوٹ گئے۔ازدحام کی وجہ سے غبار پھیل گیا۔

ہارون الرشید کی اہلیہ قصر الخشب کے برج سے یہ منظر دیکھ رہی تھی اس نے کہا:

یہ کیا ہے؟لوگوں نے جواب دیا:

خراسان سے ایک عالم دین آیا ہے۔وہ بولی:

اللہ کی قسم!بادشاہی یہ ہے ہارون کی بادشاہت کچھ بھی نہیں جولوگوں کو استقبال کیلئے اکٹھا کرتا ہے پولیس اور حکومتی کارندوں کی مدد سے۔

-☆-

Marfat.com

قبر میں جب منکر نکیر آتے ہیں
اس وقت
محدثین گھبراہٹ سے محفوظ رہتے ہیں

وَقَالَ الْآخر:

اَنَارَاَیْتُ یَزِیْدبِنْ هَارُوْن فِی الْمَنَامِ،فَقُلْتُ لَهُ:هَلْ اَتَاکَ مُنکَروَنَکِیْرٌ؟ قَالَ:اَی وَاللّٰهِ،وَسَأَلانِی:مَنْ رَبُّکَ؟وَمَادِیْنُکَ؟ وَمَنْ نَبِیُّکَ؟قَالَ:

لِمِثْلِیْ یُقَالُ هَذَا؟وَاَنَا کُنْتُ اُعَلِّمُ النَّاسَ بِهَذَا فِی دَارِ الدُّنْیَا؟فَقَالَا لِی: صَدَقْتَ،فَنَمْ نَومَةَ الْعُرُوْس لَا بُؤسَ عَلَیْکَ.[1]

ترجمہ:

ایک آدمی کا بیان ہے:

میں نے محدث کبیر حضرت یزید بن ہارون رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے عرض کی:

(۱) صلاح الامۃ فی ملواحمہ جلد ۱ صفحہ ۲۴۲
تاریخ بغداد ۱۴/ ۳۴۶، ۳۴۷

Marfat.com

کیا آپ کے پاس منکر نکیر آئے؟

انہوں نے فرمایا:

ہاں اللہ کی قسم! آئے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا:

مَنْ رَبُّکَ؟ تیرا رب کون ہے؟مَادِیْنُکَ؟ تیرا دین کیا ہے؟مَنْ نَبِیُّکَ ؟ تیرا نبی کون؟صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

میں نے کہا: کیا مجھ جیسے آدمی سے یہ سوال کرو گے

میں دار دنیا میں لوگوں کو انہیں سوالات کی تعلیم دیتا رہا ہوں۔

ان دونوں نے کہا: آپ نے بالکل سچ کہا۔اس لئے اب سو جایئے جیسے دلہن سوتی ہے اور آپ پر کوئی تکلیف نہیں۔

—☆—

Marfat.com

احادیث مبارکہ سونے کے پانی سے لکھی جاتی ہیں

قَالَ اَحْمَدبْن الخفَاف:

رَاَیْتُ مُحَمَّدبْن یَحْیَ بَعْدَوَفَاتِہٖ،فَقُلْتُ:مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟قَالَ:
غفرلِیْ ،قُلْتُ:فَمَافَعَلَ بِحَدِیْثِکَ؟قَالَ:کُتِبَ بِمَاءِ الذَّھَبِ،وَرُفِعَتْ فِی عِلِّیِّیْنَ.

ترجمہ:

احمد بن الخفاف کا بیان ہے:
میں نے حضرت محمد بن یحیی کو ان کی وفات کے بعد دیکھا۔ میں نے عرض کی:
اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا کیا؟ انہوں نے فرمایا: مجھے بخش دیا گیا۔ میں نے عرض کی:
آپ جن احادیث کو لکھا کرتے تھے ان کا کیا بنا؟ انہوں نے فرمایا:
انہیں سونے کے پانی سے لکھا گیا اور علیین میں بلند کر دیا گیا۔

-☆-

صلاح الامۃ فی علو الھمۃ: جلد ا صفحہ ۲۶۰
تاریخ بغداد ۳/۳۱۹
سیر اعلام النبلا ۱۲/ ۲۷۸
تھذیب التھذیب ۹/۵۱۹

Marfat.com

امیر المؤمنین فی الحدیث

حضرت امام بخاری - رحمۃ اللہ علیہ -

کی مجلس میں

بیس ہزار سے زائد لوگ شریک ہوتے تھے

قَالَ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَزَرَةَ:

كَانَ مُحَمَّدُبْنُ اسْمَاعِيْل يَجْلِسُ بِبَغْدَاد،وكُنْتُ استملى لهٗ،ويجْتمع فى مَجْلِسِهِ اَكْثَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ اَلْفًا. [1]

ترجمہ:

جناب صالح بن محمد جزرہ کا بیان ہے:

حضرت محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں تشریف فرما ہوتے اور احادیث مبارکہ لکھواتے۔ میں خود ان سے احادیث لکھا کرتا تھا۔ آپ کی مجلس میں بیس ہزار سے زائد لوگ شریک ہوتے تھے۔

(۱) صلاح الامۃ فی ملوالحرمۃ جلد اصفحہ ۲۶۹

Marfat.com

احادیث مبارکہ لکھنے والا
حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
اور صحابہ کرام۔رضی اللہ عنہم۔کی معیت میں

قَالَ الْفَرْبَرِیُّ:

اَمْلَی الْبُخَارِیُّ یَوْمًا عَلَیَّ حَدِیْثًا کَثِیْرًا، فَخَافَ مِلَالِیْ، فَقَالَ: طِبْ نَفْسًا، فَاِنَّ اَهْلَ الْمَلَاهِیْ فِیْ مَلَاهِیْهِمْ، وَاَهْلَ الصَّنَاعَاتِ فِیْ صَنَاعَاتِهِمْ، وَالتُّجَّارَ فِیْ تِجَارَاتِهِمْ، وَاَنْتَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ. [1]

ترجمہ:

جناب الفربری کا بیان ہے کہ: حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن مجھے بہت سی احادیث مبارکہ لکھوائیں آپ کو میری اکتاہٹ کا اندیشہ ہوا تو فرمایا:

اپنے نفس کو حوصلہ دو۔کھیل کود والے اپنے کھیل کے میدانوں میں ہیں، صنعت پیشہ افراد

[1] صلاح الامۃ فی علو الھمۃ: جلد ا صفحہ ۲۶۹

سیر اعلام النبلاء ۱۲/ ۴۳۵

Marfat.com

اپنے کارخانوں میں ہیں، تاجر حضرات اپنی تجارت میں مگن ہیں۔ اور تمہیں مبارک ہو تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی معیت میں ہو۔

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
کی احادیث سے محبت کرنے والوں
کی نظر
رخ انور پر رہتی ہے

عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ قُلْتُ لِخَبَّابٍ:
أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَأُفِى الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟قَالَ:
نَعَمْ قُلْنَا مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۶)	(۷۶۰)	(۷۶۱)	(۷۷۷)
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۸۲۶)		جلد ۵	صفحہ ۱۳۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۸۳۰)		جلد ۵	صفحہ ۱۳۸
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرطھما			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۹۵۵)		جلد ۱۵	صفحہ ۳۹۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح			

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت ابو معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے اور پوچھا:

کیا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر وعصر میں قرأت پڑھتے تھے؟ فرمایا: ہاں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا: ریش مبارک کے ہلنے سے۔

-☆-

جامع الاصول	رقم الحدیث (۳۴۴۷)	جلد ۵	صفحہ ۳۵۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۹۵۹)	جلد ۱۵	صفحہ ۳۹۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۹۶۰)	جلد ۱۵	صفحہ ۳۹۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۹۶۱)	جلد ۱۵	صفحہ ۳۹۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۸
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۸۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۶
قال الالبانی	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۶۸۳)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۰
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۶۸۴)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۰
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۶۸۵)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۰
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۶۸۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۰
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۶۸۹)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۰

Marfat.com

اہل سنت کی قبریں
جنت کے باغ ہیں
اور
اہل بدعت کی قبریں
جہنم کے گھڑے ہیں

قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُرَحِمَهُ اللّٰهُ:

قَبُوْرُاَهْلِ السُّنَّةِمِنَ الْفُسَّاقِ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَقَبُوْرُاَهْلِ الْبِدَعِ مِنَ الزُّهَادِحُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النِّيْرَانِ. [1]

ترجمہ:

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

(1) مناقب الامام احمد/ ۲۳۶، ۲۴۱

Marfat.com

اہل سنت کے فساق کی قبریں جنت کے باغوں میں سے باغ ہیں اور اھل بدعت کے زھاد کی قبریں جہنم کے گھڑوں میں سے گھڑا ہیں۔

-☆-

ایک کلمہ گوحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کا دل وجان سے گرویدہ ہے۔ اس کا ایمان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک طریقہ چھوڑنا گویا اسلام کو چھوڑنا ہے۔ اس کا دل سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند رہنے والوں کیلئے فرش راہ ہے لیکن بشری تقاضے سے اس سے کچھ گناہ سرزد ہو جاتے ہیں۔تو بقول حضرت امام احمد رحمہ اللہ:

ایسے آدمی کی قبر جنت کا باغ ہے کیونکہ اس کا اعتقاد اس کا ایمان بالکل صحیح ہے۔جس کا ایمان صحیح ہے اس کی قبر واقعی جت کا باغ ہے۔

لیکن اس کے برعکس

ایک اور آدمی وہ کلمہ طیبہ کا ورد کرتا ہے،صوم وصلاۃ کا پابند ہے، عابد وزاہد ہے لیکن اس کا اعتقاد ہے کہ دین میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔وہ سنت کو نظر انداز کرنے والا، وہ بدعات کا دلدادہ اگرچہ اپنی عبادت سے کروڑوں کو بھر دے۔اس کے اس عمل کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی وقعت نہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس امت سے کثرت عبادت کا مطالبہ نہیں کیا بلکہ غلامی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالبہ کیا ہے۔

یاایُّھاالّذیْن امنوااطیْعوااللّٰہ واطیْعواالرّسُوْل

اے ایمان والو!اللہ کی اطاعت کرواور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو۔

ایسا عابد وزاہد جو اعمال سنت سے نہیں،اس کے اعمال واعتقادات سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق نہیں تو اس کی قبر جنت کا باغ نہیں بلکہ جہنم کی آگ کا گڑھا ہے۔اس کی قبر میں خوشبو وراحت نہیں بلکہ اس کی قبر بدبو اور عذاب سے بھری پڑی ہے۔

Marfat.com

اللہ رب العزت محض اپنے فضل وکرم سے ہمیں اطاعت رسول کی توفیق عطافرمائے اور ہماری زندگی کے روز وشب حضو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی غلامی میں بسر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

—☆—

Marfat.com

سنت کا علم رکھنے والے
قابل زیارت ہیں

قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍ :

مَا كَانَ بِالْعِرَاقِ اَعْلَمُ بِالسُّنَّةِ مِنِ ابْنِ عَوْنٍ. [1]

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَاءٍ قَالَ:

رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ:

زُوْرُوْا ابْنَ عَوْنٍ ،فَاِنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ. اَوْاَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ وَرَسُوْلُهُ. [1]

ترجمة

عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں:

حافظ عبداللہ بن عون رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر بصرہ میں عامل بالسنۃ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے والا کوئی نہ تھا۔

(۱) تہذیب الکمال ۱۔۲۲

Marfat.com

محمد بن فضاء فرماتے ہیں:

میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

ابن عون کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے محبت فرماتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل کرنا معمولی سعادت نہیں۔ جس آدمی کے روز وشب اشاعت اسلام میں بسر ہوں، سنت مبارکہ کا درس دیتے ہوئے بسر ہوں۔ جس کی زندگی کی بہاریں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے گزری ہوں اور اس کے وجود کے انگ انگ سے سنت مبارکہ کے سوتے پھوٹتے ہوں بھلا اس کی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت میں کوئی شک رہ جاتا ہے۔

سنت پر عمل محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر ناممکن ہے۔ پھر جو خوش بخت ہر وقت ہر لمحہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کے متعلق سوچتا رہے اور اس پر عمل کرنے کی سعی کرتا رہے۔ پھر اس پر بس نہیں بلکہ مخلوق خدا کو سنت کا درس دینے کی فکر دامن گیر رہے۔ بات فکر سے بڑھ کر عمل تک پہنچ جائے اور ہر ملنے والے کو اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس دے تو پھر وہی صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس سے محبت فرماتے ہیں۔

جس آدمی سے نیلی چھت کا مالک جل جلالہ اور سبز گنبد کا مکیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبت کرے اس کے بختوں تک کس کی رسائی ہے۔ اور اس کے نجات یافتہ ہونے میں کسے شک رہ سکتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

حدیث پاک کی دعوت دینے والے
مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی زیارت کرتے ہیں

قَالَ الضِّيَاءُ:

كَانَ عِمَادُ الدِّيْنِ اَبُوْاِسْحاق ابراهيم بْنُ عبدالواحد المقدسيّ من خيار اَصْحَابِنَا وَكَانَ دَاعِيَةً اِلَى السُّنَّة. احْمَدُ بْنُ مُحَمَّد بْنِ الْحافظ يَقُوْلُ:

رَاَيْتُ الشَّيْخَ الْعِمَادَ فِى النَّوْمِ على حصان. فَقُلْتُ:

يَا سَيِّدِى الشَّيْخُ اِلى اَيْنَ؟ قَالَ: اَزُوْرُ الْجبّار عزّوجلّ. [1]

ترجمة:

حضرت ضیاء مقدسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

عماد الدین ابو اسحاق ابراہیم بن عبدالواحد المقدسی ہمارے بہترین اصحاب میں سے تھے اور آپ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داعی تھے۔ جناب احمد بن محمد بن فرماتے ہیں:

(1) تہذیب ج ۲ ص ۱۳۵

Marfat.com

میں نے شیخ عماد الدین کو خواب میں گھوڑے پر دیکھا میں نے عرض کی:

اے سیدی اے میرے محترم! کدھر جا رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا:

اللہ الجبار جل جلالہ کی زیارت کیلئے جا رہا ہوں۔

-☆-

Marfat.com

محدثین کیلئے ان کے وصال کے بعد
عرش کے نیچے کرسی بچھائی جاتی ہے اور
ان پر ہیرے، جواہرات نچھاور کیے جاتے ہیں

اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَالْغَنِی یَقُوْلُ:

رَاَیْتُ الْبَارِحَةَ اَخَاکَ الْکمالَ عَبدالرحیم –وَکَانَ تُوُفِّیَ تِلْکَ السَّنة –فی النَّومِ ،فَقُلْتُ:یَا فُلَانٌ اَیْنَ اَنْتَ؟قَالَ:

فِی جَنَّة عَدن.فَقُلتُ:اَیُّمَا اَفْضَلُ الْحافظ اَو الشَّیْخ ابُو عمر؟فقال:

مَا اَدْرِی ،اَمَا الحَافِظ فَکُلَّ لَیْلَةٍ جُمُعةٍ یُنصبُ لهُ کُرْسیٌّ تحت الْعرْش ، ویقْرأُ عَلَیْهِ الْحَدِیْث ،وَیُنْثَرُ عَلَیْهِ الدُّرُّ وَالْجَوْهَرُ ،وهَذَا نصیْبی منْهُ ، وکان فی کُمّه شیْءٌ ا

ترجمة:

احمد بن محمد بن عبدالغنی کہتے ہیں:

(۱) تہذیب السبکی ۲ ۱۶۴۲

Marfat.com

میں نے گزشتہ رات تیرے بھائی کمال عبدالرحیم کو دیکھا ان کا اس سال انتقال ہوا تھا میں نے ان سے عرض کی:

آپ کہاں رہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا:

جنت عدن میں۔ میں نے عرض کی:

حافظ عبدالغنی اور شیخ ابوعمر میں سے افضل کون ہے؟

انہوں نے جواب دیا: میں نہیں جانتا۔

لیکن حافظ کیلئے ہر جمعۃ المبارک کو عرش کے نیچے کرسی بچھا دی جاتی ہے اس پر بیٹھ کر وہ حدیث مبارکہ پڑھتے ہیں ان پر ہیرے اور جواہرات نچھاور کیے جاتے ہیں۔

آستین میں کوئی چیز تھی اس کی طرف اشارہ کر کے کہا:

یہ میں وہاں سے چن کر لایا ہوں۔

-☆-

Marfat.com

درس حدیث دینے والوں کیلئے
ان کی ہر مجلس کے عوض
جنت میں محل بنایا جاتا ہے

عَنْ ثابت بِنْ اَحْمَد قَالَ:

رَاَیْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الزَّنْجانِیَ فی النَوْمِ یقُوْلُ لی مرَّة بعْد اُخری :

اِنَّ اللّٰہ یبْنِیْ لاھْلِ الْحدیْث بکُلِّ مجْلس یجْلسُوْنہ بیْتا فی الْجنَة. ا

ترجمة:

جناب ثابت بن احمد فرماتے ہیں:

میں نے ابوالقاسم الزنجانی کو خواب میں دیکھا انہوں نے کئی بار فرمایا

بے شک اللہ تعالیٰ محدثین جو احادیث کا درس دیتے ہیں ہر مجلس جس میں وہ [illegible]

دیتے تھے کے بدلے جنت میں ایک گھر بناتا ہے۔

(۱) تہذیب ج ۲ ۱۲۳

Marfat.com

محدثین کرام کی تصانیف
نور میں لپیٹ کر آسمان میں بلند کی جاتی ہیں

الفقیه مُحَمَّد بن عَبْدالعزیز اَلْمَروَزِیَّ یَقُوْلُ:

رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ تَابُوْتًاعَلَافِی السَّمَاءِ یعلوه نور ،فَقُلْتُ:مَاهَذَا؟ قَالَ:

هَذِهِ تَصَانِیْفُ اَحْمَدَ الْبیهقی .[1]

ترجمة:

فقیہ محمد بن عبدالعزیز المروزی فرماتے ہیں:

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک تابوت آسمان میں بلند ہوا جس پر نور چھایا ہوا ہے۔

میں نے کہا:

یہ کیا ہے؟ تو جواب ملا۔ یہ امام بیہقی کی تصانیف ہیں۔

-☆-

(۱) تہذیب السیر :۲/۱۳۹۸

Marfat.com

جو سر سے لے کر پاؤں تک سنت میں ڈوبا ہو
اس کے کپڑوں کو بھی آگ نہیں جلاتی

فَاطِمَةُ بِنْتُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ،قَالَتْ:

وَقَعَ الْحَرِيْقُ فِى بَيْتِ اَخِى صَالِحٍ وكَانَ قَدْتزوَّج بفتيَة فحملُوْاالَيْه جِهَازاًشَبِيْهاًبِاَرْبَعَةَ آلافِ دِيْنَارٍ ،فَاَكَلَتْهُ النَّارُ ، فَجعل صَالِحٌ ،يقُوْلُ:

مَاغَمَّنِىْ مَا ذَهَبَ اِلَّا ثَوْبٌ لاَبِىْ كَانَ يُصَلِّىْ فِيْه اتبرَّكُ به واُصَلِّىْ فِيْه.

قَالَتْ:

فَطُفِىءَ الْحَرِيْقُ،ودَخَلُوْا فوَجَدُوْاالثَّوْب على سرِيْر قَدْ اكلت النَّارُ ماحوْلَهُ وَسَلِمَ .[1]

ترجمة:

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا بیان کرتی ہیں

(۱) تہذیب السیر ۱۰۵۰)

Marfat.com

میرے بھائی صالح کے گھر کو آگ لگ گئی انہوں نے ایک عورت سے شادی کی تھی تو انھوں نے تقریباً چار ہزار دینار کا سامان بھیجا تھا جسے آگ کھا گئی۔

میرے بھائی صالح کہتے جا رہے تھے:

مجھے اس سارے سامان کے جلنے کا غم نہیں غم ہے تو ایک کپڑے کا ہے جس پر میرے والد گرامی حضرت امام احمد نماز پڑھا کرتے تھے، میں اس کپڑے سے برکت حاصل کرتا تھا اور اس پر نماز پڑھتا تھا۔

جناب فاطمہ فرماتی ہیں:

آگ بجھ گئی لوگ جلے ہوئے گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ کپڑا صحیح حالت میں چار پائی پر ہے آگ نے اس کے چاروں طرف تمام اشیاء کو جلا دیا لیکن وہ کپڑا صحیح وسالم رہا۔

-☆-

Marfat.com

سنت مبارکہ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرنے والوں پر
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت

قَالَ يَعْقُوْب الفَسِوىُ:

فَكُنْتُ ادمن الْكِتَابَةَ لَيْلًا وَأَقْرأُ نَهاراً،فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، كُنْتُ جالسا اَنْسَخُ،وَقَدْ تَصَرَّمَ اللَّيْلُ،فَنَزَلَ الْمَاءُ فِىْ عَيْنِىْ،فَلَمْ ابْصِرِ السِّرَاجَ وَلَاالْبَيْت، فَبَكَيْتُ عَلَى انْقِطَاعِىْ ، وَعَلَى مَايَفُوْتُنِىْ مِنَ الْعِلْمِ،فَاشْتَدَّ بُكَائِىْ حَتَّى اتَّكَأْتُ على جَنْبِىْ،فَنِمْتُ،فَرَايْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وآله وسلّم فى النَّوْمِ، فَنَادَانِىْ:

يَايَعْقُوْبُ بْنَ سُفْيَان،لِمَ انْت بكَيْت؟فَقُلْتُ:يارَسُوْلَ اللّٰه!ذهب بصرى، فَتَحَسَّرْتُ على مافاتنِىْ مِنْ كُتُبِ سُنَّتِك، وعلى الْانْقطاعِ عَنْ بلدِىْ.فقال:

اُدْنُ مِنِّىْ،فدنوتُ منْهُ،فامرَّيدهُ على عَيْنَىَّ،كانَّهُ يقرأُ عليهما قال

ثُمَّ اسْتَيْقَظْتُ فابْصرْتُ،واخذْتُ نُسْخَىْ ،وقعدْتُ فى السِّراجِ اكْتُبُ.

صفات الامۃ فی علوم الحدیث جلد اصفحہ ۲۹۳

سیر اعلام النبلاء ۱۳: ۱۸۱-۱۸۲

تہذیب التہذیب ۱۱: ۳۱۶-۳۱۷

Marfat.com

ترجمة:

یعقوب فسوی فرماتے ہیں:

میں رات احادیث لکھنے اور دن احادیث پڑھنے میں مصروف رہتا تھا۔ایک رات میں بیٹھا احادیث مبارکہ لکھ رہا تھا، رات ختم ہورہی تھی کہ میری آنکھوں کا پانی اتر گیا۔ مجھے نہ چراغ نظر آیا نہ گھر میں اپنی انکھیں کھوجانے اور علم کے ضائع ہوجانے پر رونے لگ گیا۔میرا رونا شدید ہوگیا یہاں تک کہ میں اپنے پہلو پر لیٹ گیا اور سوگیا۔ میں نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔

آپ نے مجھے ندادی۔

اے یعقوب بن سفیان! تم کیوں رورہے ہو؟ میں نے عرض کی:

یارسول اللہ! میری آنکھیں ضائع ہوگئیں۔ مجھے اب حسرت ہے آپ کی سنت کی کتابیں مجھ سے کھوجائیں گی اور اپنے شہر سے دور ہوں۔آپ نے ارشادفرمایا:

میرے قریب ہوجاؤ۔ میں آپ کے قریب ہوگیا آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میری آنکھوں پر پھیرا گویا کہ آپ کچھ پڑھ رہے ہیں۔

جناب یعقوب فرماتے ہیں:

پھر میں بیدار ہوگیا تو میری آنکھیں روشن تھیں۔میں نے اپنی کاپی پکڑی چراغ کی روشنی میں دوبارہ لکھنا شروع کردیا۔

-☆-

احادیث مقدسہ سے محبت کرنے والا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقرب ہوتا جاتا ہے۔جس خلوص ومحبت سے احادیث مبارکہ کی خدمت ہوگی اسی نسبت سے قرب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہوگا اور جوخوش نصیب سر سے لیکر پاؤں تک سنت مبارکہ میں ڈوب جائے اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے وہ محبت نصیب ہوتی ہے جو احاطہ بیان سے باہر ہے۔

Marfat.com

اھل ایمان کا یہ اعتقاد ہے کہ جس خوش نصیب پر زندگی میں صرف اور صرف ایک مرتبہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر شفقت ہو جائے وہ بدنصیب نہیں رہا کرتا بلکہ اس کے جملہ امور بخیر و عافیت انجام پاتے ہیں۔

درج بالا تذکرہ میں غور کیجئے ! ایک محدث ، حدیث پاک سے قلبی لگاؤ رکھنے والا رات دن حدیث پاک کو محفوظ کرنے کی سعی میں لگا رہتا ہے۔ موسم کی ناہمواری کی وجہ سے اس کی آنکھیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ آنکھوں کا پانی باہر بہہ جاتا ہے، آنکھوں کا نور چلا جاتا ہے تو وہ غمگین ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں غم واندوہ ایک فطری امر ہے۔ لیکن اس خوش نصیب کو آنکھیں جانے کا غم کم ہے غم تو یہ ہے کہ اب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ، آپ کے ارشادات طیبات کیسے لکھوں گا اور انہیں کیسے محفوظ کروں گا۔

اس کا یہ غم سچا غم تھا کہ امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات خواب میں تشریف لاتے ہیں اور اس کی آنکھوں پر اپنا دست کرم پھیرتے ہیں تو آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔

اے عامل بالسنۃ ! اے حدیث پاک کی خدمت کرنے والے ! زندگی کے کسی موڑ پر مایوس نہ ہو جانا اگر تیرا کوئی عزیز و رشتہ دار تیری قدر نہیں کرتا تو نہ سہی امت کے والی اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تجھ پر نظر رحمت فرمانے والے ہیں اور جس پر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت ہو وہ دونوں جہاں میں سرخرو ہوا کرتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

عامل بالسنہ کا قلم جس کاغذ پر چلے
وہ کاغذ بھی جلنے سے محفوظ رھتا ہے

قَالَ ابْنُ الْجَوْزِیُّ:

بَلَغَنِیْ عَنْ قَاضِی الْقُضَاۃِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ الزَّیْنَبِیِّ اَنَّهٗ حَکٰی، اَنَّ الْحَرِیْقَ وَقَعَ فِیْ دَارِهِمْ، فَاَحْرَقَ مَافِیْهَا اِلَّا کِتَاباً کَانَ فِیْهِ شَیْیءٌ بِخَطِّ الْاِمَامِ اَحْمَدَ. قَالَ:

وَلَمَّا وَقَعَ الْغَرْقُ بِبَغْدَادَ فِیْ سَنَةِ ۵۵۴، وَغَرَقَتْ کُتُبِیْ، فَسَلِمَ لِیْ مُجَلَّدٌ فِیْهِ وَرَقَتَانِ بِخَطِّ الْاِمَامِ اَحْمَدَ. [1]

ترجمہ:

علامہ ابن الجوزی فرماتے ہیں:

قاضی القضاہ علی بن الحسین الزینبی نے بیان کیا کہ ان کے گھر میں آگ لگ گئی۔ اس میں جتنا سامان تھا جل گیا سوائے ایک کتاب کے جس میں حضرت امام احمد کے ہاتھ مبارک کی کچھ تحریر تھی۔

(۱) تہذیب السیر ۱/۹۵۰

Marfat.com

انہوں نے یہ بھی فرمایا:

بغداد میں سن ۵۵۴ ہجری میں سیلاب آیا جس سے میری ساری کتابیں غرق ہوگئیں صرف ایک جلد محفوظ رہی جس میں دو ورق حضرت امام احمد کے ہاتھ کے لکھے تھے۔

—☆—

Marfat.com

جن کی زندگی کے شب و روز

خدمت حدیث میں بسر ہوں

ان کے مزارات بھی سیلاب میں

غرق نہیں ہوتے

قُلْتُ: ۔

وَكَذَا اسْتَفَاضَ وَثَبَتَ اَنَّ الْغَرَقَ الْكَائِنَ بَعْدَالْعِشْرِيْنَ وَسَبْعِ مِئَةٍ بِبَغْدَادَ عَامَ عَلَى مَقَابِرَمَقْبَرَةِ اَحْمَدَ،وَاَنَّ الْمَاءَ دَخَلَ فِى الدَّهْلِيْزِ عُلُوَّ ذِرَاعٍ،وَوَقَفَ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ،وَبَقِيَتِ الْحُصُرُ حَوْلَ قَبْرِ الْاِمَامِ بِغُبَارِهَا،وَكَانَ ذٰلِكَ آيَةً. [1]

ترجمة:

میں کہتا ہوں اور کہنے والے امام ذہبی ہیں کہ بات مشہور ہے اور پایہ ثبوت کو پہنچی ہے کہ سات سو بیس ہجری کے بعد بغداد میں سیلاب آیا تو سیلاب کا پانی حضرت امام احمد بن حنبل کے مقبرہ کے اطراف میں تمام قبروں پر بہہ گیا۔لیکن حضرت امام احمد کے مقبرہ میں پانی داخل ہوا تو امام کے

(۱) تہذیب السیر :۱/۹۵۰

Marfat.com

مقبرہ کی دہلیز پر ایک ہاتھ بلند ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہاں ٹھہر گیا۔

حضرت امام کے مقبرہ کے گرد چٹائیوں پر اسی طرح گرد باقی رہی اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نشانی تھی۔

—☆—

Marfat.com

عامل بالسنۃ
مستجاب الدعوات ہیں

عَلِیُّ بْنُ سَعِیْدِ الرَّازِیُّ قَالَ:

صِرْنَامَعَ اَحْمَدبْنِ حَنْبَلَ اِلَی بَابِ الْمُتَوَکِّل،فَلَمَّا اَدْخَلُوْهُ مِنْ بَابِ الْخَاصَّةِ قَالَ:

اِنْصَرِفُوْا–عَافَاکُمُ اللّٰهُ–فَمَامَرِضَ مِنَّااَحَدٌبَعْدَذٰلِکَ الْیَوْمِ. [1]

ترجمة:

علی بن سعید الرازی کہتے ہیں:

جب حضرت امام احمد کو متوکل کے دربار لایا گیا تو ہم بھی امام کے ہمراہ چلے۔ جب حضرت امام کو باب الخاصہ سے داخل کیا گیا تو انہوں نے ہمیں فرمایا:

اب واپس چلے جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت سے نوازے۔

اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت سے نوازے کے جملے کا یہ اثر ہوا کہ ہم میں سے کوئی بھی اس کے بعد بیمار نہ ہوا۔

-☆-

(تہذیب السیر ۱/۹۶۴)

Marfat.com

امام اہل سنت کی روح کے استقبال کیلئے
آسمان والوں نے جھنڈے لہرائے

عَنْ اَخِی اَبِی عَقِیْل قَالَ:

رَاَیْتُ شَابًا تُوُفِّیَ بِقَزْوِیْن ،فَقُلْتُ:

مَا فَعَلَ بِکَ رَبُّکَ؟قَالَ:

غَفَرَلِیْ .

وَرَاَیْتُهُ مُسْتَعْجِلًا ،فَسَأَلْتُهُ ،فَقَالَ:

لِاَنَّ اَهْلَ السَّمٰوٰات قَد اشْتَغَلُوا بِعَقْد الْاَلْوِیَة لِاسْتِقْبَال اَحْمَد بْن حَنْبَل ،وَاَنَا اُرِیْدُ اسْتِقْبَالَهُ.

وَکَانَ اَحْمَدُ تُوُفِّیَ تِلْکَ الْاَیَّام .ا

ترجمة:

ابو عقیل کے بھائی کہتے ہیں:

(تہذیب ج ۱ ص ۹۶۹)

Marfat.com

میں نے ایک جوان کو دیکھا جس کا قزوین میں انتقال ہو چکا تھا میں نے اس سے کہا:

آپ کے رب نے آپ سے کیا کیا؟ اس نے جواب دیا:

میرے رب نے مجھے بخش دیا۔

میں نے اسے جلدی میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا اتنی جلدی کدھر؟

اس نے جواب دیا:

آسمان والے حضرت امام احمد بن حنبل کے استقبال کے سلسلہ میں جھنڈے لہرانے میں مشغول ہیں اور میں بھی ان کے استقبال کا ارادہ رکھتا ہوں۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا انہی دنوں انتقال ہوا تھا۔

-☆-

Marfat.com

محدثین کی قبر سے
نور نکل کر آسمان تک پھیلتا ہے

اَبُوْ عَمْرِوالعَمْرِویُّ وَالِی الْبَلَدِ، یَقُوْلُ:

بَیْنَااَنَانَائِمٌ ذَاتَ لَیْلَةٍ عَلَی السَّطْحِ،اِذْرَاَیْتُ نُوْراً یَسْطَعُ اِلَی السَّمَاءِ مِنْ قَبْرٍفِیْ مَقْبَرَةِ الْحُسَیْنِ، کَاَنَّهُ مَنَارَةٌ بَیْضَاءُ، فَدَعَوْتُ بِغُلَامٍ لِیْ رَامٍ،فَقُلْتُ:

اِرْمِ ذَاکَ الْقَبْرَالَّذِیْ یَسْطَعُ مِنْهُ النُّوْرُ،فَفَعَلَ،فَلَمَّا اَصْبَحْتُ،بَکَرْتُ بِنَفْسِیْ،فَاِذَاالنَّشَّابَةُ فِیْ قَبْرِیَحْیَ بْنِ یَحْیَ – رَحِمَهُ اللّٰهُ–.[1]

ترجمة:

ابوعمروالعمروی والی البلد کہتے ہیں:

میں ایک رات مکان کی چھت پر سو رہا تھا کہ اچانک میں نے مقبرۃ الحسین میں سے ایک قبر میں سے ایک نور نکلتا دیکھا جو آسمان تک پھیل رہا تھا۔ گویا کہ وہ سفید منارہ ہے۔ میں نے اپنے ایک تیرانداز غلام کو بلایا۔

(تہذیب الکمال ۱/۹۰۸)

Marfat.com

میں نے اسے کہا: اس قبر پر تیر پھینکو جس سے نور نکل رہا ہے اس نے ایسا ہی کیا۔ صبح کو میں بذات خود جلدی سے وہاں گیا تو دیکھا کہ وہ حضرت یحیی بن یحیی کی قبر مبارک تھی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

-☆-

جن خوش قسمت افراد نے زندگی بھر حدیث پاک کا درس دیا ان کی قبریں یقیناً جنت کے باغات ہیں۔ ان کی قبور سے نور نکلنا کوئی انوکھی بات نہیں یہ فضل الٰہی ہے اور ان کی خدمتِ حدیث کا ثمر ہے تو جس خوش نصیب کی قبر سے آج نور نکلے کل قیامت کے دن اس آدمی کے اپنے نور کا عالم کیا ہوگا۔

امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں سنیے!

حضرت امام ذھبی سیر اعلام النبلاء میں لکھتے ہیں:

فَلَمَّادَفَنَّاهُ فَاحَ مِنْ تُرَابِ قَبْرِهٖ رَائِحَةٌ غَالِيَةٌ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ فَدَامَ ذٰلِكَ اَيَّامًاثُمَّ عَلَتْ سَوَارِیْ بِيْضٌ فِیْ السَّمَاءِ مُسْتَطِيْلَةً بِحِذَاءِ قَبْرِهٖ. فَجَعَلَ النَّاسُ يَخْتَلِفُوْنَ وَيَتَعَجَّبُوْنَ .

جب حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو دفن کیا گیا تو ان کی قبر انور کی خاک سے بڑی اعلیٰ خوشبو نکلنے لگی جو کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ تھی اور خوشبو کے نکلنے کا یہ سلسلہ کئی دنوں تک جاری رہا۔ پھر نور کے سفید ستون آپ کی قبر کے برابر بلند ہوتے ہوئے آسمان کی بلندیوں میں چلے گئے۔ لوگ وہاں خود پہنچتے اور حیران وخوش ہوتے۔

جنہوں نے زندگی بھر قال اللہ اور قال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس دیا ہو ان کی قبریں بقعۂ نور ہوتی ہیں۔ ان کی قبروں کے اندر وہ نور عظیم ہوتا ہے جس کا اس دنیا والے تصور بھی نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے کبھی کبھی اس نور کو اس جہاں والوں کیلئے ظاہر فرما دیا کرتا ہے۔

-☆-

سیر اعلام النبلاء ۱۲/۴۶۔

Marfat.com

قیامت کے دن
اھل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ –رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا–فِیْ قَوْلِہٖ:

یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَتَسْوَدُّ ۔[1]

قَالَ:تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَھْلِ السُّنَّۃِ،وتَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ[2]

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد:

یوم تبیض وجوہ وتسود کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا

اس دن قیامت کے دن اہل سنت کے چہرے چمکتے ہوں گے اور اہل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

(۱) آل عمران ۱۰۶

(۲) تفسیر ابن کثیر ۵۹۱

Marfat.com

بدعات وضلالات کے راستے
حق سے پھرے ہوئے ہیں

وَمِنَ الْآيَاتِ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى:

وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُالسَّبِيْلِ وَمِنْهَاجَائِرٌ وَلَوْشَاءَ لَهَدَاكُمْ اَجْمَعِيْنَ.

فَالسَّبِيْلُ الْقَصْدُهُوَطَرِيْقُ الْحَقِّ،وَمَاسِوَاهُ جَائِرٌ عَنِ الْحَقِّ،اَىْ عَادِلٌ عَنْهُ، وَهِىَ طُرُقُ الْبِدَعِ وَالضَّلَالَاتِ،اَعَاذَنَااللّٰهُ مِنْ سُلُوْكِهَابِفَضْلِهٖ.وَكَفٰى بِالْجَائِرِ اَنْ يُحْذَرَ مِنْهُ.فَالْمَسَاقُ يَدُلُّ عَلَى التَّحْذِيْرِوَالنَّهْيِ.

ترجمہ:

اور اللہ تعالیٰ حق کے راستے کی طرف رہنمائی فرماتا ہے اور ان راستوں میں سے ظلم کا راستہ بھی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تم سب کو ہدایت دے۔

السبیل القصد سے مراد حق کا راستہ ہے اور جو اس کے علاوہ ہے وہ حق کا مخالف (ظلم)

الاعتصام:۱/۵۹

Marfat.com

راستہ ہے یعنی حق سے پھرا ہوا ہے۔ یہ بدعات اور گمراہیوں کے راستے ہیں ،اللہ تعالیٰ اپنے فضل واحسان سے ایسے راستہ پر چلنے سے ہمیں بچائے ۔جو راستہ حق سے پھرا ہوا ہے اس کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس سے بچا جائے ۔اس آیت کا اسلوب دلالت کرتا ہے کہ ان باطل راہوں سے بچا جائے اوران راستوں پر چلنے سے روکتا ہے۔

—☆—

Marfat.com

مختلف فرقوں اور بدعات کا راستہ جہنم جاتا ہے

عَنِ التُّسْتُرِیِّ:

قَصْدُالسَّبِیْلِ طَرِیْقُ السُّنَّةِ،وَمِنْهَاجَائِرٌیَعْنِی اِلَی النَّارِ،وَذٰلِکَ الْمِلَلُ وَالْبِدَعُ.

ترجمہ:

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

قصد السبیل سے مراد سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ ہے اور منھا جائر جو اس سبیل سنت سے ہٹا ہوا ہے یعنی جہنم کی آگ طرف جاتا ہے یہ مختلف فرقوں اور بدعات کا راستہ ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۵۹

Marfat.com

خلاف سنت عبادت میں
جتنی بھی محنت کی جائے
سب رائگاں ہے

وَخَرَّجَ ابْنُ الْمُبَارک وَغیرہ عَنْ اُبی بْن کَعْب انَّہٗ قال:

عَلَیْکُمْ بِالسَّبِیْل وَالسُّنَّة،فَانَّہٗ ماعلی الْارْض منْ عَبْدعلی السَّبِیْل والسُّنَة ذَکَرَاللّٰہَ ففَاضَتْ عیْنَاہُ منْ خَشْیَة اللّٰہ فیُعذِّبُہ اللّٰہُ ابدا.وماعلی الْارْض منْ عَبْدعلی السَّبِیْل والسُّنَة ذکراللّٰہ فیْ نفْسہ فاقْشعرَّجلْدُہٗ منْ خشْیة اللّٰہ الاّ کان مثلُہٗ کمثل شجرةقَدْیبس ورقُہافھی کذلک اذااصابتْھاریْحٌ شدیْدةٌ فتحاتْ عنْھاورقُھاالاّحطَّ اللّٰہُ عنْہُ خطایاہُ کماتحات عن الشَّجرة ورقُھا.

فانّ اقْتصاداًفیْ سبیْل اللّٰہ وسُنَّةخیْرمن اجتھادفیْ خلاف سبیْل اللّٰہ وسنة، وانظروا انْ یکُوْن عملُکُمْ انْ کان اجتھاداًواقتصاداانْ یکوْن علی منْھاج الْانبیاء وسُنَّتھم.

Marfat.com

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ اور دیگر صالحین حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

سبیل وسنت کو لازم پکڑو۔ کیونکہ اس زمین پر جو بندہ سبیل وسنت پر کاربند ہے وہ جب اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اس کی آنکھیں اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت سے بہہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اسے کبھی بھی عذاب نہیں دے گا۔

اس زمین پر جو بندہ بھی سبیل وسنت پر ہے اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو خوف وخشیت الٰہی سے اس کا جسم کانپ اٹھا تو اس کی مثال اس درخت کی سی ہے جس کے پتے خشک ہو چکے ہوں وہ درخت اس حالت میں ہو کہ اسے سخت آندھی کا سامنا ہو جس سے اس کے تمام پتے گر جائیں تو ایسا آدمی جب اس کی جلد خوف خدا سے کانپتی ہے تو اس کے گناہ یوں گر جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے گر گئے۔

بے شک سبیل اللہ اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں میانہ روی بہتر ہے اس اجتہاد ومحنت سے جو سبیل اللہ اور سنت کے خلاف ہو۔

دیکھتے رہنا کہ تمہارے اعمال اگر وہ محنت سے ہوں یا میانہ روی سے انہیں انبیاء کرام کے طریقے اور ان کی سنت کے موافق ہونا چاہئے۔

-☆-

Marfat.com

ہر نئے سال

بدعات کو رواج دیا جاتا ہے اور

سنت کو مٹایا جاتا ہے

وَخَرَّجَ ابْنُ وَضَّاحٍ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

مَايَاْتِیْ عَلَى النَّاسِ مِنْ عَامٍ اِلَّا اَحْدَثُوْا فِيْهِ بِدْعَةً وَاَمَاتُوْا سُنَّةً، حَتّٰى تَحْيَا الْبِدَعُ وَتَمُوْتُ السُّنَنُ.

ترجمہ:

ابن وضاح، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

لوگوں پر کوئی سال ایسا نہیں آتا جس میں وہ نیا طریقہ نہ نکالیں اور سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مٹا نہ دیں (یہاں تک کہ ایسا زمانہ آجائے گا) بدعات زندہ ہوں گی اور سنتیں مٹ جائیں گی۔

-☆-

الاعتصام ۱/۸۱

Marfat.com

صاحب بدعت
عبادت میں جتنی محنت کرتا ہے اتنا ہی
وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے

وَمِمَّاجَاءَ عَمَّنْ بَعْدَالصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَاذَكَرَابْنُ وَضَّاحٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:
صَاحِبُ الْبِدْعَةِ لَايَزْدَادُاجْتِهَادًا،صِيَامًاوَصَلَاةً،اِلَّااِزْدَادَمِنَ اللّٰهِ بُعْدًا.

ترجمہ:

وہ روایات جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ کے بعد منظر عام پر آئیں ان میں سے ایک روایت ایسی ہے جس کو ابن وضاح نے حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ:
صاحب بدعت نماز، روزہ میں جتنی زیادہ کوشش کرتا ہے۔محنت کرتا ہے اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا جاتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

ہدایت وسنت کے راستہ پر چلئے
راہ سنت پر چلنے والوں کی قلت سے نہ گھبرائیے

وَعَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ عَيَاضٍ:

اِتَّبِعْ طُرُقَ الْهُدٰى وَلَايَضُرُّكَ قِلَّةُ السَّالِكِيْنَ،وَاِيَّاكَ وَطُرُقَ الضَّلَالَةِ وَلَاتَغْتَرَّ بِكَثْرَةِ الْهَالِكِيْنَ.

ترجمہ:

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا:

ھدایت کے راستوں کی پیروی کرو اور تجھے ان ہدایت کے راستوں پر چلنے والوں کی قلت کوئی ضرر نہ پہنچائے۔اور گمراہی کے راستوں سے بچو اور تجھے گمراہی کے راستوں پر چلنے والوں کی کثرت دھوکہ میں نہ ڈال دے۔

Marfat.com

صاحب بدعت کی صحبت
دل کو بیمار کر دیتی ہے

وَعَنِ الْحَسَنِ:

لَاتُجَالِسْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَاِنَّهُ يُمَرِّضُ قَلْبَکَ.[1]

ترجمہ:

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

کسی صاحب بدعت کے پاس نہ بیٹھنا کیونکہ اس کی صحبت تیرے دل کو مریض بنا دے گی۔

-☆-

وَعَنْ اَيُّوبِ السَّخْتِيَانِيْ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ:

مَازْدَادَ صَاحِبُ بِدْعَةٍ اجتهادًااِلَّا ازدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا. [2]

(۱) الاعتصام ۱/۸۳

(۲) الاعتصام ۱/۸۳

Marfat.com

ترجمہ:

حضرت ایوب سختیانی رحمہ اللہ علیہ اکثر کہا کرتے:

صاحب بدعت جتنی زیادہ عبادات میں کوشش ومحنت کرتا ہے اتنا ہی زیادہ وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

وہی قول وعمل قبول ہے جو
سنت کے موافق ہو

وَخَرَّجَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُفْيَانَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ:

لَايَسْتَقِيْمُ قَوْلٌ اِلَّابِعَمَلٍ،وَلَاقَوْلٌ وَعَمَلٌ اِلَّابِنِيَّةٍ،وَلَاقَوْلٌ وَلَاعَمَلٌ وَلَانِيَّةٌ اِلَّامُوَافِقًا لِلسُّنَّةِ.

ترجمہ:

جناب ابن وھب فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے:

کوئی قول اس وقت تک درست نہیں جب تک اس پر عمل نہ کیا جائے اور کوئی قول وعمل اس وقت تک درست نہیں جب تک ان کی نیت نہ ہو اور کوئی قول وعمل اور نیت اس وقت تک درست نہیں جب تک وہ سنت مبارکہ کے موافق نہ ہو۔

-☆-

الاعتصام ۸۴/۱

Marfat.com

صاحب بدعت کی کوئی عبادت قبول نہیں

نہ نماز، نہ روزہ، نہ حج، نہ زکوۃ، نہ صدقہ اور نہ جہاد

وَعَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ:

لَايَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبِ بِدْعَةٍصِيَامًاوَلَاصَلَاةًوَلَاحَجًاوَلَاجِهَادًا وَلَاعُمْرَةً وَلَا صَدَقَةً وَلَاعِتْقًاوَلَاصَرْفًاوَلَاعَدْلًا–زادبن وهب عنه–وليأتينّ على النّاس زمانٌ يشتبه فيه الحقُّ والباطلُ ،فاذا كان ذلك لم ينفعْ فيه دُعاءُ الا كدعاء الغرق.

ترجمہ:

ھشام بن حسان روایت کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا صاحب بدعت سے روزہ، نہ نماز، نہ حج، نہ جہاد، نہ عمرہ، نہ صدقہ، نہ غلام آزاد کرنا نہ فرض، نہ نفل یا نہ توبہ یا فدیہ۔

جناب ابن وھب نے ان ہشام بن حسان سے روایت کرتے ہوئے اضافہ فرمایا ہے

Marfat.com

لوگوں پر ایسا وقت آنے والا ہے جب حق اور باطل مشتبہ ہو جائیں گے۔ جب ایسا وقت آئے گا تو اس وقت کوئی دعا بھی نفع نہ دے گی مگر اس آدمی کی دعا کی طرح جو غرق ہونے والا ہے۔

-☆-

Marfat.com

صاحب بدعت جس راستہ سے آ رہا ہو وہ راستہ بدل لیجئے

وَعَنْ یَحْیَ بن اَبِیْ کَثِیْر قَالَ:

اِذَالَقِیْتَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فِی طَرِیْقٍ فَخُذْ فِی طَرِیْقٍ آخَرَ.

ترجمہ:

جناب یحی بن ابی کثیر نے فرمایا:

اگر تمہاری ملاقات راستہ میں کسی بدعت والے شخص سے ہو جائے تو تمہیں چاہئے کہ تم اپنا راستہ تبدیل کر لو۔

Marfat.com

صاحب بدعت کے ہمنشین سے
اللہ تعالیٰ کی حفاظت ختم ہو جاتی ہے اور
اسے اس کے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے

وَعَنْ بَعْضِ السَّلَفِ:

مَنْ جَالَسَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ نُزِعَتْ مِنْهُ الْعِصْمَةُ ،ووُكِّلَ اِلَى نَفْسِهِ.

ترجمہ:

بعض سلف صالحین سے منقول ہے:

جو آدمی صاحب بدعت کے پاس بیٹھا تو اس سے عصمت اتار لی جاتی ہے اور اسے اس کے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

-☆-

الاعتصام ۸۳/۱

Marfat.com

موت

صاحب سنت کیلئے عزت وکرامت ہے

وَعَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ قَالَ:

اِعْلَمْ اَیْ اَخِیْ! اَنَّ الْمَوْتَ کرامةٌ لِکُلِّ مُسْلِم لقی اللّٰه علی السُّنَّة، فانا لله وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ، فَاِلَی اللّٰه نشْکُوْ اوحشتنا وذهاب الاخوان وقلّة الاعوان، وَظُهُوْرَ الْبِدْعِ. والی اللّٰه نشْکُوْ اعظیم ماحلّ بهذه الْاُمَّة من ذهاب الْعُلَماء واهل السُّنَّة، وظُهُوْر الْبدع.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اے میرے بھائی! جان لے

موت ہر مسلمان کیلئے عزت وکرامت ہے جو سنت پر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے۔

Marfat.com

فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پس اللہ ہی کی طرف ہم اپنی وحشت کی شکایت کرتے ہیں اور بھائی کی چلے جانے کی اور اعوان وانصار کی قلت کی اور بدعات کے ظاہر ہونے کی۔

اللہ ہی کی بارگاہ میں شکایت کرتے ہیں اس عظیم مصیبت کی جو اس امت پر آن پڑی علماء حق اور اھل سنت کے جانے اور بدعات کے ظہور سے۔

-☆-

Marfat.com

حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ کی
سنت پر کاربند رہنے کی دعا

وَكَانَ اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِىْ بِدِيْنِكَ وَبِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مِنَ الْاِخْتِلَافِ فِى الْحَقِّ،وَمِنْ اِتِّبَاعِ الْهَوٰى،وَمِنْ سُبُلِ الضَّلَالَةِ،وَمِنْ شُبُهَاتِ الْاُمُوْرِ،وَمِنَ الزَّيْغِ وَالْخُصُوْمَاتِ.

ترجمہ:

حضرت ابراہیم تیمی فرمایا کرتے:

اے اللہ! میری دستگیری وحفاظت فرما اپنے دین پر قائم رکھتے ہوئے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر کاربند رکھتے ہوئے، حق میں اختلاف سے، خواہشات نفس کی پیروی سے، گمراہی کی راہوں سے امور دین میں شبہات سے، راہ حق سے پھسل جانے سے اور خصومات سے۔

Marfat.com

صاحب بدعت کے پاس بیٹھنے والا
حکمت سے محروم رہتا ہے

فَقَدْ قِيْلَ الْفُضَيْلُ بْنُ عَيَاضٍ:

مَنْ جَلَسَ مَعَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ لَمْ يُعْطَ الْحِكْمَةَ.

ترجمہ:

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ:

جو آدمی صاحبِ بدعت کے پاس بیٹھا اسے حکمت ودانائی نہیں عطا کی جاتی۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۰

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ ترک کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی

وَقِیْلَ لِاِبْراھِیْم بْن اَدْھَم:

اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ فِی کِتَابِہٖ:

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ، وَنَحْنُ نَدْعُوْہُ مُنْذُ دَھْرٍ فَلَا یَسْتَجِیْبُ لَنَا، فَقَالَ:

مَاتَتْ قُلُوْبُکُمْ فِی عَشَرَۃِ اَشْیَاءَ:

اَوَّلُھَا: عَرَفْتُمُ اللّٰہَ فَلَمْ تُؤَدُّوْا حَقَّہٗ .

وَالثَّانِیْ :قَرَأْتُمْ کِتَابَ اللّٰہِ وَلَمْ تَعْمَلُوْا بِہٖ.

وَالثَّالِثُ:اِدَّعَیْتُمْ حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَتَرَکْتُمْ سُنَّتَہٗ.

وَالرَّابِعُ:اِدَّعَیْتُمْ عَدَاوَۃَ الشَّیْطَانِ وَوَافَقْتُمُوْہُ.

وَالْخَامِسُ:قُلْتُمْ نُحِبُّ الْجَنَّۃَ وَمَاتَعْمَلُوْنَ لَھَاالی آخر الحکایۃ.

Marfat.com

ترجمہ:

حضرت ابراہیم بن ادھم علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ اور ہم ایک زمانہ سے اس کے حضور دعا کر رہے ہیں مگر وہ ہماری دعا کو قبول نہیں فرماتا۔ ابراہیم بن ادھم نے جواب دیا:

تمہارے دل دس چیزوں سے مر گئے ہیں:

پہلی چیز:

تم نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا مگر تم نے اس کا حق ادا نہیں کیا۔

دوسری چیز:

تم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی مگر تم نے اس پر عمل نہیں کیا۔

تیسری چیز:

تم نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دعویٰ تو کیا مگر تم نے ان کی سنت کو چھوڑ دیا۔

چوتھی چیز:

تم نے شیطان کی دشمنی کا دعویٰ تو کیا مگر تم نے اس کی موافقت اختیار کی۔

پانچویں چیز:

تم نے کہا: ہم جنت سے محبت کرتے ہیں مگر تم اس کے لئے نیک اعمال نہیں کرتے ہو۔

الی آخر الحکایۃ

-☆-

Marfat.com

اتباع سنت
اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانی ہے

وَقَالَ ذُوالنُّوْنِ الْمِصْرِیُّ:

مِنْ عَلَامَةِ حُبِّ اللّٰهِ مُتَابَعَةُ حَبِیْبِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآله وَسَلَمَ فِی اَخْلَاقِه وَاَفْعَالِه وَاَمْرِه وَسُنَّتِه.

ترجمہ:

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانی اللہ تعالیٰ کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع ہے ان اخلاق وافعال میں، ان کے فرمان مبارک میں اور ان کی سنت مطہرہ میں۔

Marfat.com

سنت مبارکہ کو نظر انداز کرنا
فتنہ وفساد کا موجب ہے

وَقَالَ ذُوالنُّونِ الْمِصْرِی:

اِنَّمَادَخَلَ الْفَسَادُ عَلٰی الْخَلْقِ مِنْ سِتَّةِ اَشْیَاءَ:

اَلْاَوَّلُ:ضَعْفُ النِّیَّةِ بِعَمَلِ الْآخِرَةِ.

وَالثَّانِی:صَارَتْ اَبْدَانُهُمْ مُهَیِّئَةً لِشَهْوَاتِهِمْ.

وَالثَّالِثُ:غَلَبَهُمْ طُوْلُ الْاَمَلِ مَعَ قَصْرِ الْاَجَلِ.

وَالرَّابِعُ:آثَرُوْا رِضَاءَ الْمَخْلُوْقِیْنَ عَلٰی رِضَاءِ اللّٰهِ.

وَالْخَامِسُ:اتَّبَعُوْااَهْوَاءَ هُمْ وَنَبَذُوْاسُنَّةَنَبِیِّهِمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

وَالسَّادِسُ:جعلوازَلَّاتِ السَّلَفِ حُجَّةً لِاَنْفُسِهِمْ وَدَفَنُوْااَکْثَرَ مَنَاقِبَهُمْ.

ترجمہ:

حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ نے فرمایا:

الاعتصام ۱/۹۰

Marfat.com

بے شک مخلوق پر فتنہ وفساد چھ چیزوں کی وجہ سے داخل ہوا:

پہلی چیز:

نیت کا کمزور ہونا آخرت کے عمل کیلئے۔

دوسری چیز:

اب ان کے جسم ان کی خواہشات پوری کرنے کیلئے تیار ہو گئے۔

تیسری چیز:

لمبی امیدیں ان پر غالب آ گئیں باوجود اس کے کہ ان کی زندگی مختصر ہے۔

چوتھی چیز:

انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضاوخوشنودی پر مخلوق کی رضاوخوشنودی کو ترجیح دے دی۔

پانچویں چیز:

انہوں نے اپنی خواہشات کی اتباع کی اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کو چھوڑ دیا۔

چھٹی چیز:

انہوں نے اسلاف سلف صالحین کی لغزشوں کو اپنے لیے حجت بنا لیا اور ان کے اکثر مناقب کو دفن کر دیا۔

Marfat.com

توحید ترک کرنے والا شرک میں

سنت ترک کرنے والا بدعت میں

طاعت ترک کرنے والا معصیت میں

گرفتار ہو جاتا ہے

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذِ الرَّازِيُّ :

اِخْتِلَافُ النَّاسِ كُلُّهُمْ يَرْجِعُ اِلَى ثَلَاثَةِ اُصُوْلٍ،فَلِكُلِّ وَاحِدٍمِنْهَاضِدٌّ، فَمَنْ سَقَطَ عَنْهُ وَقَعَ فِيْ ضِدِّهِ:

اَلتَّوْحِيْدُوَضِدُّهُ الشِّرْكُ،وَالسُّنَّةُوَضِدُّهَاالْبِدْعَةُ،وَالطَّاعَةُوَضِدُّهَا الْمَعْصِيَةُ.

ترجمہ:

یحی بن معاذ الرازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

تمام لوگوں کے اختلاف تین اصول کی طرف لوٹتے ہیں ان میں سے ہر اصل کی ایک ضد ہے

الاعتصام ۱/۹۱

Marfat.com

جو اصل سے گرا وہ اس ضد میں جا گرا۔

توحید اس کی ضد شرک ہے، سنت اس کی ضد بدعت ہے، طاعت اسکی ضد معصیت و نافرمانی ہے۔

-☆-

جو بدنصیب توحید الٰہی کا منکر ہو گیا اس نے اپنے گلے میں شرک کا طوق ڈال لیا۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا انکاری شرک کی دلدل میں پھنس جاتا ہے بالآخر جہنم کا ایندھن بنتا ہے۔

سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم سے منہ موڑنے والا بدعت کے گہرے کنوئیں میں جا گرتا ہے جہاں اس کا کوئی بھی پرسان حال نہیں ہوتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کو غیر اہم سمجھنے والا بالآخر بدعات کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ سنت مبارکہ کے نور سے بھاگنے والا بدعات کے تہہ در تہہ اندھیروں میں غرق ہو جاتا ہے پھر اس کی خلاصی کی کوئی صورت نہیں رہتی۔

اللہ کی اطاعت سے منہ موڑنے والا اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن جاتا ہے وہ محبوب سے مبغوض ہو جاتا ہے اور رحمت خداوندی اس سے روگردانی کر لیتی ہے۔

اے اللہ! اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو جادہ توحید پر ثابت قدم فرما۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین! سنت مبارکہ سے اس درجہ محبت و چاہت عطا فرما کہ جب تک تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل نہ کر لیں چین نہ آئے۔ ہمیں سکون و اطمینان سنت پر عمل کرنے میں عطا فرما۔

اے رحیم و کریم اللہ! ہمیں اپنی اطاعت و فرمانبرداری میں رکھنا، اپنی معصیت سے بچانا تیرا فرمانبردار تجھ سے محبت کرنے والا دونوں جہانوں میں سرفراز ہوتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

طریقت جس پر شریعت کی مہر نہ ہو کفر ہے

وَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ الدَّقَّاقُ وَكَانَ مِنْ اَقْرَانِ الْجُنَيْدِ:

كُنْتُ مَارًا فِى تِيْهِ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ فَخَطَرَ بِبَالِىْ اَنَّ عِلْمَ الْحَقِيْقَةِ مُبَايِنٌ لِعِلْمِ الشَّرِيْعَةِ،فَهَتَفَ بِىْ هَاتِفٌ: كُلُّ حَقِيْقَةٍ لَاتَتْبَعُهَا الشَّرِيْعَةُ فَهِىَ كُفْرٌ.

ترجمہ:

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ کے ہم عصر حضرت ابوبکر الدقاق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ میں بنی اسرائیل کے صحراء-صحراء تیہ میں چل رہا تھا تو میرے دل میں خیال آیا کہ علم حقیقت علم شریعت کے برعکس ہے تو ہاتفِ غیبی نے ندا دی:

ہر وہ حقیقت ومعرفت جس پر شریعت مبارکہ کی مہر تصدیق ثبت نہ ہو وہ کفر ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱: ۹۲

Marfat.com

وصول الی اللہ
سنت مبارکہ پر موقوف ہے

وَقَالَ اَبُوالْحَسَنِ الْوَرَّاقُ:

لَایَصِلُ الْعَبْدُالَی اللّٰہِ اِلَّابِاللّٰہِ وَبِمُوَافَقَۃِ حَبِیْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِی شَرَائِعِہٖ. وَمَنْ جَعَلَ الطَّرِیْقَ اِلَی الْوُصُوْلِ فِیْ غَیْرِ الْاِقْتِدَاءِ یَضِلُّ مِنْ حَیْثُ اَنَّہٗ مُھْتَدٍ وَقَالَ: اَلصِّدْقُ اِسْتِقَامَۃُ الطَّرِیْقِ فِی الدِّیْنِ وَاتِّبَاعُ السُّنَّۃِ فِی الشَّرْعِ. وَقَالَ:

عَلَامَۃُ مَحَبَّۃِ اللّٰہِ مُتَابَعَۃُ حَبِیْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ.

ترجمہ:

حضرت ابوالحسن الوراق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

بندہ وصول الی اللہ کا مرتبہ نہیں پا سکتا مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق اور حبیب اس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع و فرمانبرداری سے۔ اور جس نے وصول الی اللہ [illegible]

[illegible]

Marfat.com

راہ اختیار کیا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء واتباع کے خلاف ہے وہ اتنا گمراہ ہوجاتا ہے کہ اسے گمراہی کا شعور نہیں رہتا بلکہ وہ سمجھتا ہے میں ھدایت پر ہوں۔اورفرمایا:

''صدق'' دین کے طریقہ میں استقامت اور شریعت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی اتباع کا نام ہے اور فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت وپیروی ہے۔

—☆—

Marfat.com

ہر عمل کی مقبولیت کیلئے
سنت کے موافق ہونا شرط ہے

وَقَالَ اَبُوْمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْوَهَابِ الثَّقَفِیُّ:

لَایَقْبَلُ اللّٰهُ مِنَ الْاَعْمَالِ اِلَّامَاکَانَ صَوَابًا،وَمِنْ صَوابِها اِلَّاماکان خالصا، وَمِنْ خَالِصِهَا اِلَّا مَاوَافَقَ السُّنَّةَ.

ترجمہ:

شیخ ابومحمد بن عبدالوھاب الثقفی فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ اعمال میں سے وہی عمل قبول کرتا ہے جو صحیح ہو اور صحیح اعمال میں سے اسے قبول کرتا ہے جو اخلاص پر مبنی ہوں اور اخلاص والے اعمال میں سے اسے قبول کرتا ہے جو سنت کے موافق ہوں۔

Marfat.com

طریقت

غفلت، گناہ، بدعات اور ضلالات سے بچنے کا نام ہے

وَقَالَ اَبُوْبَكْرِبْنِ سَعْدَانَ وَهُوَمِنْ اَصْحَابِ الْجُنَيْدِوَغَيْرِهٖ:

اَلْاِعْتِصَامُ بِاللّٰهِ هُوَالْاِمْتِنَاعُ مِنَ الْغَفْلَةِ وَالْمَعَاصِىْ وَالْبِدَعِ وَالضَّلَالَاتِ.

ترجمہ:

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ کے اصحاب میں سے حضرت شیخ ابوبکر بن سعدان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کی معرفت کو مضبوطی سے پکڑنے کا مطلب یہ ہے کہ غفلت، گناہوں، بدعتوں اور گمراہیوں سے دور رہنا۔

-☆-

Marfat.com

صاحب طریقت کیلئے
سنت مبارکہ کی پیروی لازم ہے

وقيل لاسماعيل بن محمد السلمي جدي عبد الرحمن السلمي - وثقي الجنيد وغيره:

ما الذي لابد للعبد منه؟ فقال:

فملازمة العبودية على السنة ودوام المراقبة

ترجمہ:

اسماعیل بن محمد السلمی - جو کہ عبدالرحمن السلمی کے دادا ہیں جنید بغدادی وغیرہ سے ان کی ملاقات ثابت ہے سے پوچھا گیا:

بندے کیلئے کون سی چیز ضروری ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا:

اللہ تعالیٰ کی بندگی والا راستہ سنت مطہرہ پر ہمیشہ مراقبہ کی حالت میں قائم رہنا۔

Marfat.com

وَقَالَ اَبُوْيَزِيْدِ الْبُسْطَامِى:

عَمِلْتُ فِى الْمُجَاهَدَةِ ثَلاثِيْنَ سَنَةً فَمَاوجدتُ شَيْئًا اَشَدَّ مِنَ الْعِلْمِ وَمُتَابَعَتِهِ،وَلَوْلااخْتِلافُ الْعُلَمَاءِ لَشَقِيْتُ.وَاخْتِلافُ الْعُلَمَاءِ رَحْمَةٌ اِلَّافِى تَجْرِيْدِ التَّوْحِيْدِ،وَمُتَابَعَةِ الْعِلْمِ،هِىَ مُتَابَعَةُ السُّنَّةِ لَاغَيْرَهَا.

ترجمہ:

ابو یزید بسطامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

میں نے (۳۰) تیس سال مجاھدہ کی زندگی گزاری علم اور اس کی اتباع و پیروی سے زیادہ نفس پر شدید بھاری کوئی چیز نہ پائی۔اگر علماء کا اختلاف نہ ہوتا تو مجھ پر بدبختی غالب آجاتی، علماء کا اختلاف تو رحمت ہے مگر دو چیزوں میں نہیں۔

(۱)-تجرید توحید میں

(۲)-متابعت علم میں اور متابعت متابعت سنت ہی ہے۔

-☆-

الاعتصام:۱/۹۳

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
آداب کی رعائت نہ رکھنے والا
اللہ کا ولی نہیں ہوسکتا

وَرُوِیَ اَبُوْیَزِیْدِالْبُسْطَامِی اَنَّهٗ قَالَ:

قُمْ بِنَانَنْظُرُاِلٰی هٰذَاالرَّجُلِ الَّذِیْ قَدْشَهَرنَفْسَهٗ بِالْوِلَایَة–وَکَانَ رَجُلًا مَقْصُوْدًامَشْهُوْرًابِالزُّهْدِ–قَالَ الرَّاوِی:

فَمَضَیْنَا،فَلَمَّاخَرَجَ مِنْ بَیْتِه وَدَخَلَ الْمَسْجِدَرَیْء بِبُصَاقَة تِجَاه الْقِبْلَة. فَانْصَرَفَ اَبُوْیَزِیْدِوَلَمْ یُسَلِّمْ عَلَیْه،وَقَالَ:

هٰذَاغَیْرُمَاْمُوْنٍ عَلٰی اَدَبٍ مِنْ آدَاب رَسُوْل اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْه وَآله وَسَلَّم فَکَیْفَ یَکُوْنُ مَامُوْنًا عَلٰی مَایَدَّعِیْه.

Marfat.com

ترجمہ:

ابو یزید بسطامی علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

ہمارے ساتھ چلو اس آدمی کو جا کر دیکھتے ہیں جس نے اپنے آپ کو ولایت میں مشہور کر رکھا ہے۔ اور وہ آدمی مقصود تھا لوگ اس کا قصد کرتے تھے اور زھد میں مشہور تھا راوی کہتا ہے:

ہم چلے تو جب وہ زاھد اپنے گھر سے نکلا اور مسجد میں داخل ہوا تو اس نے قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکا۔ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ واپس لوٹ آئے اور انہوں نے اسے سلام تک نہ کیا اور بولے:

یہ شخص حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب میں سے ایک ادب کو ملحوظ خاطر نہیں رکھتا تو جس چیز ولایت کا یہ دعویٰ کرتا ہے اس کو کیسے ملحوظِ خاطر رکھتا ہوگا۔

-☆-

Marfat.com

ہوا میں اڑنے والا آدمی اگر
شریعت کی پاسداری نہیں کرتا
اس کا طریقت سے کوئی تعلق نہیں

وقال:

لَوْنَظَرْتُمْ اِلٰی رَجُلٍ اُعْطِیَ مِنَ الْکَرَامَاتِ حَتّٰی یَرْتَقِیْ فِی الْھَوَاءِ فَلَا تَغْتَرُّوْا بِہٖ حَتّٰی تَنْظُرُوْا کَیْفَ تَجِدُوْنَہٗ عِنْدَ الْاَمْرِ وَالنَّھْیِ، وَحِفْظِ الْحُدُوْدِ وَآدَابِ الشَّرْعِیَّۃِ

ترجمہ:

اور آپ نے فرمایا:

اگر تم ایک ایسے شخص کو دیکھو جس کو کرامات عطا کی گئی ہوں حتی کہ وہ ہوا میں اڑ جائے تو اس آدمی کی اس بات سے دھوکہ میں نہ آنا یہاں تک کہ تم اس امر و نہی اور شریعت اسلامیہ کے حکم کی اتباع کرنے، منہیات سے باز رہنے، حدود الٰہیہ کی حفاظت کرنے اور شریعت مطہرہ کا ادب کرنے میں کیسا ہے؟

Marfat.com

اتباع سنت

طریقت کے اصولوں میں سے ہے

وَقَالَ:

اُصُوْلُنَا سَبْعَةُ اَشْيَاءَ:

اَلتَّمَسُّكُ بِكِتَابِ اللّٰهِ،وَالْاِقْتِدَاءُ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ،وَاَكْلُ الْحَلَالِ،وَكَفُّ الْاَذٰى ،وَاجْتِنَابُ الْآثَامِ ،وَالتَّوْبَةِ،وَاَدَاءُ الْحُقُوْقِ. وَقَالَ:

قَدْاَيِسَ الْخَلْقُ مِنْ هٰذِهِ الْخِصَالِ الثَّلاثِ:

مُلازَمَةُ التَّوْبَةِ،وَمُتَابَعَةُ السُّنَّةِ ،وَتَرْكُ اَذٰى الْخَلْقِ.وَسُئِلَ عَنِ الْفُتُوَّةِ فَقَالَ:اِتِّبَاعِ السُّنَّةِ.

ترجمہ:

اورآپ نے فرمایا:

الاعتصام ۱/۹۴

Marfat.com

ہمارے اصول سات چیزیں ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑنا۔

(۲) حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کی اقتداء کرنا۔

(۳) حلال مال کھانا۔

(۴) کسی دوسرے کو اذیت دینے سے بچے رہنا۔

(۵) گناہوں سے بچنا۔

(۶) توبہ کرنا۔

(۷) اور اپنے ذمہ داری وحقوق کو ادا کرنا۔

آپ علیہ الرحمہ نے یہ بھی فرمایا:

تین خصلتوں سے مخلوق مایوس ہوگئی یعنی سرانجام نہیں دیں۔

(۱) توبہ کرنے کو لازم پکڑنا۔

(۲) سنت خیرالانام علیہ التحیۃ والسلام کی مسلسل اتباع کرنا۔

(۳) مخلوق خدا کو اذیت نہ دینا۔

آپ علیہ الرحمہ سے ''فتوہ'' کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:
سنت کی اتباع کرنا ''فتوہ'' ہے۔

-☆-

Marfat.com

اصحاب طریقت کا وہ کشف قبول نہیں جس پر قرآن وسنت کی مہر نہ ہو

وَقَالَ اَبُوْسُلَيْمَانِ الدَّارَانِیُ:

رُبَّمَاتَقَعُ فِی قَلْبِیُ اَلنُّكْتَةُ مِنْ نُكْتِةِ الْقَوْمِ اَيَّامًافَلَااَقْبَلُ مِنْهُ اِلَّابِشَاهِدَيْنِ عَدْلَيْنِ–اَلْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ.

ترجمہ:

حضرت ابوسلیمان الدارانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

کبھی کبھی میرے دل پر اصحاب طریقت کے نکتوں میں سے کسی نکتہ کا ورود ہوتا ہے تو میں اس راز ونکتہ کو اس وقت تک قبول نہیں کرتا تھا جب تک کہ میں اس کے بارے میں دو عدل کرنے والے گواہوں سے پوچھ نہ لوں۔ وہ دو عدل کرنے والے گواہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

-☆-

Marfat.com

راہِ سنت چھوڑ کر کیا گیا ہر عمل
باطل و مردود ہے

وَقَالَ اَحْمَدُبْنُ اَبِی الْحَوَارِیُّ:

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا بِلَا اِتِّبَاعِ سُنَّةٍ فَبَاطِلٌ عَمَلُهٗ.

ترجمہ:

احمد بن ابی الحواری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

جو شخص سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کے بغیر کوئی عمل کرے تو اس کا عمل باطل ہے۔

Marfat.com

اصحاب طریقت
اپنے اقوال واحوال کو ہر وقت
قرآن وسنت پر پرکھتے ہیں

اَبُوْحَفْصِ الْحَدَّادُ:

مَنْ لَمْ يَزِنْ اَفْعَالَهُ وَاَحْوَالَهُ فِیْ كُلِّ وَقْتٍ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَلَمْ يتهم خَوَاطِرُهُ فَلا تَعُدهُ فِی دِيْوَانِ الرِّجَالِ.وَسُئِلَ عَنِ الْبِدْعَةِ فَقَالَ:

اَلتَّعَدِّیُ فِی الْاَحْكَامِ ،وَالتَّهَاوُنُ فِی السُّنَنِ،وَاتِّبَاعِ الْآرَاءِ وَالْاَهْوَاءِ، وَتَرْكُ الْاِتِّبَاعِ وَالْاِقْتِدَاءِ قَالَ:

وَمَا ظَهَرَتْ حَالَةٌ عَالِيَةٌ اِلَّا مِنْ مُلَازَمَةِ اَمْرٍ صَحِيْحٍ.

ترجمہ:

ابوحفص الحداد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

الاعتصام:۱/۹۵

Marfat.com

جوشخص اپنے احوال وافعال کاہر وقت قرآن وسنت سے موازنہ نہ کرے اور اپنے باطنی احوال کومتھم نہ ٹھہرائے تو اسے مردان طریقت کے دیوان میں شمار نہیں کیا جاتا۔آپ علیہ الرحمہ سے بدعت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا:

(۱) قرآن وحدیث کے احکامات میں زیادتی کرنا۔

(۲) سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہلکا وکم قیمت سمجھنا۔

(۳) نظریات وخواہشات کی اتباع کرنا۔

(۴) اورحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع واقتداء کوچھوڑ دینا۔

ایک مقام پرآپ علیہ الرحمہ نے فرمایا:

طریقت کا بلند مقام صرف قرآن وحدیث کے احکامات کی ملازمت سے ظاہر ہوتا ہے۔

—☆—

Marfat.com

وصول الی اللہ کا راستہ

سوائے

سنت مبارکہ کی پیروی کے کوئی نہیں

وَقَالَ:

اَلطُّرُقُ كُلُّهَامَسْدُوْدَةٌ عَلَى الْخَلْقِ اِلَّاعَلٰى مَنِ اقْتَفَى اثَرَالرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

ترجمہ:

اورفرمایا:

مخلوق پر اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے تمام راستے بند ہیں سوائے اس کے جو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء و پیروی کرتا ہے۔

-☆-

الاعتصام: ۱/۹۵

Marfat.com

معرفت
قرآن وسنت سے مقید ہے

وَقَالَ:

مَذْهَبُنَا هٰذَا مُقَيَّدٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ.

ترجمہ:

اور فرمایا:

ہمارا مذھب ومسلک کتاب وسنت سے مقید ہے۔

Marfat.com

معرفت وحقیقت وہی ہے

جو

قرآن وسنت سے مقید ومشید ہے

وَقَالَ:

مَنْ لَمْ یَحفَظُ الْقُرْآنَ وَیَکْتُبُ الْحَدِیْثَ لَایُقْتَدٰی بِهٖ فِیْ هٰذَاالْاَمْرِ،لِاَنَّ عِلْمَنَا هٰذَا مُقَیَّدٌ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَقَالَ:

هٰذَامُشَیَّدٌبِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

ترجمہ:

اورفرمایا:

جس آدمی نے قرآن کریم یادنہ کیا ہواور حدیث پاک نہ لکھی ہوتو اس معاملہ طریقت میں اس کی اتباع نہ کی جائے کیونکہ ہمارا علم طریقت کتاب اللہ اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقید ہے۔

الاعتصام:۱/۹۵

Marfat.com

اورارشادفرمایا:

یہ علم طریقت حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے مشید ومضبوط ہے۔

-☆-

Marfat.com

صحبتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اتباعِ سنت سے

وقال ابوعثمان الجبریُّ:

الصُّحبةُ مع اللّٰه تعالی بحُسنِ الادبِ ودَوامِ الهَيبَةِ والمُراقَبةِ، والصُّحبةُ مَعَ رسولِ اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وآله وسلّم باتِّباعِ سُنَّتِه،ولُزُومِ ظاهرِ العِلمِ،والصُّحبةُ مَعَ اولیاء اللّٰه بالاحترام والخدمةِ الی آخرِ ماقالَ.

ترجمہ:

حضرت ابوعثمان الجبری علیہ الرحمہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی صحبت حسنِ ادب، خوف مسلسل اور مراقبہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت اتباعِ سنت اور شریعت کے ظاہری علم کو لازم پکڑنے سے حاصل ہوتی ہے۔

اولیاء اللہ کی صحبت احترام کرنے اور خدمت کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

Marfat.com

حضرت ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ کا وقت نزع
خلاف سنت امر پر تنبیہ

وَلَمَّا تَغَيَّرَ عَلَيْهِ الْحَالُ مَزَّقَ ابْنُهُ اَبُوْبَكْرٍ قَمِيْصًا عَلٰى نَفْسِهٖ فَفَتَحَ اَبُوْ عُثْمَانَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ:

خِلَافُ السُّنَّةِ يَابُنَيَّ فِي الظَّاهِرِ، وَعَلَامَةُ رِيَاءٍ فِي الْبَاطِنِ.

ترجمہ:

اور جب آپ علیہ الرحمہ کی حالت میں وقت نزع تغیر آیا تو آپ کے بیٹے ابوبکر نے اپنی قمیص پھاڑ دی۔ ابوعثمان علیہ الرحمہ نے اپنی آنکھیں کھولیں اور فرمایا:

اے بیٹے! ظاہر میں خلاف سنت اور باطن میں ریا کاری۔

Marfat.com

سنت مبارکہ کو لازم پکڑنے والے کی زبان حکمت سے لبریز ہوتی ہے

وَقَالَ:

مَنْ اَمَرَ السُّنَّةَ عَلٰی نَفْسِهٖ قَوْلًا وَفِعْلًا نَطَقَ بِالْحِكْمَةِ وَمَنْ اَمَرَ الْهَوٰی عَلٰی نَفْسِهٖ قَوْلًا وَفِعْلًا نَطَقَ بِالْبِدْعَةِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا

ترجمہ:

اور فرمایا:

جس آدمی نے اپنی ذات پر قولاً وفعلاً سنت مبارکہ کو نافذ کیا وہ حکمت سے بولے گا اور جس نے اپنی ذات پر قولاً وفعلاً خواہشات کو نافذ کیا تو وہ بدعت سے بولے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

الاعتصام: ۱/۹۲

Marfat.com

وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا.

اگرتم ان کی اتباع وپیروی کروگےتوھدایت پاجاؤگے۔

-☆-

وَقَالَ اَبُو الْحُسَيْنِ اَلنَّوَوِيُّ:

مَنْ رَاَيْتَهُ يَدَّعِيْ مَعَ اللّٰهِ حَالَةً تَخْرُجُهُ عَنْ حَدِّالْعِلْمِ الشَّرْعِي فَلا تَقْرَبَنَّ مِنْهُ.

ترجمہ:

ابوحسین نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

جس آدمی کوتم دیکھوکہ اللہ کے ساتھ کسی حال کا دعویٰ کرتا ہےاوروہ دعویٰ اسے علم شرعی کی حدود سے نکال دیتا ہےتواس کے قریب نہ جانا۔

-☆-

الاعتصام ۱: ۹۲

Marfat.com

احکام الٰہیہ کی بجا آوری میں سب سے زیادہ مجاہدہ کرنے والا اور
سنت مبارکہ پر سب سے زیادہ کاربند ہی
سب سے بڑا عارف باللہ ہے

وَقَالَ:

اَعْرَفُهُمْ بِاللّٰهِ اَشَدُّهُمْ مُجَاهَدَةً فِی اَوَامِرِهٖ ،وَاَتْبَعُهُمْ لِسُنَّةِ نَبِيِّهٖ.

ترجمہ:

اور فرمایا:

اولیاء کرام میں سب سے بڑھ کر عارف باللہ وہ ہے جسکا احکام الٰہیہ میں مجاہدہ سب سے زیادہ سخت اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں اتباع سب سے زیادہ شدید ہے۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۶

Marfat.com

اتباعِ سنت سے آراستہ کی
فراست خطا نہیں کھاتی

وَقَالَ شَاه اَلْكَرْمَانِیُّ:

مَنْ غَضَّ بَصَرَهُ عَنِ الْمَحَارِمِ،وَامْسَكَ نَفْسهُ عن الشَّبُهَات،وَعَمَر باطنهُ بِدَوَامِ الْمُرَاقَبَةِ،وَظَاهِرُهُ بِاتِّبَاعِ السُّنَّة،وَعَوَّدنفسهُ اكل الْحلال،لم تُخطىءُ لهُ فَرَاسَةً.

ترجمہ:

شاہ کرمانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

جس آدمی نے محارم سے اپنی نگاہ بند کرلی۔ جھکالی اور شبہات سے اپنے نفس کو روک لیا، اپنے باطن کو دوام مراقبہ سے آباد کیا اور اپنے ظاہر کو اتباع سنت سے آراستہ کیا، اپنے آپ کو اکل حلال کا عادی بنایا تو اس کی فراست کبھی خطا نہیں کرتی۔

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت سے بڑھ کر کوئی مقام نہیں

وَقَالَ اَبُو الْعَبَّاسِ بْنِ عَطَاءٍ وَهُوَ مِنْ اَقْرَانِ الْجُنَيْدِ:

مَنْ اَلْزَمَ نَفْسَهُ آدَابَ اللّٰهِ نَوَّرَاللّٰهُ قَلْبَهُ بِنُوْرِالْمَعْرِفَةِ ،وَلَامَقَامَ اَشْرَفَ مِنْ مَقَامِ مُتَابَعَةِ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِى اَوَامِرِهٖ وَاَفْعَالِهٖ وَاَخْلَاقِهٖ.

ترجمہ:

حضرت ابوالعباس بن عطاء علیہ الرحمہ جو کہ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ کے ہم عصر ہیں وہ فرماتے ہیں کہ:

جو شخص اپنے نفس پر آداب الوہیت کو لازم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور معرفت سے منور فرماتا ہے اور کوئی مقام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوامر میں، آپ کے افعال میں اور آپ کے اخلاق میں متابعت سے بڑھ کر نہیں۔

-☆-

الاعتصام ۱/۹۶

Marfat.com

حقیقی صبر

کتاب وسنت پر کاربند رھنا ہے

وَقَالَ:

اَلصَّبْرُ–اَلثَّبَاتُ عَلٰی اَحْکَامِ الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ.

ترجمہ:

اورفرمایا:

صبر احکام کتاب وسنت پر ثابت قدم رہنے کا نام ہے۔

-☆-

Marfat.com

شریعت مطہرہ کی حرام اشیاء کو حلال سمجھنے والا جہنم کا سزاوار ہے

وَسُئِلَ اَبُوْعَلِی الرُّوْزِبَارِیُ عَمَّنْ یَسْمَعُ الْمَلَاهِیُ وَیَقُوْلُ: هِیَ لِیَ حَلَالٌ، لانِّی قَدْوَصَلْتُ اِلٰی دَرَجَةٍ لَایُوْثِّرُ فِی اخْتِلَافِ الْاَحْوَالِ. فَقَالَ:

نَعَمْ قَدْ وَصَلَ وَلٰکِنْ اِلٰی سَقَرٍ.

ترجمہ:

حضرت ابوعلی الروزباری علیہ الرحمہ سے ملاھی سننے والے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو کہتا ہے:

یہ باتیں میرے لئے حلال ہیں کیونکہ میں معرفت میں ایسے مرتبہ ومقام کو پہنچ گیا ہوں جس مقام ومرتبہ پر پہنچ کر یہ حرام باتیں اثر انداز نہیں ہوتیں۔ تو حضرت ابوعلی الروزباری علیہ الرحمہ نے فرمایا:

ہاں! وہ شخص پہنچ چکا ہے مگر جہنم میں۔

الاعتصام ۱/۱۰۹

Marfat.com

محدثین کرام
اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت میں

حافظ ابن سمعانی فرماتے ہیں کہ سفر نے امام محمد بن جریر طبری، امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ، امام محمد بن نصر مروزی اور امام محمد بن ہارون رویانی کو مصر میں جمع کر دیا۔ ان کے پاس جو رقم تھی وہ ختم ہوگئی، کھانے کیلئے کوئی چیز باقی نہ رہی اور برا حال ہوگیا۔

یہ حضرات جہاں قیام پذیر تھے وہاں ایک رات جمع ہوئے اور بالاتفاق فیصلہ کیا کہ وہ قرعہ اندازی کریں اور جس کے نام قرعہ نکلے وہ جا کر لوگوں سے اپنے دوستوں کیلئے کھانا مانگ کر لائے۔ قرعہ امام محمد بن اسحاق خزیمہ کے نام نکلا، انہوں نے اپنے دوستوں کو کہا کہ مجھے تھوڑی سی مہلت دیں تا کہ میں وضو کر کے نماز استخارہ ادا کر لوں۔

انہوں نے جا کر نماز شروع کر دی باقی ساتھی دیئے کی روشنی میں بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں والی مصر کے غلام نے ان کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ ان حضرات نے دروازہ کھولا، اس نے اپنی سواری سے اتر کر پوچھا:

Marfat.com

تم میں سے محمد بن نصر کون ہے؟ اسے بتایا گیا کہ یہ ہیں۔ اس نے ایک تھیلی نکال کر انہیں پیش کی جس میں پچاس دینار تھے پھر اس نے پوچھا:

تم میں سے محمد بن جریر کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ ہیں۔ اس نے انہیں بھی پچاس دینار پیش کیے۔ پھر کہنے لگا:

محمد بن ہارون کون ہیں؟ اسے بتایا گیا کہ یہ ہیں، اس نے انہیں بھی پچاس دینار پیش کئے۔ پھر اس نے پوچھا:

تم میں سے محمد بن خزیمہ کون ہیں؟ تو اسے بتایا گیا کہ یہ نماز پڑھ رہے ہیں اور جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہیں بھی پچاس دینار پیش کیے۔

پھر کہنے لگا: امیر مصر سو رہے تھے، انہوں نے خواب میں دیکھا کہ کسی شخصیت نے انہیں کہا کہ محمد نام والے متعدد علماء بھوکے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرو، چنانچہ امیر نے یہ تھیلیاں بھیجی ہیں اور انہوں نے آپ کو قسم دے کر پیغام دیا ہے کہ جب یہ رقم ختم ہو جائے تو مجھے پیغام بھیج دیں میں آپ کو مزید رقم پیش کر دوں گا۔

-☆-

یہ واقعہ امام خطیب بغدادی نے ''تاریخ بغداد'' ۲/۱۶۴ میں، امام تاج الدین سبکی نے اپنی سند کے ساتھ ''طبقات'' ۲/۲۵۱ میں، یاقوت حموی نے ''معجم الادباء'' ۵/۲۴۶ میں اور امام ابن کثیر نے ''البدایۃ والنہایۃ'' ۱۱/۱۰۹ میں اور امام ذہبی نے ''سیر اعلام النبلاء'' ۱۴/۲۷۰-۵۰۸ میں بیان کیا ہے، پکارو یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم لامام علامہ محمد بن موسیٰ المزلی المراکشی صفحہ ۲۵۲۔

Marfat.com

محدثین کرام پر
اللہ تعالیٰ کی نظر عنایت

حافظ ابن سمعانی نے یہ بھی بیان کیا کہ علم حدیث کے طلباء کی ایک جماعت امام زاہد حسن بن سفیان نسوی کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

مجھے معلوم ہوا کہ تم لوگ اصحابِ فضیلت اور ارباب ثروت کی اولاد ہو تم نے طلب علم اور حدیث شریف حاصل کرنے کیلئے اپنے وطن چھوڑے ہیں اپنے علاقوں اور دوستوں کو الوداع کہا ہے لیکن تمہارے دل میں اس تصور کا گزر بھی نہیں ہونا چاہئے کہ تم نے یہ تکالیف اٹھا کر علم کا حق ادا کر دیا ہے اور جو مشقت تم نے اٹھائی ہے اس کے ذریعے تم نے علم کے فرائض میں سے ایک فرض ادا کر دیا ہے۔

میں تمہیں اس مشقت اور جدوجہد کا تھوڑا سا حصہ بیان کرتا ہوں جو میں نے طلب علم کے راستے میں برداشت کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح مجھ سے اور میرے ساتھیوں سے تنگی اور تنگدلی دور فرمائی۔

سنو! میں نے جوانی کی ابتداء ہی میں علم اور حدیث شریف حاصل کرنے کیلئے اپنے وطن

Marfat.com

سے سفر کیا تھا۔ہم علم کے طلبہ اور حدیث کا شوق رکھنے والے نو افراد تھے، چلتے چلتے ہم مغرب کے آخری حصے میں جا پہنچے، مصر میں داخل ہوئے۔ہم ایک استاذ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے جو مرتبے کے اعتبار سے اپنے زمانے کے تمام علماء سے زیادہ بلند، وہ حدیث کے سب سے زیادہ روایت کرنے والے تھے، نیز ان کی سند بہت بلند اور روایت بہت صحیح تھی۔

وہ ہمیں ہر دن چند احادیثیں لکھواتے تھے، پڑھتے پڑھتے طویل مدت گزر گئی جو رقم پاس تھی وہ ختم ہوگئی۔ بامر مجبوری جو کچھ سامان ہمارے پاس تھا بیچ ڈالا یہاں تک کہ تین دن اور تین راتیں کچھ کھائے بغیر گزر گئیں اور بھوک سے بری حالت ہوگئی۔ چوتھے دن صبح ہم میں سے ہر ایک کی حالت یہ تھی کہ بھوک اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے ہلنے جلنے سے عاجز تھے۔ضرورت نے ہمیں اس حد تک پہنچا دیا کہ ہم اپنی آبرو داؤ پر لگا دیں اور کسی کے سامنے دست سوال دراز کریں۔

باہمی مشورے سے طے ہوا کہ پرچیوں پر سب کے نام لکھے جائیں اور قرعہ اندازی کی جائے ،جس کے نام قرعہ نکلے وہی اپنے ساتھیوں کیلئے کھانے کی کوئی چیز مانگ کر لائے۔سوء اتفاق کہ قرعہ میرے نام نکلا، میں حیران رہ گیا میرا دل نہیں مانتا تھا کہ کسی کے سامنے دست سوال دراز کروں اور بھیک مانگنے کی ذلت اٹھاؤں۔ میں نے مسجد کے ایک کونے میں جا کر دو طویل رکعتیں ادا کیں۔ میں پورے عقیدے اور اخلاص کے ساتھ یہ نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ کے عظیم اسماء اور بلند و بالا کلمات کے وسیلے سے دعا مانگ رہا تھا کہ مالک کریم! اس پریشانی کو دور فرما اور پردہ غیب سے امداد عطا فرما۔

میں ابھی نماز مکمل نہیں کر پایا تھا کہ ایک خوبصورت جوان، شاندار لباس اور عمدہ خوشبو والا مسجد میں داخل ہوا۔اس کا خادم پیچھے آ رہا تھا جس کے ہاتھ میں رومال تھا۔اس نے آتے ہی پوچھا کہ تم میں حسن بن سفیان کون ہے؟ میں نے سجدے سے سر اٹھایا اور کہا کہ میں حسن بن سفیان ہوں آپ کو مجھ سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا:

امیر ابن طولون آپ کو سلام کہتے ہیں اور معذرت کرتے ہیں کہ وہ آپ کی خبر گیری نہ کر سکے

Marfat.com

اور آپ کے حقوق کی رعایت میں ان سے کوتاہی ہوئی ،انہوں نے اس وقت نان ونفقہ کیلئے کچھ رقم بھجوائی ہے۔وہ کل خود آپ کے پاس آئیں گے اور معذرت پیش کریں گے۔اس نے ہم میں سے ہر ایک کے سامنے ایک تھیلی رکھی جس میں سوسو دینار تھے۔اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ دیکھ کر ہم حیران رہ گئے،ہم نے تعجب کرتے ہوئے اس نوجوان سے پوچھا کہ واقعہ کیا ہے؟

کہنے لگا کہ میں امیر کے خصوصی خدام میں سے ہوں آج صبح میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کی خدمت میں سلام عرض کرنے کیلئے حاضر ہوا تو انہوں نے کہا کہ آج کا دن میں تنہائی میں گزارنا چاہتا ہوں اس لئے تم اپنے ٹھکانے پر چلے جاؤ۔

چنانچہ ہم واپس چلے آئے ابھی میں اطمینان سے بیٹھا بھی نہیں تھا کہ میرے پاس امیر کا بھیجا ہوا خادم آیا اور کہنے لگا: امیر تمہیں فوراً طلب کر رہے ہیں۔میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ گھر میں تنہا بیٹھے ہوئے ہیں اور درد کی وجہ سے ہاتھ پہلو پر رکھا ہوا ہے۔انہوں نے مجھے پوچھا کہ تم حسن بن زیاد اور ان کے ساتھیوں کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا:

نہیں۔کہنے لگے: ابھی فلاں محلے کی فلاں مسجد میں جاؤ اور یہ تھیلیاں لے جا کر ان کے پیش کر دو کیونکہ وہ تین دنوں سے بھوکے ہیں اور نڈھال ہو چکے ہیں۔میری طرف سے ان کے سامنے عذر بھی پیش کرنا اور انہیں بتانا کہ میں کل صبح ان سے ملاقات کروں گا اور خود ان سے معذرت بھی کروں گا۔

میں نے ان سے اس عنایت کا سبب پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں تنہا کمرے میں داخل ہوا تا کہ کچھ دیر آرام کر لوں۔ابھی میری آنکھ لگی ہی تھی کہ میں نے خواب میں ایک شہسوار دیکھا جو ہوا میں اس طرح اطمینان سے چل رہا تھا جیسے وہ سطح زمین پر چل رہا ہو۔اس کے ہاتھ میں نیزہ تھا میں اسے دیکھ کر تعجب کر ہی رہا تھا کہ وہ اس کمرے کے دروازے پر اتر آیا اور اس نے نیزے کی نوک میرے پہلو پر رکھی اور کہنے لگا:

حسن بن سفیان اور اس کے ساتھیوں کی خبر لو انہوں اور ان کی خبر لینے میں وہ تین دن سے

Marfat.com

بھوکے ہیں اور مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں جنت کا دربان رضوان ہوں۔ جب سے اس کے نیزے کی نوک میرے پہلو میں لگی ہے میرے پہلو میں اتنی شدید درد ہورہی ہے کہ میں حرکت نہیں کرسکتا تم یہ مال فوراً انہیں پہنچادو تا کہ یہ درد ختم ہو۔

حضرت حسن بن سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس واقعہ پر تعجب کیا، اللہ رب العزت جل شانہ کا شکریہ ادا کیا اور اپنی ضروریات پوری کیں، وہاں مزید ٹھہرنے پر ہمارا دل راضی نہیں ہوا تا کہ امیر ہماری ملاقات نہ کرے، ورنہ لوگ ہمارے پوشیدہ حالات سے واقف ہوجائیں گے۔ اس طرح لوگوں کی نظروں میں ہماری قدر ومنزلت بڑھے گی اور ایک طرح سے نام ونمود کا سلسلہ چل نکلے گا۔ چنانچہ ہم اسی رات مصر سے روانہ ہوگئے اور ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے علم اور فضل میں یگانہ روزگار اور نادر زمانہ بنا۔

صبح ہوئی تو امیر ابن طولون ہماری ملاقات کیلئے مسجد میں آیا لیکن ہمارے ساتھ اس کی ملاقات نہ ہوسکی۔ اس نے حکم دیا کہ وہ پورا محلّہ خرید کر اس مسجد اور اس میں قیام کرنے والے مسافروں، اصحاب فضیلت اور طلبہ پر وقف کردیا جائے تا کہ ان کے معاملات میں خلل واقع نہ ہو اور انہیں اس پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے جس سے ہم دوچار ہوئے تھے۔ یہ سب دین کی قوت ہے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں صاف ستھرے عقیدے کا نتیجہ ہے۔

-☆-

یہ واقعہ امام ذہبی نے "سیر اعلام النبلاء" (۱۴/ ۱۶۱) میں بیان کیا، پکارو یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم امام علامہ محمد بن موسیٰ المرزلی المراکشی صفحہ ۲۵۳۔

Marfat.com

طالبِ علمِ حدیث اور دوسرے لوگ
برابر نہیں

ہمارے بعض علماء اسلاف جب طلبۂ حدیث کو دیکھتے تھے تو کہا کرتے تھے:

اَهْلًا وَسَهْلًا بِالَّذِيْنَ اُحِبُّهُمْ وَاَوَدُّهُمْ فِى اللّٰهِ ذِى الْآلاء

اَهْلًا بِقَوْمٍ صَالِحِيْنَ ذَوِىْ تُقًى عِزَّ الْوُجُوْهِ وَزَيْنَ كُلَّ مَلاء

يَاطَالِبِىْ عِلْمِ النَّبِىِّ مُحَمَّدٍ مَاانْتُمْ وَسِوَاكُمْ بِسَوَاء

میں ان لوگوں کو خوش آمدید کہتا ہوں جن سے میں محبت رکھتا ہوں اور میں ان سے تمام نعمتوں کے دینے والے اللہ کریم کی رضا کیلئے محبت رکھتا ہوں۔

میں اصحاب تقوی وصلاح لوگوں کو خوش آمدید کہتا ہوں جو چہروں کی عزت اور ہر مجلس کی زینت ہیں۔

اے نبی اکرم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے طلبہ تم اور دوسرے لوگ برابر نہیں ہو تم افضل ہو۔

پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام علامہ محمد بن علوی المالکی الحسنی صفحہ ۲۶۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ بیان کرنے والا
بادشاہوں سے افضل ہے

ہارون الرشید نے یحیٰ ابن اکثم سے پوچھا کہ سب سے بلند مرتبہ کس کا ہے؟اس نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ ہارون الرشید نے کہا: کیا اس شخص کو جانتے ہو جو مجھ سے بھی بلند ہو؟ کہنے لگے: نہیں۔ ہارون نے کہا: لیکن میں اُسے پہچانتا ہوں جو ایک حلقے میں بیٹھ کر کہتا ہے: مجھے فلاں نے حدیث بیان کی فلاں سے اور انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کی۔

یحیٰ نے کہا: امیر المؤمنین! کیا یہ شخص آپ سے بہتر ہے؟ حالانکہ آپ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کی اولاد میں سے ہیں اور مسلمانوں کے حکمران ہیں۔ ہارون نے کہا: تیرا برا ہو، ہاں وہ مجھ سے بہتر ہے کیونکہ اس کا نام حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ وابستہ ہے اور کبھی فوت نہیں ہوگا۔ جب کہ ہم مرکھپ جائیں گے اور علماء رہتی دنیا تک باقی رہیں گے۔

یہ واقعہ خطیب بغدادی نے ''شرف اھل الحدیث'' میں بیان کیا ص ۹۹ نمبر (۲۱۹)، پکارو یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم لامام علامہ محمد بن موسیٰ المزنی المراکشی صفحہ ۲۶۱۔

Marfat.com

محدثین کرام ہی
صراطِ مستقیم پر ہیں

ہبۃ اللہ ابن حسین شیرازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ اشعار سنائے:

عَلَیْکَ بِاَصْحَابِ الْحَدِیْثِ فَاِنَّھُمْ علی منھج لِلدِّیْنِ مازال معلما

وَمَاالنُّوْرُاِلَّا فِی الْحَدِیْثِ وَاَھْلِه اذاما دجی اللَّیْلُ الْبَھِیْمُ واَظْلما

وَاَعْلَی الْبَرَایَامَنْ اِلَی السُّنَنِ اعْتَزٰی واغْوَی الْبرایامنْ الی الْبِدَعِ انْتمی

وَمَنْ تَرَکَ الْآثَارَضَلَّ سَعْیُهٗ وھلْ یترُکُ الآثارمنْ کان مُسْلما

تم محدثین کو لازم پکڑو کیونکہ وہ دین کے ایسے راستے پر ہیں جو ہمیشہ سے جانا پہچانا ہے۔

نور حدیث شریف میں ہے اور محدثین میں، جب رات سیاہ کی تاریک اور اندھیری ہو جائے۔

مخلوق میں سب سے زیادہ بلند وہ ہے جو سنتوں سے وابستہ ہو اور سب سے زیادہ ادنیٰ وہ ہے جو بدعتوں کی طرف منسوب ہو۔

جس نے آثار کو چھوڑ دیا اس کی کوشش رائگاں گئی اور کیا کوئی مسلمان آثار چھوڑ سکتا ہے؟

پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام علامہ محمد بن موسیٰ الحسنی الہاشمی صفحہ ۲۶۔

Marfat.com

ابوالفضل ہمدانی اور ابوالحسن حارثی کا بیان ہے کہ ابوطاھر سلفی نے ہمیں اپنے یہ اشعار سنائے:

دِیْنُ الرَّسُوْلِ وَشَرْعُهُ اَخْبَارُهُ وَاَجَلُّ عِلْمٍ یُّقْتَفٰی آثَارُهُ

مَنْ کَانَ مُشْتَغِلًابِهَاوَبِنَشْرِهَا بَیْنَ الْبَرِیَّةِ لَاعَفَتْ آثَارُهُ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثیں آپ کا دین ہیں اور آپ کی شریعت ہیں، اور آپ کے آثار وہ عظیم ترین علم ہیں جن کی پیروی کی جاتی ہے۔

جو شخص انہیں حاصل کرنے اور ان کے پھیلانے میں مصروف ہو، اللہ تعالیٰ کرے کہ اس کے آثار مخلوق کے درمیان محو نہ ہوں۔

-☆-

پکارو یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم لامام علامہ محمد بن موسیٰ المزلی المراکشی صفحہ ۲۶۲۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ آفات سے بچاؤ کیلئے
قلعہ اور ڈھال ہیں

ہمیں علی بن خضر مالکی نے بیان کیا کہ ہمیں ابو منصور فتح بن محمد نے اپنا کلام سنایا:

حَدِیْث رَسُوْلِ اللّٰہِ اُنسِیْ وَرَوْضَتِیْ

وَمَعْدِنُ لِذَاتِیْ وَرَاحِیْ وَرَاحَتِیْ

وَحِصْنِی الَّذِیْ آوِیْ اِلَیْہِ وَجُنَّتِیْ

وَحِرْزِی مِنْ کُلِّ الْخُطُوْبِ وَعُدَّتِیْ

وَعَوْنِیْ عَلٰی مَنْ خَالَفَ الْحَقَّ وَارْتَضٰی

ضَلَالَاتِ اَھْوَاءٍ لَھَا الْخَلْقُ زَلَّتِ

بِہٖ وَبِآیَاتِ الْکِتَابِ تَمَسُّکِیْ

وَمُعْتَمَدِیْ فِیْ کُلِّ حَالٍ وَعِصْمَتِیْ

پیارے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام حافظ محمد بن محمد بن محمود الرشی متوفی ۲۶۲ھ

Marfat.com

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث میرے لئے باغ، جائے اطمینان اور میری لذتوں اور راحت وسکون کا مرکز ہے۔

حدیث شریف میرا قلعہ ہے جس کی میں پناہ لیتا ہوں، میری ڈھال ہے، تمام مصیبتوں سے امان ہے اور میرا ہتھیار ہے۔

نیز حدیث اس شخص کے مقابل میری مددگار ہے جو حق کی مخالفت کرے اور خواہشات کی گمراہیوں کو پسند کرے جن کے سبب مخلوق گمراہ ہوئی ہے۔

میں حدیث شریف اور قرآنی آیات کو پکڑتا ہوں یہ ہر حال میں میرے اعتماد کی جگہ ہیں اور مجھے بچانے والی ہیں۔

-☆-

Marfat.com

احادیث مبارکہ میں ہی
راحت وسکون کا سامان ہے

ہمیں حافظ ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری نے بتایا کہ ہمیں حافظ ابوالحسن علی بن المفضل المقدسی نے اپنے درج ذیل اشعار سنائے:

لِكُلِّ امْرِىءٍ مَافِيْهِ رَاحَةُ قَلْبِه فَيَأْنَسُ اِنْسَانٌ لِصُحْبَةِ اِنْسَان

وَمَارَاحَتِىْ اِلَّاحَدِيْثُ مُحَمَّدٍ وَاصْحَابِه وَالتَّابِعِيْنَ بِاِحْسَان

ہر شخص کے دل کی راحت کسی نہ کسی چیز میں ہوتی ہے چنانچہ ایک انسان دوسرے انسان کی صحبت سے مانوس ہوتا ہے۔

میری راحت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام اور احسان کے ساتھ ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کی خدمت میں ہے۔

-۱۸-

پارہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از امام حافظ محمد بن محمد بن محمد السخاوی متوفی ۹۰۲ھ

Marfat.com

حدیث وفقہ کے علاوہ
ہر علم وسوسہ ہے

حضرت حافظ منذری کے تقاضے پر میں نے دمیاط کی سرحد پر درج ذیل اشعار کہے:

جَلِیْسِیْ وَمَحْبُوْبِیْ حَدِیْث مُحَمَّدٍ

وَکُلُّ امْرِیءٍ یَصْبُوْاِلٰی مَنْ یُجَالِسُ

وَصَحْبُ النَّبِیِّ اَکْرِمْ بِهٖ وَبِحِزْبِهٖ

عَلٰی مِثْلِ ذَااَعْنِیْ اللَّبِیْبَ یُنَافِسُ

مُحَمَّدُ وَاظَبَ دَرْسَ فِقْهٍ وَّسُنَّةٍ

فَکُلُّ عُلُوْمٍ بَعْدَهٰذَا وَسَاوِسُ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث میری ہم نشین اور محبوب ہے اور ہر شخص اپنے ہم نشین سے محبت رکھتا ہے۔

پارہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم از امام علامہ محمد بن موسیٰ المرزی المراکشی صفحہ ۲۶۳۔

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا گروہ کتنا معزز ہے؟ عقل مند آدمی کو ایسی ہستیوں کے ساتھ دلچسپی رکھنی چاہئے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ فقہ اور سنت کا درس دیا اس کے بعد تمام علوم وسوسے ہیں۔

-☆-

Marfat.com

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف وَحیِ اِلٰہی

ضیاء الحدیث

Marfat.com

Marfat.com

وحی کی ابتداء
غار حراء میں

عَنْ عَائِشَةَ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَاقَالَتْ:

اَوَّلُ مَا بُدِیَٔ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليْه وآله وسلّم من الْوحْى الرُّوْيا الصَّالِحَةُ فِى النَّوْمِ فَكَانَ لَا يرٰى رُؤْيا الَّا جاء تْ مِثْل فلق الصُّبْحِ ،ثُمَّ حُبِّب الَيْه الْخَلَاءُ،فَكَانَ يَخْلُوبِغَارِ حِرَاءٍ، فَيتحنَّثُ فيْه وهُو التَّعبُّد ـاللَّيالى ذوات الْعدد قبْل انْ يَنْزِعَ اِلَى اَهْلِهٖ،وَيتَزَوَّدُ لذٰلِكَ،ثُمَّ يرْجِعُ الى خدِيْجة فيتزوَّدُ لمثْلها، حتّٰى جاء هُ الْحقُّ وهُوَ فِى غَارِ حراء فجاء هُ الْملكُ فقال:

اقْرأ ،قال:ماانابقارىء .قال:فاخذنى فغطّنى حتّٰى بلغ منّى الْجهْد.ثُمَّ ارْسلنى فقال:اقْرأ ،قُلْتُ:ماانابقارىء فاخذنى فغطّنى الثّانية حتّٰى بلغ منّى الجهْد.ثُمَّ ارْسلنى فقال:اقْرأ،قُلْتُ:ماانا بقارىءٍ فاخذنى فغطّنى الثّالثة.ثُمَّ ارْسلنى فقال:

اقْرأ باسْم ربّك الّذى خلق oخلق الانْسان منْ علقٍ oاقْرأ وربُّك

Marfat.com

الْاَکْرَمُ.فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ،فَدَخَلَ عَلَى خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ:

زَمِّلُوْنِى زَمِّلُوْنِى .فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ ،فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَاالْخَبَرَ:لَقَدْخَشِيْتُ عَلَى نَفْسِى .فَقَالَتْ خَدِيْجَةَ:

كَلَّاوَاللّٰهِ مَايُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا،اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ،وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ،وَتَقْرِى الضَّيْفَ،وَتُعِيْنُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ.

فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيْجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ اُمَرَّا تَنَصَّرَفِى الْجَاهِلِيَّةِ ،وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَبْرَانِىَّ ، فَيَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًاكَبِيْرًا قَدْ عَمِىَ،فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ:

يَاابْنَ عَمِّ! اسْمَعْ مِنْ ابْنِ اَخِيْكَ.فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ:يَا ابْنَ اَخِىْ مَاذَا تَرَى؟ فَاَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَارَأَى ، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ :

هَذَا النَّامُوْسُ الَّذِى نَزَّلَ اللّٰهُ عَلَى مُوْسٰى،يَالَيْتَنِى فِيْهَا جَزَعًا،لَيْتَنِى اَكُوْنُ حَيًّااِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ،فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَوَمُخْرِجِىَّ هُمْ؟ قَالَ:نَعَمْ.لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَاجِئْتَ بِهِ اِلَّاعُوْدِىَ، وَاِنْ يُدْرِكْنِى يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا.ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّىَ،وَفَتَرَ الْوَحْىُ.

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنہا-نے فرمایا:

صحیح البخاری رقم الحدیث (۳)(۳۳۹۲)(۴۹۵۳)(۴۹۵۵)

صحیح البخاری رقم الحدیث (۴۹۵۷) (۴۹۵۶)(۶۹۸۲)

صحیح مسلم رقم الحدیث (۱۶۰) جلد ۱ صفحہ ۱۳۹

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۳۳) جلد ۱ صفحہ ۲۱۶

قال شعیب الارنؤوط حدیث صحیح

Marfat.com

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کی ابتداء نیند میں سچے خوابوں کی صورت میں ہوئی۔ آپ جو بھی خواب دیکھتے وہ صبح کی سفیدی کی طرح نمودار ہو جاتا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلوت کو محبوب بنا دیا گیا تو آپ غار حراء میں خلوت اختیار فرماتے رہے اور تحنث فرماتے رہے یعنی مسلسل کئی راتیں گھر تشریف لائے بغیر غار میں مصروف عبادت و بندگی رہے اور اس کیلئے گھر سے کھانے پینے کا سامان لے جاتے رہے۔ پھر آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے پھر اتنا ہی کھانے پینے کا سامان ساتھ لے جاتے رہے۔

یہاں تک کہ آپ غار حراء میں ہی تھے کہ حق آ گیا اللہ کا بھیجا ہوا فرشتہ حاضر ہوا۔

اس نے کہا: اِقْرَأ پڑھئے۔ قَالَ: آپ نے فرمایا:

مَاأَنَابِقَارِیءٍ . میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فرشتے نے مجھے پکڑا سینے سے لگا کر خوب دبایا یہاں تک کہ میں نڈھال ہو گیا پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا:

اِقْرَأ پڑھئے۔ میں نے جواباً کہا: مَاانَابِقَارِیءٍ . میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔

فرشتے نے مجھے دوبارہ پکڑا سینے سے لگا کر خوب دبایا یہاں تک کہ میں نڈھال ہو گیا پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا:

اِقْرَأ پڑھئے۔ میں نے جواب دیا: مَاانَابِقَارِیءٍ . میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔

اس فرشتے نے مجھے پھر پکڑا سینے سے لگا کر خوب دبایا پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا

اِقْرَأ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِی خَلَقَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ o اِقْرَأ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ o

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان آیات کریمہ کو لے کر پلٹ آئے کہ آپ کا دل انور دھڑک رہا تھا۔ تو آپ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا:

Marfat.com

زَمِّلُوْنِی زَمِّلُوْنِی . مجھ پر چادر دے دو، مجھ پر چادر دے دو۔

گھر والوں نے آپ پر چادر دے دی یہاں تک کہ آپ سے ہیبت ورعب کی کیفیت جاتی رہی تو آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تو انہیں غار والی پوری بات بتادی اور کہا:

مجھے اپنی جان کا خدشہ ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی:

كَلَّاوَاللّٰهِ مَايُخزِيُکَ اللّٰهُ اَبَدًا،اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ،وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ،وَتَقْرِی الضَّيْفَ،وَتُعِيْنُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ.

ایسا نہیں ہوسکتا۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ کیونکہ

آپ صلہ رحمی کرتے ہیں،

ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں،

جس کے پاس کچھ نہیں (غرباء ومساکین) انہیں کما کر کھلاتے ہیں،

مہمان نوازی کرتے ہیں اور

حق کے سلسلہ میں پیش آنے والی مصیبتوں پر آپ مدد فرماتے ہیں۔

پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو لے کر چلیں حتی کہ ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزی کے پاس پہنچ گئیں جو زمانہ جاہلیت میں نصرانیت اختیار کر چکے تھے اور وہ عبرانی زبان لکھا کرتے تھے۔ اور جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتی اتنی انجیل لکھا کرتے تھے۔

وہ بوڑھے ہو چکے تھے اور ان کی بینائی بھی جاتی رہی تھی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا:

اے میرے چچازاد بھائی! اپنے بھتیجے کی بات سنیے۔

جناب ورقہ نے آپ سے فرمایا:

اے میرے بھتیجے! آپ کیا دیکھتے ہیں؟

Marfat.com

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غار حراء میں جو دیکھا تھا اس کی انہیں خبر دے دی۔

حضرت ورقہ نے فرمایا:

یہ وہ ناموس - وحی لانے والا فرشتہ - ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔

کاش! میں اس ساعت جوان وتوانا ہوتا۔

کاش! میں اس وقت تک زندہ رہوں جب آپ کی قوم آپ کو شہر مکہ سے نکال دے گی۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا وہ میری قوم مجھے نکالنے والی ہے؟

انہوں نے کہا: ہاں۔

جب بھی کوئی آدمی وہ بات لایا جو آپ لائے ہیں تو اس سے عداوت ودشمنی روا رکھی گئی۔ اگر مجھے آپ کا زمانہ (زمانہ اعلان نبوت) نصیب ہوا تو میں آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔

اس کے بعد حضرت ورقہ تھوڑے دن ہی زندہ رہے اور وحی کے نزول کا سلسلہ کچھ وقت کے لیے رک گیا۔

-☆-

Marfat.com

آسمان وزمین کے درمیان
وحی والے فرشتے کا کرسی پر بیٹھنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَاوَهُوَ یُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْیِ ،فَقَالَ فِی حَدِیْثِهٖ:

بَیْنَ اَنَااَمْشِی اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًامِنَ السَّمَاءِ،فَرَفَعْتُ رَاْسِی،فَاِذَاالْمَلَکُ الَّذِیْ جَاءَ نِی بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَی کُرْسِیٍّ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ،فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُوْنِی زَمِّلُوْنِی،فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَی:

یٰٓاَیُّهَاالْمُدَّثِّرُ ○قُمْ فَاَنْذِرْ ○وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ ○وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ ○وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ○

فَحَمِیَ الْوَحْیُ وَتَتَابَعَ.

ترجمة الحدیث:

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ۔

Marfat.com

وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک فترۃ الوحی - وہ زمانہ جب پہلی وحی کے بعد سلسلہ وحی رک گیا کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حدیث پاک میں بیان فرمایا:

میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو دیکھا کہ وہ فرشتہ جو میرے پاس غار حراء میں آیا آسمان وزمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔ اس منظر سے مجھ پر ہیبت طاری ہوگئی۔ میں گھر واپس لوٹ آیا تو میں نے گھر والوں سے کہا:

مجھ پر چادر دے دو، مجھ پر چادر دے دو۔

تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۳۸)	جلد ۲	صفحہ ۹۹۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۲۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۔۱۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۲۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۔۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۵۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۹۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۱۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۵۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۹
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۸۴۵)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۱۰
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۴۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۰۱
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۲۰۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۲۱
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۱۵۶۔)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۱۔
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۴۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۶۰
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۔۱۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۵۹
قال شعیب الارنؤط	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَاَنْذِرْ ○ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ○ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ○ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ○.

اے چادر اوپر لینے والے! اٹھئے خبردار کیجئے عذاب الٰہی سے اور اپنے رب کی تکبیر بیان کیجئے۔ اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے اور حسب سابق بتوں سے دور رہئے۔

اس کے بعد نزول وحی میں تیزی آ گئی اور لگا تار نازل ہونے لگی۔

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی طرف
وحی الٰہی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رضی اللّٰه عنْهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآله وسلّم فقال:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْیُ ؟فقال رسُوْلُ اللّٰه صلّى اللّٰهُ عليْه وآله وسلّم:

اَحْيَانًا يَاْتِيْنِیْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ ،وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَیَّ ،فَيُفْصَمُ عَنِّی وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَاقَالَ، وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِیَ الْمَلَكُ رَجُلًا، فَيُكَلِّمُنِیْ فَاَعِی مَايَقُوْلُ.

قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللّٰهُ عنْها: وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْیُ فِی الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ ،فَيُفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا.

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی

Marfat.com

اللہ عنہ نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کبھی کبھی مجھ پر وحی الٰہی نازل ہوتی ہے گھنٹی کی آواز کی طرح۔ وحی کی یہ حالت مجھ پر بہت بھاری ہوتی ہے۔ جب مجھ پر وحی کی یہ حالت ختم ہوتی ہے تو اس وحی کی حالت میں اللہ کا جو ارشاد ہوتا ہے میں اسے یاد کر چکا ہوتا ہوں۔ اور کبھی کبھی وحی کا فرشتہ انسانی صورت میں مجھ پر ظاہر ہوتا ہے وہ مجھ سے کلام کرتا ہے تو وہ جو وحی لاتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۱۵)	جلد ۲	صفحہ ۹۹۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۳۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۱۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۰۵۹)	جلد ۴	صفحہ ۴۶
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۲
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۲۱۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۶۸
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۳۴)	جلد ۳	صفحہ ۴۹۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۸۰
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۰۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۸۱
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۹۲۵)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۲
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۰۶۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۷۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۴۲۸)	جلد ۱۷	صفحہ ۵۵۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۰۷۸)	جلد ۱۸	صفحہ ۱۵۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۰۷۶)	جلد ۱۸	صفحہ ۱۵۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۸۴۶)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۸۱
قال المحقق	صحیح		

Marfat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

میں نے دیکھا جب آپ پر سخت سردی کے دن وحی نازل ہو رہی تھی۔ جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ کے قطرات بہہ رہے تھے۔

-☆-

Marfat.com

نزول وحی کے وقت
زبان کو حرکت نہ دینا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَافِی قَوْلِہٖ تَعَالٰی:

لَا تُحَرِّکْ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِہٖ.

قَالَ:

کَانَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِیْلِ شِدَّۃً، وَکَانَ مِمَّا یُحَرِّکُ شَفَتَیْہِ .فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاَنَااُحَرِّکُھُمَاکَمَاکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یُحَرِّکُھُمَا.

فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

لَا تُحَرِّکْ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِہٖo اِنَّ عَلَیْنَاجَمْعَہٗ وَقُرْءَانَہٗ.

قَالَ: جَمْعُہٗ لَکَ فِی صَدْرِکَ وَتَقْرَأَہٗ:

فَاِذَا قَرَأْنَہٗ فَاتَّبِعْ قُرْءَانَہٗ.

Marfat.com

قَالَ: فَاسْتَمِعْ لَهُ وَاَنْصِتْ.

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ.

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا اَنْ تَقْرَأَهُ،فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَااَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ ،فَاِذَاانْطَلَقَ جِبْرِيْلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ ابن ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی:

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ.

اے رسول کریم! آپ اپنی زبان کو حرکت نہ دیجئے (نزول وحی کے وقت) تا کہ آپ اس وحی کو جلدی یاد کرلیں- کے بارے میں فرمایا:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵) (۴۹۲۷)	(۴۹۲۸)	(۴۹۲۹)
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۴۴) (۵۲۴۔)		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۴۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۰
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۱۵۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۹۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۲۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۶۲
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۰۰۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۰
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۱۵۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۱۹
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۱۵۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۲۰
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۱۵۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۲۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۱۰)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۱
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۰۹۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۔۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

Marfat.com

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزول قرآن کے وقت تکلیف محسوس فرماتے تھے اور آپ اس سے اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

میں ان ہونٹوں کو ایسے حرکت دیتا ہوں جیسے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں حرکت دیا کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی:

لَا تُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖo اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْءَانَهٗ.

آپ اپنی زبان کو حرکت نہ دیجئے کہ آپ اسے جلدی یاد کرلیں۔ بے شک اس کو جمع کرنا اور پڑھانا ہماری ذمہ داری ہے۔ جمع سے مراد اس کا آپ کیلئے آپ کے سینے میں جمع کر دینا اور آپ کا اس کی تلاوت کرنا۔

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْءَانَهٗ.

اور جب ہم اس قرآن کو پڑھ چکیں تو ہمارے پڑھنے کی پیروی کریں۔

آپ نے اس کی تفسیر میں فرمایا: اسے غور سے سنئے اور (دوران وحی) خاموش رہئے۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ.

پھر اس کا بیان کرنا بھی ہمارے ذمہ ہے پھر ہمارے ذمہ ہے کہ آپ اس کو پڑھیں۔

اس کے بعد حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جبریل امین آتے وحی لیکر تو اسے غور سے سنتے۔ جب جبریل امین چلے جاتے تو آپ اس کی ایسے تلاوت فرماتے جیسے جبرائیل امین نے تلاوت فرمائی ہوتی۔

-☆-

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور

حضرت جبریل امین علیہ السلام کا

رمضان المبارک میں قرآن کریم کا دور کرنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَاقَالَ:

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وکان اجود مَایَکُوْنُ فِی رَمَضَانَ حِیْنَ یَلْقَاہُ جِبْرِیْلُ علیہ السلام ،وکان یلقاہُ فی کُلِّ لَیْلَۃٍ مِنْ رَمَضَانَ فَیُدَارِسُہُ الْقُرْآنَ،فلرَسُوْلُ اللّٰہ صلّی اللّٰہُ علیہ وآلہ وسلّم اجودُ بالْخیر من الرِّیْحِ الْمُرْسلَۃِ .

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے۔خصوصاً رمضان المبارک

Marfat.com

میں جب جبریل امین علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے تو اس وقت سب سے زیادہ سخی ہوتے۔

جبریل امین علیہ السلام آپ سے رمضان المبارک کی ہر رات ملتے تھے اور آپ سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے۔ تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر و بھلائی میں زیادہ سخی ہوئے چھوڑی ہوئی تیز ہوا سے۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶)(۱۹۰۲)(۳۲۲۰)(۳۵۵۴)(۴۹۹۷)		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۰۸)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۰۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۸۵۲)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۸۷
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۴۱۶)	جلد ۳	صفحہ ۹۲
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۹۳۹)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۴۲)	جلد ۲	صفحہ ۴۹۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۱۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۴۴۰)	جلد ۸	صفحہ ۲۲۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰۴۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۷
قال الالبانی	متفق علیہ		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۷۸۰۵)	جلد ۴	صفحہ ۲۸۷

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی

ہرقل۔شاہِ روم

کی زبان سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ اَبَاسُفْیَان بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَہٗ:

اَنَّ ھِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَیْہِ فِی رَکْبٍ مِنْ قُرَیْشٍ، کَانُوْا تُجَارًا بِالشَّامِ،فِی الْمُدَّۃِ الَّتِی کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَادَفَیْھَااَبَاسُفْیَانَ وَکُفَّارَ قُرَیْشٍ فَاَتَوْہُ وَھُمْ بِاِیْلِیَاءَ، فَدَعَاھُمْ وَحَوْلَہٗ عُظَمَاءُ الرُّوْمِ،ثُمَّ دَعَاھُمْ فَدَعَا بِالتَّرْجُمَانِ، فَقَالَ:

اَیُّکُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا بِھٰذَاالرَّجُلِ الَّذِیْ یَزْعُمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ ؟ فَقَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ :

قُلْتُ:اَنَا اَقْرَبُھُمْ ،فَقَالَ:اَدْنُوْہُ مِنِّی،وَقَرِّبُوْااَصْحَابَہٗ فَاجْعَلُوْھُمْ عِنْدَظَھْرِہٖ،ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِہٖ :

قُلْ لَھُمْ اِنِّی سَائِلٌ ھٰذَاعَنْ ھٰذَاالرَّجُلِ،فَاِنْ کَذَبَنِی فَکَذِّبُوْہُ فَوَاللّٰہِ لَوْلَا الْحَیَاءُ مِنْ اَنْ یَّاْثُرُوْا عَلَیَّ کَذِبًالَکَذَبْتُ عَنْہُ ،ثُمَّ کَانَ اَوَّلُ مَاسَاَلَنِی عَنْہُ اَنْ قَالَ:

Marfat.com

كَيْفَ نَسَبُهُ فِيكُمْ؟قُلْتُ:هُوَ فِينَا ذُوْنَسَبٍ.قَالَ:

فَهَلْ قَالَ هَذَاالْقَوْلَ مِنكُمْ اَحَدٌاقَطُّ قَبْلَهُ؟قُلْتُ:لَا.قَالَ:

فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ؟قُلْتُ: لَا.قَالَ:

فَاَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ ؟فَقُلْتُ:ضُعَفَاؤُهُمْ . قَالَ:

اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ ؟قُلْتُ:بَلْ يَزِيْدُوْنَ.قَالَ:

فَهَلْ يَرْتَدَّاَحَدٌ مِنْهُمْ سَخْطَةً لِدِيْنِهِ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ ؟ قُلْتُ:لَا.قَالَ:

فَهَلْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكِذْبِ قَبْلَ اَنْ يَقُولَ مَاقَالَ؟قُلْتُ:لَا.قَالَ:

فَهَلْ يَغْدِرُ؟قُلْتُ:لَا.وَنَحْنُ مِنْهُ فِى مُدَّةٍلَانَدْرِىْ مَاهُوَفَاعِلٌ فِيْهَا.قَالَ:وَلَمْ يُمْكِنِّى كَلِمَةٌ اُدْخِلُ فِيْهَاشَيْأًغَيْرُ هَذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ:

فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ ؟ قُلْتُ:نَعَمْ . قَالَ:فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ؟قُلْتُ:اَلْحَرْبُ بَيْنَنَاوَبَيْنَهُ سِجَالٌ يَنَالُ مِنَّاوَنَنَالُ مِنْهُ ،قَالَ:

فَمَاذَايَاْمُرُكُمْ ؟ قُلْتُ:يَقُوْلُ:اُعْبُدُوْااللّٰهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوْابِهِ شَيْئًا، وَاتْرُكُوْامَاكَانَ يَعْبُدُآبَاؤُكُمْ ،وَيَاْمُرُنَابِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ . فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ:

اِنِّى سَاَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ اَنَّهُ فِيْكُمْ ذُوْنَسَبٍ،وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِى نَسَبِ قَوْمِهَا.

وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ اَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَاالْقَوْلَ قَبْلَهُ، فَذَكَرْتَ اَنْ لَا،فَقُلْتُ لَو كَانَ اَحَدٌ قَالَ هَذَاالْقَوْلَ قَبْلَهُ،لَقُلْتُ رَجُلٌ يَتَاَسَّى بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهُ.

وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ، فَذَكَرْتَ اَنْ لَا،قُلْتُ:لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلَكٍ،قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ اَبِيْهِ.

Marfat.com

وَسَاَلْتُکَ هَلْ کُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْکَذِبِ قَبْلَ اَنْ یَقُوْلَ مَا قَالَ،فَذَکَرْتَ اَنْ لَا،فَقَدْاَعْرِفُ اَنَّهُ لَمْ یَکُنْ لِیَذَرَ الْکَذِبَ عَلَی النَّاسِ وَیَکْذِبَ عَلَی اللّٰهِ.

وَسَاَلْتُکَ اَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ اتَّبَعُوْهُ،فَذَکَرْتَ اَنَّ ضُعَفَاءُ هُمْ اتَّبَعُوْهُ،وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ.

وَسَاَلْتُکَ اَیَزِیْدُوْنَ اَمْ یَنْقُصُوْنَ،فَذَکَرْتَ اَنَّهُمْ یَزِیْدُوْنَ،وَکَذٰلِکَ اَمْرُ الْاِیْمَانِ حَتّٰی یَتِمَّ .

وَسَاَلْتُکَ اَیَرْتَدُّ اَحَدٌسَخْطَةً لِدِیْنِهِ بَعْدَاَنْ یَدْخُلَ فِیْهِ، فَذَکَرْتَ اَنْ لَا،وَکَذٰلِکَ الْاِیْمَانُ حِیْنَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ .

وَسَاَلْتُکَ هَلْ یَغْدِرُ،فَذَکَرْتَ اَنْ لَا،وَکَذٰلِکَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ.

وَسَاَلْتُکَ بِمَایَاْمُرُکُمْ،فَذَکَرْتَ اَنَّهُ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَعْبُدُوْا اللّٰهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِکُوْابِهِ شَیْئًا،وَیَنْهَاکُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ،وَیَاْمُرُکُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ،فَاِنْ کَانَ مَاتَقُوْلُ حَقًّافَسَیَمْلِکُ مَوْضِعَ قَدَمَیَّ هَاتَیْنِ،وَقَدْکُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهُ خَارِجٌ ،لَمْ اَکُنْ اَظُنُّ اَنَّهُ مِنْکُمْ ،فَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّی اَخْلُصُ اِلَیْهِ،لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْکُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمِهِ .ثُمَّ دَعَابِکِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ بَعَثَ بِهِ دِحْیَةُ اِلٰی عَظِیْمِ بُصْرٰی،فَدَفَعَهُ اِلٰی هِرَقْلَ فَقَرَأَهُ ،فَاِذَا فِیْهِ :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ،مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ اِلٰی هِرَقْلَ عَظِیْمِ الرُّوْمِ:سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی،اَمَّابَعْدُ فَاِنِّی اَدْعُوْکَ بِدِعَایَةِ الْاِسْلَامِ ،اَسْلِمْ تَسْلَمْ. یُؤْتِکَ اللّٰهُ اَجْرَکَ مَرَّتَیْنِ فَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَاِنَّ عَلَیْکَ اِثْمَ الْاَرِیْسِیِّیْنَ. وَ

یَااَهْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْااِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّانَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِکَ بِهٖ شَیْئًاوَّلَایَتَّخِذَبَعْضُنَابَعْضًااَرْبَابًامِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْافَقُوْلُوْا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ○

Marfat.com

قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ:فَلَمَّاقَالَ مَاقَالَ،وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ، كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَاُخْرِجْنَا،فَقُلْتُ لِاَصْحَابِى : لَقَدْأَمِرَاَمْرُ ابْنُ اَبِى كَبْشَةَ اِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِى الْاَصْفَرِ.فَمَازِلْتُ مُوْقِنًااَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ .

وَكَانَ ابْنُ النَّاطُوْرِ،صَاحِبُ اِيْلِيَاءَ وَهِرَقْلَ،اُسْقِفَ عَلَى نَصَارَى الشَّامُ يُحَدِّثُ اَنَّ هِرَقْلَ حِيْنَ قَدِمَ اِيْلِيَاءَ،اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ ،فَقَالَ لَهُ بَعْضُ بِطَارِقَتِهِ: قَدْاسْتَنْكَرْنَاهَيْئَتَكَ ،قَالَ ابْنُ النَّاطُوْرِ:

وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِى النُّجُوْمِ فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ سَاَلُوْهُ: اِنِّى رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ حِيْنَ نَظَرْتُ فِى النُّجُوْمِ اَنَّ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ، فَمَنْ يَخْتَتِنُ مِنْ هَذِهِ الْاُمَّةِ ؟قَالُوْا:لَيْسَ يَخْتَتِنُ اِلَّاالْيَهُوْدُ،فَلَا يُهِمَّنَّكَ شَاْنُهُمْ وَاكْتُبْ اِلَى مَدَايِنِ مُلْكِكَ فَيَقْتُلُوْامَنْ فِيْهِمْ مِنَ الْيَهُوْدِ.فَبَيْنَمَاهُمْ عَلَى اَمْرِهِمْ اُتِىَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ اَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ:

اذْهَبُوْافَانْظُرُوْااَمُخْتَتِنٌ هُوَاَمْ لَا؟فَنَظَرُوْااِلَيْهِ فَحَدَّثُوْهُ اَنَّهُ مَخْتَتِنٌ،وَسَاَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ،فَقَالَ:هُمْ يَخْتَتِنُوْنَ،فَقَالَ هِرَقْلُ:هَذَا مُلْكُ هَذِهِ الْاُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ.ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ اِلَى صَاحِبٍ لَهُ بِرُوْمِيَةَ، وَكَانَ نَظِيْرَهُ فِى الْعِلْمِ،وَسَارَهِرَقْلُ اِلَى حِمْصَ،فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتّٰى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهِ يُوَافِقُ رَأْىَ هِرَقْلَ عَلَى خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهُ نَبِيٌّ فَاَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّوْمِ فِى دَسْكَرَةٍ لَهُ بِحِمْصَ،ثُمَّ اَمَرَ بِاَبْوَابِهَافَغُلِّقَتْ،ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ:

يَامَعْشَرَ الرُّوْمِ هَلْ لَكُمْ فِى الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ،وَاَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ،فَتُبَايِعُوْا هَذَاالنَّبِيَّ ؟فَحَاصُوْاحَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ اِلَى الْاَبْوَابِ،فَوَجَدُوْهَا قَدْ غُلِّقَتْ، فَلَمَّارَاَى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ ،وَاَيِسَ مِنَ الْاِيْمَانِ قَالَ:رُدُّوْهُمْ عَلَيَّ ، وَقَالَ:

Marfat.com

اِنِّی قُلْتُ مَقَالَتِی آنِفًااَخْتَبِرُبِهَاشِدَّتَكُمْ عَلَى دِيْنِكُمْ،فَقَدْرَأَيْتُ، فَسَجَدُوْا لَهُ وَرَضُوْا عَنْهُ،فَكَانَ ذَلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلَ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہیں حضرت ابوسفیان بن حرب- رضی اللہ عنہ- نے خبر دی کہ

روم کے بادشاہ- ہرقل نے انہیں بلا بھیجا جبکہ وہ قریش کے ایک قافلہ میں تھے۔ یہ تاجر تھے اور ملک شام میں تھے اس مدت میں جو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ کے موقع پر ابو سفیان اور کفار قریش سے مقرر فرمائی تھی۔

ابوسفیان اپنے قافلہ والوں کے ہمراہ ہرقل کے پاس آئے جبکہ وہ بیت المقدس میں تھا۔ اس بادشاہ نے انہیں بلایا اس حال میں کہ اس کے اردگرد روم کے امراء ورووساء بیٹھے تھے۔ پھر اس نے انہیں اپنے ترجمان سمیت بلایا اس بادشاہ نے کہا:

تم میں سے قریبی رشتہ دار کون ہے اس آدمی کا جو اپنے آپ کو نبی گمان کرتا ہے؟

ابوسفیان نے کہا: میں نے کہا:

ان تمام سے میں اس کا قریبی رشتہ دار ہوں۔

بادشاہ نے کہا:

اسے میرے قریب کردو اور

اس کے ساتھیوں کو بھی قریب کردو، انہیں اس کی پشت کے پیچھے بٹھادو۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا:

ان سے کہو میں اس آدمی جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے کے بارے میں کچھ پوچھتے لگا ہوں۔ اگر یہ مجھ سے جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کردینا۔ پس اللہ کی قسم! اگر جھوٹ بولنے کی

Marfat.com

بدنامی کا خوف نہ ہوتا تو میں وہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ضرور جھوٹ بول دیتا۔

پھر اس بادشاہ نے آپ سے متعلق مجھ سے سب سے پہلا سوال پوچھا وہ یہ تھا۔

اس کا خاندانی نسب تم میں کیسا ہے؟

میں نے کہا: وہ ہم میں اعلیٰ نسب والا ہے۔

اس نے کہا: کیا یہ قول کہ میں نبی ہوں تم میں سے کسی نے اس سے پہلے کبھی کہا؟

میں نے کہا: نہیں۔

اس نے پوچھا: کیا اس کے آباء واجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟

میں نے کہا: نہیں۔

اس نے کہا: کیا قوم کے اشراف بڑے لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے یا کمزور لوگوں نے؟

میں نے کہا: قوم کے کمزور لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے۔

اس نے کہا: کیا وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟

میں نے کہا: بلکہ وہ بڑھ رہے ہیں۔

اس نے کہا: کیا ان میں سے کوئی اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس دین سے ناراض ہو کر مرتد ہوا ہے؟

میں نے کہا: نہیں۔

اس نے کہا: جو اس نے کہا کہ میں اللہ کا نبی ہوں اس قول سے پہلے کیا تم اس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے؟

میں نے کہا: نہیں۔

اس نے کہا: کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟

Marfat.com

میں نے کہا: نہیں۔ہم اب اس سے معاہدہ کی ایک مدت میں ہیں ہم نہیں جانتے وہ اس معاہدہ کے بارے میں کیا کرنے والا ہے۔ابوسفیان نے کہا:

اس فقرے کے علاوہ مجھے اور کہیں کوئی بات اپنی طرف سے داخل کرنے کا موقعہ نہ ملا۔

اس نے کہا: کیا تم نے اس سے لڑائی کی ہے؟

میں نے کہا: ہاں۔

اس نے کہا: تمہاری اس سے لڑائی کیسی رہی؟

میں نے کہا: ہم میں اور اس کے درمیان لڑائی ڈولوں کی طرح رہی کبھی ہم نے اسے نقصان پہنچایا کبھی اس نے ہمیں نقصان پہنچایا۔

اس نے کہا: وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتا ہے؟

میں نے کہا: وہ ہمیں کہتا ہے اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔اور چھوڑ دو ان معبودان باطل کو جن کی تمہارے آباء واجداد عبادت کرتے رہے۔ وہ ہمیں حکم دیتا ہے نماز پڑھنے کا، سچ بولنے کا، پاکدامن رہنے کا اور صلہ رحمی کا۔

اس بادشاہ روم ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا: اسے کہو:

میں نے تجھ سے اس کے نسب کے بارے میں پوچھا تو تو نے جواب دیا وہ ہم میں اعلیٰ نسب والا ہے۔ایسے ہی رسولان کرام اپنی قوم کے نسب میں مبعوث ہوتے ہیں۔

میں نے تجھ سے پوچھا-کیا یہ بات کہ میں اللہ کا نبی ہوں تم میں سے کسی نے اس سے پہلے کہی؟ تو تو نے کہا: نہیں۔میں نے کہا: اگر اس سے پہلے یہ بات کسی نے کہی ہوتی تو میں کہتا وہ ایک آدمی ہے جو اس سے پہلے کہی گئی بات کی پیروی کر رہا ہے۔

میں نے تجھ سے پوچھا: کیا اس کے آباء واجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ تو نے جواب دیا نہیں۔ میں کہتا ہوں:

Marfat.com

اگر اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا یہ ایسا آدمی ہے جو اپنے باپ کی بادشاہت کا طلبگار ہے۔

اور میں نے یہ پوچھا: کہ جو بات اس نے کہی ہے اس دعوی نبوت سے پہلے تم نے کبھی اس پر جھوٹ بولنے کی تہمت لگائی؟

تو تم نے جواب دیا کہ نہیں۔ اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ وہ شخص لوگوں پر تو جھوٹ باندھنے سے پرہیز کرے اور اللہ پر جھوٹ بولے۔

میں نے یہ بھی دریافت کیا کہ بڑے لوگ اس کی پیروی کر رہے ہیں یا کمزور؟ تو تم نے جواب دیا:

کمزور لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے۔ اور اس قسم کے لوگ ہی پیغمبروں کے پیروکار ہوتے ہیں۔

میں نے پوچھا: وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ تم نے کہا:

بڑھ رہے ہیں اور ایمان ایسے ہی ہوتا ہے جب اس کی تازگی دلوں کو پہنچ جائے۔

پھر میں نے پوچھا: کیا اس دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص متنفر ہو کر مرتد بھی ہوا ہے؟

تو تم نے جواب دیا: نہیں۔ اور ایمان کا یہی حال ہوتا ہے کہ اس کی چاشنی جب دل میں سما جاتی ہے تو پھر نکلتی نہیں۔

اور میں نے دریافت کیا: کہ کیا وہ عہد شکنی بھی کرتا ہے؟

تو تم نے کہا: نہیں۔ اور رسول ایسے ہی ہوتے ہیں وہ دھوکہ نہیں کرتے۔

میں نے یہ بھی پوچھا: کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟

تو تم نے کہا: وہ اللہ کی عبادت کرنے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہ ٹھہرانے کا حکم دیتا ہے، تمہیں بت پرستی سے منع کرتا ہے اور تمہیں نماز، سچائی اور پاکدامنی اختیار کرنے کے متعلق کہتا ہے۔ تو جو کچھ تم نے بتایا ہے اگر وہ صحیح ہے تو یہ شخص بہت جلد اس جگہ کا مالک ہو جائے گا جہاں میرے یہ دونوں

Marfat.com

قدم ہیں۔

میں جانتا تھا کہ یہ نبی آنے والا ہے لیکن میرا یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا۔ اگر مجھے یقین ہوتا کہ میں اس کے پاس پہنچ سکوں گا تو اس سے ملاقات کی ضرور زحمت اٹھاتا اگر میں اس کے پاس مدینہ میں ہوتا تو ضرور اس کے پاؤں دھوتا۔

اس کے بعد ہرقل نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ خط منگوایا جو آپ نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ذریعے حاکم بصری کے پاس بھیجا تھا اور اس نے وہ خط ہرقل کو پہنچا دیا تھا۔ ہرقل نے اسے پڑھا اس میں یہ لکھا تھا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہرقل عظیم روم کے نام۔

اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے اس کے بعد میں تجھے کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی دعوت دیتا ہوں، مسلمان ہو جا تو محفوظ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ تجھے دوہرا اجر دے گا۔ پھر اگر تو یہ بات نہ مانے تو تیری رعایا کا گناہ بھی تجھی پر ہوگا۔

اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے۔ ہم اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور ہم میں سے کوئی اللہ کے علاوہ ایک دوسرے کو اپنا رب نہ سمجھے۔ پس اگر یہ لوگ اعراض کریں تو صاف کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو فرمانبردار ہیں۔

ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا: جب ہرقل جو کہنا چاہتا تھا کہہ چکا اور خط پڑھ کر فارغ ہوا تو اس کے پاس شور اٹھا اور آوازیں بلند ہوئیں اور ہم باہر نکال دیئے گئے۔ میں نے باہر آ کر اپنے ساتھیوں سے کہا

ابوکبشہ کے بیٹے کا معاملہ بڑا زور پکڑ گیا اس سے تو رومیوں کا بادشاہ بھی ڈرتا ہے۔ اس روز کے بعد مجھے برابر یقین رہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غالب آ کر رہیں گے۔ یہاں تک

Marfat.com

کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اندر اسلام داخل کر دیا۔

ابن ناطور جو ایلیاء کے گورنر ہرقل کا مصاحب اور شام کے عیسائیوں کا پادری تھا۔ بیان کرتا ہے:

ہرقل جب ایلیاء (بیت المقدس) آیا تو ایک روز صبح کے وقت خبیث النفس بیدار ہوا اور اس کے کچھ مصاحب کہنے لگے ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کی طبیعت کچھ بجھی بجھی سی ہے۔

ابن ناطور نے کہا: ہرقل ماہر نجومی اور ستارہ شناس تھا جب لوگوں نے اس سے پوچھا تو کہنے لگا: میں نے آج رات تاروں پر ایک نگاہ ڈالی تو دیکھتا ہوں کہ ختنہ کرنے والوں کے بادشاہ کا ظہور ہو چکا ہے۔ بتاؤ ان دنوں کونسی قوم ختنہ کرتی ہے؟

مصاحب کہنے لگے: یہودیوں کے سوا کوئی ختنہ نہیں کرتا ان سے فکر مند ہونے کے ضرورت نہیں۔ آپ اپنی سلطنت کے شہروں میں حکم بھیج دیں کہ وہاں کے تمام یہودیوں کو قتل کر دیا جائے۔

اس گفتگو کے دوران ہی ہرقل کے سامنے ایک شخص پیش کیا گیا جسے شان غسان نے بھیجا تھا اور وہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال بیان کرتا تھا۔ جب ہرقل نے اس سے تمام معلومات حاصل کر لیں تو کہنے لگا کہ اسے لے جاؤ اور دیکھو کہ اس کا ختنہ ہوا ہے یا نہیں؟ لوگوں نے اسے دیکھا اور ہرقل کو بتایا کہ اس کا ختنہ ہوا ہے۔

ہرقل نے اس سے دریافت کیا کہ عرب میں ختنہ کرتے ہیں؟ اس نے کہا: ہاں وہ ختنہ کرتے ہیں۔ تب ہرقل نے کہا:

یہی شخص پیغمبر اس امت کا بادشاہ ہے جس کا ظہور ہو چکا ہے۔ پھر ہرقل نے اپنے علم میں ہم پلہ ایک دوست کو رومیہ میں خط لکھا اور خود حمص روانہ ہو گیا۔ ابھی حمص نہیں پہنچا تھا کہ اسے اپنے دوست کا جواب موصول ہو گیا۔ اس کی رائے بھی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہر ہونے میں ہرقل کے موافق تھی کہ آپ نبی برحق ہیں۔

آخر حمص پہنچ کر اس نے روم کے سرداروں کو اپنے محل میں آنے کی دعوت دی۔ جب وہ

Marfat.com

آ گئے تو اس نے حکم دے کر دروازہ بند کروا دیا پھر بالا خانہ سے انہیں دیکھا اور کہنے لگا:

روم کے لوگو! اگر تم اپنی کامیابی، بھلائی اور بادشاہت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو اس نبی کی بیعت کر لو۔

یہ اعلان حق سنتے ہی وہ لوگ جنگلی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف دوڑے۔ دیکھا تو وہ بند تھے۔ اب جب ہرقل نے ان کی نفرت کو دیکھا اور ان کے ایمان لانے سے مایوس ہوا تو کہنے لگا:

ان سرداروں کو میرے پاس لاؤ۔ جب وہ آئے تو کہنے لگا کہ میں نے ابھی جو بات تمہیں کی تھی وہ صرف آزمانے کیلئے تھی کہ دیکھوں تم اپنے دین پر کس قدر مضبوط ہو؟ اب میں وہ دیکھ چکا۔ پھر تمام حاضرین نے اسے سجدہ کیا اور اس سے راضی ہو گئے۔

یہ ہرقل کے ایمان لانے کے متعلق آخری بات ہے۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۔۔)	جلد ۱	صفحہ ۴۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۵۔۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۹۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۔۔۲۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۵۱۳۶)	جلد ۳	صفحہ ۴۶۱
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۰۔۰)	جلد ۳	صفحہ ۹۔
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۱۔۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۲۔۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۱۴۲)		
قال المحقق	صحیح		

Marfat.com

نزول وحی کے وقت
سر اقدس کا جھک جانا

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْیُ نَكَسَ عَلَيْهِ رَأْسَهُ وَنَكَسَ اَصْحَابُهُ رُءُوْسَهُمْ ،فَلَمَّا اُثْلِیَ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر انور جھکا لیتے۔ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے۔ جب وحی کی آمد ختم ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر مبارک اٹھا لیتے تھے۔

-☆-

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۳۳۵) جلد ۴ صفحہ ۱۸۱۷

Marfat.com

نزول وحی کے وقت
تکلیف ہونا اور چہرہ انور کا رنگ متغیر ہونا

عَنْ عُبَادَةَبْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَاأُنزِلَ عَلَيْهِ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَوَجْهُهُ. قَالَ:

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلُقِیَ كَذٰلِكَ فَلَمَّا سُرِّیَ عَنْهُ قَالَ:

خُذُوْاعَنِّی ،قَدْجَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا،اَلثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ وَالْبِكْرُبِالْبِكْرِ. اَلثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجْمًا بِالْحِجَارِ ،وَالْبِكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْیُ سَنَةٍ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶۹۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۶
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۶۹۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۰۰
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۲۱۵)	صفحہ ۱۰۰	
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۲۱۵)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۰
قال الالبانی	صحیح		

Marfat.com

ترجمة الحديث:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس نزول وحی سے تکلیف پہنچتی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا۔

آپ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ایک دن اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی تو آپ کو اسی طرح تکلیف ہوئی۔ جب یہ تکلیف جاتی رہی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۴۱۶)	جلد ۳	صفحہ ۶۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۴۳۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۴۲۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۴۲۶)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۴۲۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۱۰۴)	جلد ۶	صفحہ ۴۰۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۱۰۵)	جلد ۶	صفحہ ۴۰۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۱۰۶)	جلد ۶	صفحہ ۴۰۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۸۵۳)	جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۹	
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۵۵۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۸۱۲)	جلد ۳	صفحہ ۴۲۳
قال المحقق	صحیح		

Marfat.com

مجھ سے احکام شریعت لے لو، اللہ نے ان عورتوں کیلئے راستہ بنا دیا ہے۔

شادی شدہ زانی یا زانیہ کی سزا سو کوڑے اور پتھروں سے رجم کرنا ہے اور غیر شادی شدہ زانی یا زانیہ کی سزا سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی ہے۔

-☆-

Marfat.com

نزول وحی کے وقت
چہرہ انور کا رنگ سرخ ہونا اور
لمبے سانس جیسی آواز آنا

كَانَ يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ يَقُوْلُ:

لَيْتَنِىْ اَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ . قَالَ:

فَبَيْنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ بِهٖ، مَعَهٗ فِيْهِ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ،اِذْ جَاءَهٗ اَعْرَابِى عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ،فَقَالَ:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!كَيْفَ تَرَى فِىْ رَجُلٍ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِىْ جُبَّةٍ بَعْدَمَاتَضَمَّخَ بِطِيْبٍ؟فَاَشَارَعُمَرُ اِلَى يَعْلَى بِيَدِهٖ اَنْ تَعَال،فَجَاءَ يَعْلَى فَاَدْخَلَ رَأْسَهٗ ،فَاِذَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّالْوَجْهِ يَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّىَ عَنْهُ فَقَالَ:

اَيْنَ الَّذِى سَاَلَنِى عَنِ الْعُمْرَةِ اٰنِفًا؟فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَاُتِىَ بِهٖ ،فَقَالَ:

اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِى بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ،وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا،ثُمَّ اصْنَعْ فِىْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِىْ حَجِّكَ.

Marfat.com

ترجمة الحديث:

یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ کاش میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حالت میں دیکھوں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوتی ہے۔

ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعرانہ میں تشریف فرما تھے۔ آپ پر کپڑے کا سایہ کیا گیا تھا۔ اور آپ کے پاس آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ موجود تھے۔ اتنے میں ایک (دیہاتی) اعرابی آیا جس پر ایک جبہ (لمبی قمیص نما کپڑا) تھا جس پر خوشبو لگی ہوئی تھی۔ اس اعرابی نے کہا:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۵۳۶)	(۸۹-۱)	(۴۳۲۹)	(۴۹۸۵)
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۱۸۰)		جلد ۲	صفحہ ۸۳۶
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۸۵۰)		جلد ۱۱	صفحہ ۲۸۴
قال المحقق	صحیح			
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۳۶۳۴)		جلد ۴	صفحہ ۲۳
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۲۳۰۶)		جلد ۱	صفحہ ۲۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲-۹-۱)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۵	
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح			
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۸۸۶۰)		جلد ۵	صفحہ ۱۰
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۸۱۹)		جلد ۱	صفحہ ۵۱۱
قال الالبانی	صحیح			
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۸۲۰)		جلد ۱	صفحہ ۵۱۲
قال الالبانی	صحیح			
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۸۲۱)		جلد ۱	صفحہ ۵۱۲
قال الالبانی	صحیح			
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۸۲۲)		جلد ۱	صفحہ ۵۱۳
قال الالبانی	صحیح			
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۲۹)		جلد ۲	صفحہ ۲۵۰
قال الالبانی	صحیح			

Marfat.com

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ کا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے خوشبو لگانے کے بعد، عمرہ والے احرام میں قمیص پہن لی ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت یعلی کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آؤ۔ یعلی نے آ کر خیمے میں سر داخل کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کا رنگ سرخ ہو چکا تھا اور لمبے سانسوں جیسی آواز آ رہی تھی ۔ کچھ وقت آپ کی یہی حالت رہی پھر موقوف ہو گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

وہ شخص کہاں ہے جس نے ابھی عمرہ کے بارے میں مجھ سے پوچھا تھا؟ اس اعرابی کو تلاش کر کے لایا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اپنے احرام والی خوشبو کو تین دفعہ دھو لے اور جبے کو اتار دے۔ پھر عمرہ میں وہی کر جو تو اپنے حج میں کرتا ہے۔

-☆-

Marfat.com

نزول وحی کے وقت
جسم اطہر کا سخت بھاری ہو جانا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِالسَّاعِدِيَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:

رَاَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًافِي الْمَسْجِدِفَاَخْبَرَنَااَنَّ زَيْدَبْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِه وَسَلَّمَ اَمْلَى عَلَيْهِ .

لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِى سَبِيْلِ اللّٰه .

قَالَ: فَجَاءَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ:

يَارَسُوْلَ اللّٰه !لَوِاسْتَطِيْعُ الْجِهَادلَجَاهَدْتُ،وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى،فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَفَخِذُهُ عَلٰى فَخِذِى ،فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ تُرَضَّ فَخِذِىْ .ثُمَّ سُرِّىَ عَنْهُ .فَاَنْزَلَ اللّٰهُ ،غَيْرُ اُوْلِى الضَّرَرِ.

ترجمة الحديث:

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے مروان بن الحکم کو مسجد

Marfat.com

میں بیٹھے ہوئے دیکھا اس نے ہمیں خبر دی کہ اسے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے (زید کو):

لَایَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ .

گھروں میں بیٹھنے والے مومن اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ لکھائی تو حضرت سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ آئے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے یہ آیت لکھا رہے تھے۔

حضرت سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! اگر میں جہاد کی استطاعت رکھتا تو جہاد کرتا۔ وہ نابینا تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل کی اور آپ کی ران میری ران پر تھی جو مجھ پر وحی کے نزول کے وقت سخت بھاری ہوگئی حتی کہ مجھے ڈر ہوا کہ میری ران کچل جائے گی۔ پھر یہ حالت ختم ہوئی تو مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ کے بعد اللہ نے نازل فرمایا:

غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ ، شرعی معذور لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔

-☆-

۷

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸۳۲)	(۴۵۹۲)	
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۴۲۹۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۷۰
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۴۲۹۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۷۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۴۹۳)	جلد ۱۶	صفحہ ۳۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۵۵۸)	جلد ۱۶	صفحہ ۵۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰۳۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۲۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۱۳)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی		

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ
1	اخلاص وللّٰہیت یعنی ہر کام اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے اجر وثواب	15
2	اعمال صالحہ نیت صالحہ پر موقوف ہیں	19
3	فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ.....	31
4	نشان بندگی	34
5	قبولیتِ عمل کیلئے اخلاص شرط ہے	37
6	فلاح پانے والا	40
7	حلاوۃ الایمان	49
8	ایمان کامل	51
9	جہاد وہی ہے جو کلمۃ اللہ کی بلندی کیلئے ہو	54
10	حسن نیت کے سبب قیام اللیل کا اجر وثواب	56
11	نفس پر زیادہ شاق اخلاص وللّٰہیت	59
12	سراپا اخلاص کی زباں سے نکلی ہوئی بات دلوں پر اثر کرتی ہے	60
13	ہر وہ کام جس سے رضائے الٰہی مقصود نہ ہو وہ بے کار ہے	61
14	بندہ جب خلوص دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں	62
15	اخلاص کے سبب ایک نیکی کا اجر وثواب سات سو نیکی تک	63
16	حسن نیت سے نیچوں کا مرتبہ پانے والا	67
17	خفیہ طور پر کیا گیا صدقہ اللہ کے غضب وغصہ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے	72

Marfat.com

18	زین العابدین بن الحسین بن علی - رضی اللہ عنہ-	74
19	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی پرخلوص سخاوت ودریادلی کا راز.....	76
20	اخلاص کا فیض عام	78
21	حسد وبغض سے پاک	82
22	مستجاب الدعوات اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا گیا عمل پہاڑ سرکا دیتا ہے	87
23	غنا کی دولت سے لبریز	96
24	ہر عملِ صالح کا اجر پانے والا	102
25	امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد واعانت	108
26	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں	112
27	رحمتِ الٰہی سے لبریز	119
28	اللہ تعالیٰ کی نظر کرم میں	121
29	اللہ تعالیٰ کا محبوب	.124
30	حشر ونشر نیتوں پر	126
31	ظلِ الٰہی میں	131
32	عذاب الٰہی سے محفوظ ابدی انعامات سے سرور	133
33	اخلاص تمام نیکیوں کا جامع ہے	137
34	نیت صالحہ ہر چھوٹے بڑے کام میں	145
35	اخلاص چھوٹے عمل کو بڑا بنا دیتا ہے	146
36	سلطان الاولیاء کا اخلاص	149
37	حسن عمل سے آراستہ مومن کا اجر وثواب ضائع نہیں ہوتا	151
38	اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا مشتاق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے عبادت کرے	153
39	امام الاولیاء حضرت خواجہ حاتم اصم رحمہ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی	155

Marfat.com

40	آخرت کو مدنظر رکھنے والا اخلاص سے آراستہ ہوتا ہے	158
41	ہر قول وفعل اللہ تعالیٰ کیلئے کرنے والا خیر و بھلائی سے آراستہ ہوتا ہے	160
42	منصور بن المعتمر	165
43	حضرت محمد بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ	167
44	ایوب السختانی	169
45	اللہ تعالیٰ کو مطلوب کثرتِ عمل نہیں بلکہ حُسن عمل	170
46	اللہ تعالیٰ کا حکم عبادت اخلاص سے کرو	172
47	اللہ تعالیٰ کو قربانی کا گوشت مطلوب نہیں بلکہ اسکی بارگاہ میں تقویٰ دیکھا جاتا ہے	173
48	اللہ تعالیٰ ہر انسان کے ظاہر و باطن کو جانتا ہے	174
49	اخلاص سے آراستہ عمل کے ذریعے جنت میں درجات بلند ہوتے ہیں	177
50	مسجد کی طرف اللہ تعالیٰ کی بندگی کی نیت سے چلنے والے کا ہر قدم درجہ بلند کرتا ہے	182
51	سراپا اخلاص اپنے اعمال کو کوئی وقعت نہیں دیتے	184
52	سراپا اخلاص کا وجود وہ پھول ہے اسے ارادت سے سونگھنے والا اللہ تعالیٰ کا مشتاق بن جاتا ہے	186
53	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نظر رحمت سے صحابہ کرام سراپا اخلاص بن گئے	188
54	اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے لا الہ الا اللہ کہنے والا آگ پر حرام ہے	192
55	صالحین کی صحبت اخلاص عطا کرتی ہے	197
56	سراپا اخلاص علامات کمان وقت سے دور رہتے ہیں	198
57	مخلص آدمی اللہ تعالیٰ کا سچا بندہ ہے	199
58	دل کا رونا آنکھ کے رونے سے افضل و بہتر ہے	200
59	رات کی تاریکی میں ادا کئے گئے نوافل جنت لے جاتے ہیں	201
60	جو رات کی تاریکی میں اللہ کو یاد نہ کرے وہ علم دین کے لائق نہیں	202
61	حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی وصیت مبارکہ حضرت ابو العالیہ	204

Marfat.com

62	اقتدار کا طلبگار فلاح نہیں پا سکتا	205
63	شُہرت کا خواہش مند مخلص نہیں ہوسکتا	206
64	ریا کار کے اعمال باطل ہیں	207
65	ریا کار کا عمل برباد ہے	208
66	ریا کار کی ریا کاری ایک دن عیاں ہوجاتی ہے	209
67	ریا کار کا کوئی ٹھکانہ نہیں	211
68	**سنت مبارکہ اہمیت وفضیلت**	215
69	اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت فرض ہے	221
70	حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت فرض ہے	224
71	قرآن کریم کا فیصلہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کیجئے	225
72	حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی زبان اقدس سے نکلنے والا کلام وحی الٰہی ہے	227
73	قرآن کریم کی طرح سنت بھی منزل من اللہ ہے	228
74	حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا درحقیقت.....	231
75	حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جو حکم دیں وہ حسب استطاعت فرض وضروری ہے	232
76	متابعت سنت نفس پر بڑی شاق ہے	235
77	اسلام سنت ہے اور سنت اسلام ہے	237
78	سنت مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر کسی اور کو فوقیت نہ دو	239
79	سب سے بہتر طریقہ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا طریقہ ہے	242
80	حضرت عمر بن عبدالعزیز اور سنت کی اہمیت	244
81	حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ غایت درجہ متبع سنت تھے	246
82	خلفاء راشدین کا طریقہ سنت مصطفیٰ ہی ہے	248
83	حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی سنت مبارکہ اور حضرات خلفاء راشدین.....	252

Marfat.com

84	حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت سنتِ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- مدنظر رہے	255
85	یہ امت بنی اسرائیل کی طرح فرقوں میں بٹ جائے گی نجات وہ پائے گا.....	257
86	صحابہ کرام کے نظریات اور طریقے سے بالشت بھر جدا ہونے والا اسلام کی رسی سے نکل جاتا ہے	259
87	حضرت عمر بن عبدالعزیز اور سنت	261
88	عامل بالسنۃ حضرت عبداللہ بن عمر -رضی اللہ عنہما	263
89	سنت پر عمل جنون کی حد تک	264
90	حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سب سے زیادہ عالم باللہ ہیں	265
91	حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ارشادات میں سے ایک لفظ بھی نہیں بدلنا	268
92	حضرت محمد بن سیرین -رحمۃ اللہ علیہ- کے ہاں سنت کی اہمیت	271
93	حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا ہدایت یافتہ ہے	274
94	وصف ایمان سے متصف	276
95	حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی ذات اقدس تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے	278
96	حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علاوہ ہر آدمی کا قول قبول اور رد ہو سکتا ہے	279
97	امام ابن ابی ذئب -رحمہ اللہ- اور سنت مبارکہ	280
98	ایمان و اسلام حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی عطا و کرم نوازی سے ہے	282
99	ایمان حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نظر کرم سے	287
100	کتاب و سنت قیامت تک اکٹھے رہیں گے	293
101	سنت رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بغیر دین نامکمل ہے	295
102	حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا حرام کیا ہوا ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے	298
103	حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے معجزوں کا ظہور	301
104	حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے حواری -خاص اصحاب- صحابہ ہیں	303
105	محدثین کرام خاندان نبوت سے ہیں	305
106	صحابہ کرام اور تابعین عظام کی معیت و صحبت	306

Marfat.com

107	حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین کی صحبت میں	309
108	حضرت حذیفہ بن الیمان- رضی اللہ عنہ- کے ہاں سنت کی اہمیت	311
109	عاملین بالسنۃ قیامت تک رہیں گے	313
110	حق والے قرآن وسنت والے قیامت تک باقی رہیں گے	315
111	سنت پر عمل کرنے والے مخالفت کے باوجود قائم رہیں گے	318
112	اللہ تعالیٰ کے حکم پر مضبوطی سے قائم رہنے والے ہمیشہ رہیں گے	321
113	سنت کی حفاظت کرنے والا زمین میں حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا امین ہے	323
114	عامل بالسنۃ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے پہلو میں	325
115	اے اہل سنت! پھیل جایئے اور سنت کا نور بکھیر دیجئے	327
116	صاحب سنت کو سلام پہنچا دیجئے	329
117	اسلام اور سنت پر مرنے والا ہر قسم کی خیر و بھلائی ساتھ لے گیا	331
118	حضرت ایوب سختیانی - رحمۃ اللہ علیہ- کا ارشاد عامل بالسنۃ کی وفات سے گویا.....	333
119	کامیاب وکامران	335
120	کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر کاربند کبھی بھی گمراہ نہیں ہوگا	337
121	حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا انبیاء وصدیقین.....	339
122	ہدایت کی طرف بلانے والے کو اتنا ہی اجر وثواب ملتا ہے جتنا اس پر عمل کرنے والوں کو ملتا ہے	341
123	سنت کی دعوت دینے والے کو دیکھنا عبادت ہے	343
124	مرنے والے کی وصیت سنت کو لازم پکڑو	345
125	اتباع سنت اس دور میں جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے	348
126	حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے.....	350
127	حضرت ابی بن کعب - رضی اللہ عنہ- کے ہاں سنت کی اہمیت	352
128	حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا اللہ کے عذاب سے نجات پانے والا ہے	355
129	قیامت کے دن اہل سنت کے چہرے روشن ہونگے	358

Marfat.com

130		360
131		363
132		366
133		372
134		378
135		381
136		387
137		392
138		395
139		397
140		399
141		402
142		404
143		407
144		413
145		414
146		415
147		417
148		418
149		419
150		422
151		423
152		425

Marfat.com

153	حصول علم حدیث کیلئے طویل سفر	418
154	اطاعت رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-فرض ہے	420
155	حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی اطاعت کرو اللہ کے محبوب بن جاؤ گے	421
156	سنت کا نور بکھیرنے والا عالم بادشاہوں سے افضل ہے	422
157	قبر میں جب منکر نکیر آتے ہیں اس وقت محدثین گھبراہٹ سے محفوظ رہتے ہیں	424
158	احادیث مبارکہ سونے کے پانی سے لکھی جاتی ہیں	426
159	امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاری-رحمۃ اللہ علیہ-کی مجلس میں بیس ہزار.....	427
160	احادیث مبارکہ لکھنے والا حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-اور صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-کی معیت میں	428
161	حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی احادیث سے محبت کرنے والوں کی نظر رخ انور پر.....	430
162	اہل سنت کی قبریں جنت کے باغ ہیں اور اھل بدعت کی قبریں جہنم کے گھڑے ہیں	432
163	سنت کا علم رکھنے والے قابل زیارت ہیں	435
164	حدیث پاک کی دعوت دینے والے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی زیارت کرتے ہیں	437
165	محدثین کیلئے ان کے وصال کے بعد عرش کے نیچے کرسی بچھائی جاتی ہے اور ان پر ہیرے.....	439
166	درس حدیث دینے والوں کیلئے ان کی ہر مجلس کے عوض جنت میں محل بنایا جاتا ہے	441
167	محدثین کرام کی تصانیف نور میں لپیٹ کر آسمان میں بلند کی جاتی ہیں	442
168	جو سر سے لے کر پاؤں تک سنت میں ڈوبا ہو اس کے کپڑوں کو بھی آگ نہیں جلاتی	443
169	سنت مبارکہ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرنے والوں پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت	445
170	عامل بالسنہ کا قلم جس کاغذ پر چلے وہ کاغذ بھی جلنے سے محفوظ رہتا ہے	448
171	جن کی زندگی کے شب و روز خدمت حدیث میں بسر ہوں ان کے مزارات بھی سیلاب میں غرق نہیں ہوتے	450
172	عامل بالسنۃ مستجاب الدعوات ہیں	452
173	امام اہل سنت کی روح کے استقبال کیلئے آسمان والوں نے جھنڈے لہرائے	453
174	محدثین کی قبر سے نور نکل کر آسمان تک پھیلتا ہے	455
175	قیامت کے دن اھل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے	457

Marfat.com

176	بدعات وضلالات کے راستے حق سے پھرے ہوئے ہیں	458
177	مختلف فرقوں اور بدعات کا راستہ جہنم جاتا ہے	460
178	خلاف سنت عبادت میں جتنی بھی محنت کی جائے سب رائگاں ہے	461
179	ہر نئے سال بدعات کو رواج دیا جاتا ہے اور سنت کو مٹایا جاتا ہے	463
180	صاحب بدعت عبادت میں جتنی محنت کرتا ہے اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے	464
181	ہدایت وسنت کے راستہ پر چلئے راہ سنت پر چلنے والوں کی قلت سے نہ گھبرایئے	465
182	صاحب بدعت کی صحبت دل کو بیمار کر دیتی ہے	466
183	وہی قول وعمل قبول ہے جو سنت کے موافق ہو	468
184	صاحب بدعت کی کوئی عبادت قبول نہیں نہ نماز، نہ روزہ، نہ حج، نہ زکوۃ، نہ صدقہ اور نہ جہاد	469
185	صاحب بدعت جس راستہ سے آرہا ہو وہ راستہ بدل لیجئے	471
186	صاحب بدعت کے ہمنشین سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت ختم ہو جاتی ہے.....	472
187	موت صاحب سنت کیلئے عزت وکرامت ہے	473
188	حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ کی سنت پر کاربند رہنے کی دعا	475
189	صاحب بدعت کے پاس بیٹھنے والا حکمت سے محروم رہتا ہے	476
190	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ ترک کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی	477
191	اتباع سنت اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانی ہے	479
192	سنت مبارکہ کو نظر انداز کرنا فتنہ وفساد کا موجب ہے	480
193	توحید ترک کرنے والا شرک میں سنت ترک کرنے والا بدعت میں طاعت ترک کرنے والا.....	482
194	طریقت جس پر شریعت کی مہر نہ ہو کفر ہے	484
195	وصول الی اللہ سنت مبارکہ پر موقوف ہے	485
196	ہر عمل کی مقبولیت کیلئے سنت کے موافق ہونا شرط ہے	487
197	طریقت غفلت، گناہ، بدعات اور ضلالات سے بچنے کا نام ہے	488
198	صاحب طریقت کیلئے سنت مبارکہ کی پیروی لازم ہے	489

Marfat.com

Marfat.com

222	احادیث مبارکہ میں ہی راحت وسکون کا سامان ہے	525
223	حدیث وفقہ کے علاوہ ہر علم وسوسہ ہے	526
224	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وَحیِ اِلٰہی	529
225	وحی کی ابتداء غار حراء میں	531
226	آسمان وزمین کے درمیان وحی والے فرشتے کا کرسی پر بیٹھنا	536
227	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی الٰہی	539
228	نزول وحی کے وقت زبان کو حرکت نہ دینا	542
229	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت جبریل امین علیہ السلام.....	545
230	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی ہرقل- شاہِ روم کی زبان سے	547
231	نزول وحی کے وقت سر اقدس کا جھک جانا	558
232	نزول وحی کے وقت تکلیف ہونا اور چہرہ انور کا رنگ متغیر ہونا	559
233	نزول وحی کے وقت چہرہ انور کا رنگ سرخ ہونا اور لمبے سانس جیسی آواز آنا	562
234	نزول وحی کے وقت جسم اطہر کا سخت بھاری ہو جانا	565
235	فہرست	567

Marfat.com